بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیضانِ صابرؒ

مصنفہ

شیخ امیر بخش امیرِ صابری ثمہ خاموشی

ملنے کا پتہ

صابری سٹریٹ صابری منزل علی پارک اچھرہ لاہور

ہدیہ : ۵/- روپے

انتساب

"فیضانِ صابر" کا اوّل تا آخر مطالعہ کیا۔ فاضل مؤلف جناب محترم المقام صوفی حضرت شیخ امیر بخش امیر صابری ثمہ خاموشی صاحب خلافت کی بادشاہِ دوجہاں آفتابِ چشتیاں حضرت مخدوم پاک سیدنا علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ نسبت، عقیدت اور والہانہ عشق و محبت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا ہے۔ آپ کے اندازِ بیاں کا سلیقہ۔ موزونیت اور ترتیب و تدوین ایک عام آدمی کے ذہن کو بھی متاثر کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔ اس نعتیہ کلام میں اس قدر شیرینی اور مقناطیسی کشش موجود ہے۔ کہ ہر پڑھنے اور سننے والے پر فوراً وجدانی کیفیات طاری ہو جاتی ہے۔ شیخ صاحب نے حالانکہ کبھی مقامِ شاعری پر فائز ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ مجموعہ کلام محض ان کی خواجگان چشت اہلِ بہشت کے درِ گوہر بار کے ساتھ بے اندازہ وابستگی کا ایک ادنےٰ سا کرشمہ ہے۔

"فیضانِ صابر" جہاں اہلِ حال حضرات کے دلوں میں پوشیدہ جذباتِ محبت کی صحیح معنوں میں عکاسی کرتی ہے۔ وہاں اسے یقیناً کیف و مستی سے محروم دلوں کو بھی سیراب کرنے کا شرف حاصل ہوگا۔

قارئین کرام سے استدعا ہے کہ حضرت مؤلف کے لئے صحت و عافیت، دین و دنیا کی بہتری اور برتری کی دعا فرمائیں

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

خادم الفقراء

طفیل محمد اختر چشتی صابری

خلیفۂ مجاز سلطان العارفین قدوۃ السالکین

حضرت خواجہ غلام قادر چشتی صابری عاشق صابر کلیری

(جہانگیر شریف۔ تحصیل و ضلع لائل پور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

(شیخ سعدیؒ)

پیر مَن مُرادِ مَن دردِ مَن دوائے مَن
فاش بگویم ایں سخن شمسِ مَن خدائے مَن

(مولانا رومؒ)

عشقِ آں شوخ پری رو جانِ صابرؒ سوختہ
مَن نمی دانم شمع ام یا شمع را پروانہ ام

(علی احمد صابر کلیریؒ)

صابرؒ کی نگاہوں سے جو مخمور ہوا ہے
وہ صابری فیضان سے معمور ہوا ہے
مجھ میں کوئی خوبی نہیں اے ساقیٔ کلیر
دیوانہ ترے نام سے مشہور ہوا ہے

(امیر صابری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ کلام

درشانِ مبارک جناب رسولِ کریم رؤف الرحیم سرورِ کائنات
فخرِ موجودات ۔ رحمۃ العلمین ۔ خاتم المرسلین ۔ تاجدارِ مدینہ
حضرت محمدؐ مصطفےٰؐ احمدؐ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نعت شریف

اللہ اللہ شانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ! ! !
رُوح الامین دربانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

ساقیٔ کوثر شافعِ محشر نبیوں کے سرور محبوبِ داور
ہے قرآں عنوانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

نبیٔ مکرّم فخرِ دو عالم رہبرِ اعظم نورِ مجسّم
حکمِ خدا فرمانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

مستوں نے دیکھا مستوں نے سمجھا پایا تو قرنیؓ و حبشیؓ نے پایا
رازِ مئے عرفانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

کہتے ہیں جس کو شہر مدینہ رحمتِ حق کا ہے وہ خزینہ
یہ ہی تو ہے فیضانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
نظرِ کرم یا شاہِ زمن ہو کاش مدینہ میرا وطن ہو
جاں ہو میری قربانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
یارب، امیرؔ کی ہے یہ تمنا عرصۂ حشر میں ہو جب آنا
ہاتھ میں ہو دامانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم!

نعت شریف

یا سیدِ سرورِ دو عالم درود تم پر سلام تم پر
ہے مظہرِ ذاتِ نورِ اکرم درود تم پر سلام تم پر

ضیائے حسنِ جہاں تمہیں ہو مکینِ کون و مکاں تمہیں ہو
سکونِ دل جانِ بزمِ عالم درود تم پر سلام تم پر

حضور شمس الضحٰے تمہیں ہو حضور بدر الدجےٰ تمہیں ہو
سراپا نورِ خدا مجسم درود تم پر سلام تم پر

جہاں پہ میرے حضور پہنچے وہاں نہ عقل نہ شعور پہنچے
وہاں پہ قدسی ہوئے ہیں سر خم درود تم پر سلام تم پر

شفیعِ محشر لقب تمہارا بڑا کرم ہے بڑا سہارا
مٹے ہیں ہم عاصیوں کے سب غم درود تم پر سلام تم پر

یہ جان تن سے نکل رہی تھی تمہاری خاطر مچل رہی تھی
تم آئے تو دم میں آ گیا دم درود تم پر سلام تم پر

وہ سبز گنبد سنہری جالی دکھا دو مجھ کو عرب کے والی
امیر وردِ زباں ہے ہر دم درود تم پر سلام تم پر

نعت شریف

ہے درود پہلے پڑھنا یہ ادب کا ہے قرینہ
پھر اُن کا نام لینا جو ہیں والیٔ مدینہ

اُس آستاں پہ مٹ جا اُس در کی خاک بن جا
اے عاشقِ مدینہ ہے اسی کا نام جینا

یہ کرم کسی کا دیکھو میرے گھر میں حجِ اکبر
میرا دل بنا ہے کعبہ میرا سینہ ہے مدینہ

مل جائے کاش مجھ کو اک قطرۂ محبت
سمجھوں گا مل گیا ہے کونین کا خزینہ

طوفاں ہیں بلا کے موجوں کے ہیں تھپیڑے
ساحل پہ اب لگا دو مولا میرا سفینہ

شاید کسی کی ٹھوکر کر جائے کام میرا!!
بطحا نگر کی راہ میں گر ہو میرا دفینہ!!!

اے امیرِ صابری اب نہ طلب صراحی و ساغر
آنکھوں میں پھر رہا ہے میخانۂ مدینہ

گر مانگنا آجائے سرکارِ محمدؐ سے
پھر کیا نہیں ملتا ہے دربارِ محمدؐ سے

اللہ کی رحمت بھی کونین کی دولت بھی
ملتا ہے یہ سب سودا بازارِ محمدؐ سے

کعبہ میں سر جھکانا بس بات ہی اتنی ہے
اللہ کا پتہ چلتا دربارِ محمدؐ سے

شمع پہ پہنچ کر پھر پروانہ کہاں لوٹے
کیوں جا کے چلے آئے دربارِ محمدؐ سے

سعدیؒ ہو یا جامیؒ ہو رومیؒ ہو یا حافظؒ ہو
جو کچھ انہیں حاصل ہے دربارِ محمدؐ سے

اُس نورِ مجسم کی پھیلی ہے ضیا ہر سُو
روشن ہوئے دو عالم انوارِ محمدؐ سے

اُس دن سے امیرؔ اپنی بدلی ہوئی دنیا
جس دن سے ہوئی نسبت میخوارِ محمدؐ سے

نعت شریف

بادِ صبا تُو جانبِ طیبہ نگر گئی!
سب حال میرا کہنا جو آقا کے در گئی

رکھا قدم جہاں پہ رسولِ کریمؐ نے
اُس سرزمین کو چومنے ہر اک نظر گئی

جب اٹھ گئے نگاہوں سے پردے حجاب کے
تھا جلوۂ رسولؐ جہاں تک نظر گئی

والشمس والضحےٰ کی جو سورۃ نظر پڑی
صورت ہر اک حسین کی دل سے اتر گئی

لاکھوں کے دل گئے تو ہزاروں سر گئے
سردارِ انبیاءؐ کی سواری جدھر گئی

دیوانگی کا اپنی میں دیکھوں گا تماشہ
قسمت جو لیکے مجھ کو مدینہ نگر گئی

لاکھوں امیرؔ صابری دل فرشِ راہ بنے
واللہ جدھر سے ذاتِ محمدؐ گزر گئی

نظرِ کرم حضور بڑا کام کر گئی ! خالی تھا میرا دامنِ امید بھر گئی
ان سے نظر ملی ہے تو ایسی نظر ملی حدِ نظر کی حد سے بھی آگے گذر گئی
محشر میں جب وہ شافعِ محشر نظر آئے بگڑی تمام بات ہماری سنور گئی
سجدے کئے ہزاروں جبینِ نیاز نے دیوانے کی نظر جو کبھی سوئے در گئی
یہ آرزو ہے دیکھوں مدینہ حضور کا میری تمام عمر اسی میں گذر گئی
اس دل میں غیر کا جو گذر ہو تو کس طرح جس دل میں یاد آپ کی جب گھر کر گئی

در پہ امیرِ صابری ہے سر دھرا رہا
کیا بخت میرے روح میری پرواز کر گئی

نعت شریف

آنکھوں میں بسی ایسی تصویر مدینے کی ہر گوشۂ دل میں ہے تنویر مدینے کی
سرکار یہاں آئے جبریل بھی قرآں بھی کیا حق نے بنائی تقدیر مدینے کی
جس دل میں محبت ہے سرکارِ دو عالم کی اس دل سے کوئی پوچھے توقیر مدینے کی
یہ شور ہے محشر میں محشر نہ بپا کر دے دیوانے کو پہنا دو زنجیر مدینے کی
میں بے سر و ساماں ہوں سرکار کرم کیجئے بنتی نہیں جانے کی تدبیر مدینے کی
سرکارِ دو عالم کے قدموں کا تصرف ہے خاکِ درِ احمدؐ ہے جاگیر مدینے کی

یہ کعبے کا کعبہ ہے کیا سمجھے امیرؔ اِس کو
مشکل ہے بیاں کرنا تفسیر مدینے کی

نعت شریف

قدم رک گئے ہیں جبین جھک گئی ہے نہ جانے یہ کیسا مقام آگیا ہے
نگاہوں میں باب السلام آگیا ہے زباں پر محمد کا نام آگیا ہے

نہیں سکتے سے جس دم مدینے چلا ہوں کرشمہ یہ معجز نما دیکھتا ہوں
محمدؐ کے در پہ ادا سجدہ کرنے میرے ساتھ بیت الحرام آگیا ہے

کبھی گرد روضے کے میں گھومتا ہوں کبھی روضے کی جالیاں چومتا ہوں
محمدؐ کا دیوانہ کہتے ہیں مجھ کو یہ دیوانہ پن میرے کام آگیا ہے

جدھر دیکھتا ہوں ادھر ہیں چمکتے محمد کے حسنِ منور کے جلوے
کسے تاب ہے جو کہ نظریں اٹھائے حسینانِ کل کا امام آگیا ہے

کہیں انبیا بھی مؤدب کھڑے ہیں فرشتے کہیں سر جھکائے پڑے ہیں
مچی دھوم ہر سُو مقامِ ادب ہے کہ دربارِ خیرالانام آگیا ہے

یہ سب کملی والے کا لطف و کرم ہے کہ چھایا ہوا ہر سو ابرِ کرم ہے
پیو بادہ نوشو یہ پینے کا دن ہے کہ گردش میں کوثر کا جام آگیا ہے

امیرؔ حزیں جب مدینے میں پہنچا مچی دھوم ہر سو ہوا ہے یہ چرچا
چلو چل کے دیکھیں محمدؐ کے در پہ جو بے دام بکنے غلام آگیا ہے

وہ آئی جھومتی بادِ صبا مدینے سے
تڑپ کے دل نہ نکل جائے میرے سینے سے

نبیؐ کی دید بھی ہوگی خدا کا جلوہ بھی
ملا کے دیکھ ذرا سلسلہ مدینے سے

جو دل تڑپتا ہے ہجرِ رسولؐ میں جس کا
شعاعیں نور کی لپٹی ہیں اُسکے سینے سے

کہاں حضور کی چوکھٹ کہاں جبیں میری
مجھے تو موت بھی پیاری ہے ایسے جینے سے

جناب حضرت واعظ بھی آج پینے لگے
گھٹا جو دیکھی ہے آئی ہوئی مدینے سے

تیرے حضور میں یارب یہی دعا ہے میری
بنا دے عشقِ محمدؐ میرا قرینے سے

امیرؔ صابری آیا نہ مانگنا مجھ کو !!
ہے ملتا کیا نہیں سرکار کے خزینے سے

نعتِ شریف

فردوس بریں مانا کہ فردوسِ بریں ہے
جو بات مدینے میں ہے جنت میں نہیں ہے

آئے ہوئے ہو میکشو دل کھول کے پی لو
کوثر بھی یہیں ساقیِ کوثر بھی یہیں ہے

دربارِ محمدؐ میں جو لٹتا ہے خزانہ !
گنجینۂ کونین میں دولت وہ نہیں ہے

اے قدسیو محبوب کا کوچہ ہے سنبھل کر
یہ عرش نہیں ہے یہ مدینے کی زمیں ہے

ہے چرخِ چہارم پہ کوئی طور پہ پہنچا
اللہ کا محبوب تو سدرہ کا مکیں ہے

لاکھوں نبی آئے مگر ایمان ہے اپنا
کوئی میری سرکار کا ہم پایہ نہیں ہے

کیوں نہ امیرؔ صابری قسمت پہ ہو نازاں
نقشِ قدمِ پاک ہے اور میری جبیں ہے

نعت شریف

میرے مولا یہ تمنا ہے مدینہ دیکھوں!
جو کہ ہے کعبے کا کعبہ وہی کعبہ دیکھوں!!

یہی دولت ہے مجھے ہجر نبیؐ نے بخشی
آنکھ کا رونا کبھی دل کا تڑپنا دیکھوں!

چاک داماں ہو میرا سر پہ ہو خاک طیبہ
اپنی دیوانگی کا آپ تماشہ دیکھوں!!

شوق دیدار نے دیوانہ کیا ہو ایسا!
جالیاں چوموں کبھی گنبد خضرہ دیکھوں

اللہ اللہ رے کس اوج پہ پہنچا ہے نصیب
خود کو دیکھوں کبھی سرکار کا روضہ دیکھوں

طیبہ کو دیکھا تو یہ حسن عقیدت نے کہاں
فرش پر عرش معلےٰ کا میں نقشہ دیکھوں

اُن کا ہو جائے اشارہ تو یقیناً اے منیر
آنکھ جھپکوں تو محمدؐ کا مدینہ دیکھوں

نعت شریف

ہے قرآنِ مکمل عارضِ زیبا محمدؐ کا
خدا کو دیکھنے کا آئینہ چہرہ محمدؐ کا

سمجھ میں آ نہیں سکتا یہ وہ رازِ حقیقت ہے
محمدؐ ہیں خدا کے اور خدا شیدا محمدؐ کا

کوئی چرخِ چہارم پر کوئی ہے طور پر پہنچا
جہاں کوئی نہ پہنچا وہاں قدم پہنچا محمدؐ کا

کلام پاک کا یہ فیصلہ ہے میں نہیں کہتا
خدا کو وہی دیکھے دیکھنے والا محمدؐ کا

میرا دیوانہ پن محشر میں کام آیا تو خوب آیا
کبھی کہہ دوں خدا کا ہوں کبھی بندہ محمدؐ کا

جھلک جب طور پر دیکھی تو یوں اٹھے کلیم اللہ
جو جلوہ ہے خدا کا بس وہی جلوہ محمدؐ کا

امیرؔ صابری کعبے سے چل دو اب مدینے کو
جو کعبے کا ہے کعبہ گنبدِ خضرہ محمدؐ کا!

نعت شریف

نہ لطفِ زندگی ہے نہ سکوں ہے ایسے جینے میں
کہ پروانے یہاں تڑپیں شمع روشن مدینے میں!

ہزاروں لاکھوں طوفانوں کی موجوں کا نہیں کچھ غم
محمدؐ یا محمدؐ کہہ کے بیٹھا ہوں سفینے میں!

یہ وہ دربار میں جس میں بشر کی کیا حقیقت ہے
فرشتے بھی ادب کے ساتھ آتے ہیں مدینے میں

غلط ہے غیر کی چوکھٹ پہ جا کر ہاتھ پھیلاؤں
میں ہر شے دیکھتا ہوں کملی والے کے خزینے میں

نہ دیکھوں گا نہ دیکھوں گا اے رضواں تیری جنت کو
مجھے قسمت جو پہنچا دے محمدؐ کے مدینے میں

یہی ہے آرزو میری یہی میری تمنا ہے
الٰہی موت ہو میری محمدؐ کے مدینے میں

امیرؔ صابری نہ اس سے بڑھ کر کوئی دولت ہے
انہیں کا ورد ہو دل میں انہیں کی یاد سینے میں

نعت شریف

زہے نصیب دیارِ حبیب آپہنچا — ادب ادب کہ مدینہ قریب آپہنچا
مسیحا جس کی غلامی پہ ناز کرتا ہے — مریضِ عشق وہ تیرا طبیب آپہنچا
جس آستاں کا فرشتے طواف کرتے ہیں — یہ میرے بخت ہیں اسکے قریب آپہنچا
حضور آپ پہ قربان کرم کی ایک نگاہ — یہ آرزو لئے در پر غریب آپہنچا
کہینگے عاصی یوں محشر میں دیکھکر ان کو — شفیعِ عاصیاں حق کا حبیب آپہنچا
کٹی میری بے سروسامانی سدِ راہ مگر — حضور ہی کے کرم سے غریب آپہنچا

امیرِ صابری لکھی جو تو نے نعتِ نبی
سمجھ لے اوج پر تیرا نصیب آپہنچا

نعت شریف

جلا ہے آتشِ ہجراں میں سینہ یا رسول اللہ — کرم کیجے دکھا دیجے مدینہ یا رسول اللہ
نگاہوں میں پھرتا در تصور میں رہے ہر دم — تمہارا سبز گنبد اور مدینہ یا رسول اللہ
مجھے اس دوریٔ غم نے عجب ہے زندگی بخشی — نہ مرنا مجھ کو آتا ہے نہ جینا یا رسول اللہ
تمہاری ایک ٹھوکر کے اشارے کی ضرورت ہے — لبِ ساحل پہ آپہنچا سفینہ یا رسول اللہ
مجھے حسنینؓ و قرنیؒ کے تصدق سے عطا کر دو — محبت کے نبھانے کا قرینہ یا رسول اللہ
ہزاروں جنتیں قربان ہوں ایسے مقدر پر — تمہارے در پہ ہو میرا دفینہ یا رسول اللہ
امیرِ صابری کی کب تلک ایسے بسر ہوگی — کہ غم کھانا جگر کا خون پینا یا رسول اللہ

نعت شریف

یہی ہے آرزو اور یہ ہی حسرت یا رسول اللہؐ!
کہ ہو جائے مدینے کی زیارت یا رسول اللہؐ

تمہارا نام ہو لب تمہاری یاد ہو دل میں
تمہارا درد ہے سرتاپا رحمت یا رسول اللہؐ

تمہارے در پہ جینا اور تمہارے در پہ مر مٹنا
تمہارے عاشقوں کی ہے یہ جنت یا رسول اللہؐ

کھڑا ہوں باب رحمت پر اور کاسہ ہاتھ میں میرے
میری بگڑی بنا دو ایسی قسمت یا رسول اللہؐ!

گدائی کو ملیں مجھ کو مدینے کے گلی کوچے!
فقیروں کی یہی ہے بادشاہت یا رسول اللہؐ

ہوں جس دم عرصۂ محشر میں پیشِ داورِ محشر
کرم فرمائیں اس دم جانِ رحمت یا رسول اللہؐ

اسیر صابری کو اپنے قدموں میں بلا لیجے
تڑپتے ہو گئی ہے ایک مدت یا رسول اللہؐ

نگاہوں میں بطحا نگر آ گیا ہے — میں قرباں محمدؐ کا گھر آ گیا ہے
جہاں عرش والے سلامی میں رہتے — وہی آستاں وہی در آ گیا ہے
ترستی تھیں آنکھیں جسے دیکھنے کو — وہ روضۂ خیر البشر آ گیا ہے
جھکی جا رہی ہے جبیں ہر قدم پر — نہ جانے یہ کیسا سفر آ گیا ہے
محمدؐ کی چوکھٹ خزانہ خدا کا! — گدا بن کے ہر تاجور آ گیا ہے
نگاہیں پڑیں سبز گنبد کے اوپر — کہوں کیا کہ کیا کیا نظر آ گیا ہے

امیرؔ آج دامن کو پھیلا دے تو بھی
کہ بحرِ کرم جوش پر آ گیا ہے

سعادت کے ہو تم امیں یا محمدؐ — تمہیں تو ہو سلطانِ دیں یا محمدؐ
عرب میں عجم میں فلک میں زمیں پر — کہاں پر نہیں ہو مکیں یا محمدؐ
یہ سیرت یہ صورت یہ نقشہ یہ جلوہ — کہیں پر نہیں ہے نہیں یا محمدؐ
تمہارے ہی فیضِ قدم کا تصدق — مدینہ ہے عرشِ بریں یا محمدؐ
خدا کی قسم وہ خدا کے قریں ہے — ہوا آپ کے جو قریں یا محمدؐ
جہاں میں جمیل و حسیں آئے لاکھوں — نہیں کوئی تم سا حسیں یا محمدؐ

دکھا دو وہ دن آستاں ہو تمہارا
امیرِ حزیں کی جبیں یا محمدؐ

آ گئے شمع توحید جلانے والے — نور سے محفل کونین سجانے والے
آج وہ آ گئے وہ آ گئے اللہ اللہ — اُمّی ہو کر ہمیں قرآن پڑھانے والے
تین سو خداؤں کو مٹانے کے لئے — آ گئے انسان کو انسان بنانے والے
آمنہ بی تمہیں دین قدسی مبارک اگر — تیرے گھر پیدا ہوئے عرش پہ جانے والے
آج سے دائی حلیمہ کا مقدر جاگا — جس کے گھر آ گئے رحمت کے لٹانے والے
کفر کا فور ہوا نور محمد چمکا — آ گئے راہ پہ گمراہوں کو لانے والے

آ گئے آج شفاعت کے علمدار امیر
کالی کملی میں گنہگار چھپانے والے

نعت شریف

مقامِ ادب ہے حضور آ گئے ہیں — کہ محبوب ربِ غفور آ گئے ہیں
درود و سلاموں کے نغمے چھڑے ہیں — حضور آ گئے ہیں حضور آ گئے ہیں
اے مستو چلو آج ساقیٔ کوثر — پلانے شرابِ طہور آ گئے ہیں
دو عالم منور ہوئے جا رہے ہیں — محمدؐ سراپا نور آ گئے ہیں !!
یہ سب کچھ ہے اس کملی والے کا صدقہ — جو انسان میں عقل و شعور آ گئے ہیں
محمدؐ کی آمد پہ قربان جاؤں ! — عجب آج کیف و سرور آ گئے ہیں

امیر آج امت کی بگڑی بنی ہے
کہ مختارِ محشر حضور آ گئے ہیں !

نعت شریف

یہ میری جبینِ نیاز ہو اور کملی والے کا آستاں !
کبھی دیکھوں روضۂ پاک کو کبھی چوموں روضے کی جالیاں

ہے یہ ہی دعا یہ ہی التجا یہ ہی آرزو یہ ہی مُدعا
مجھے موت آئے مدینے میں ہو رسولِ پاک کا آستاں

یہ اٹھی تڑپ میرے سینے میں لو بُلا حضور مدینے میں
ہے اِسی امید پہ چل رہا میری زندگی کا یہ کارواں !

میں ہوں اور کوئے حبیب ہو تو بلندیوں پہ نصیب ہو
نہ کرم سے آپ کے دور ہے میرے آقا رحمتِ دو جہاں

تیرا جانا بھی اگر جو ہو درِ مصطفےٰ پہ گزر جو ہو ! !
اے صبا یہ کہنا حضور سے ہے تڑپ رہا کوئی نیم جاں

جہاں باڑا نور کا بٹ رہا جہاں عرشِ اعلےٰ جھکا ہوا
جہاں جلوہ گر ہیں تجلیاں وہ میرے نبیؐ کا آستاں

یہ تڑپ ہے دل میں اٹھی ہوئی ہے نظر مدینے لگی ہوئی
وہ بھی دن امیرؔ ملیں دیکھ لوں کہوں آپ اپنی میں داستاں

نعت شریف

تاجداروں کا تاجدار آیا!
اپنے خالق کا رازدار آیا

بہرِ تعظیم جھک گیا کعبہ
آمنہ کا جو لالہ زار آیا

فرش سے عرش تک ہے دھوم مچی
آج محبوبِ کردگار آیا!!

اُن کا آنا سراپا نور آیا
بزمِ عالم پہ ہے نکھار آیا

شبِ اسرا بھی یاد تھی امت
کیسا امت کا غمگسار آیا!

بات بگڑی بنی زمانے کی
بے قراروں کو بھی قرار آیا!

ہر قدم پر اسیرؔ ہو سجدہ
کملی والے کا جب دیار آیا

نعت شریف

نہ قابو میں دل ہے نہ بس میں جبیں ہے محمدؐ کا روضہ نظر آرہا ہے
بڑا یہ کرم ہے بڑی یہ عطا مجھے میرا مولا نظر آرہا ہے !

پڑیں سبز گنبد پہ جس دم نگاہیں نگاہیں میری بن گئیں جلوہ گاہیں !
پکار اٹھا میرا یہ حسنِ عقیدت کہ کعبے کا کعبہ نظر آرہا ہے

میں کیوں غیر کے آگے دامن پھیلاؤں یہ جن کی لگی ہے انہیں کو سناؤں
قسم حق کی جبکہ مدینے میں مجھ کو دوعالم کا داتا نظر آرہا ہے

میری بات بگڑی بنی جارہی ہے صبا آرہی خبر لا رہی ہے !
مدینے سے مجھ کو بلاوا ہے آیا مجھے آج ایسا نظر آرہا ہے

منور ہے ہر اک ادائے مدینہ اور ہے رشکِ پرور فضائے مدینہ
مدینے کی بستی کا کیا پوچھتے ہو خدا چلتا پھرتا نظر آرہا ہے

یہ ان کی نگاہوں کا لطف وکرم ہے رکھا دشت طیبہ میں جس دم قدم ہے
کہوں کیا کہ کیا کیف حاصل ہوا ہے کہوں کیا کہ کیا کیا نظر آرہا ہے

امیرِ حزیں کی بھی فریاد سن لو میرے بختِ خوابیدہ کو اب جگا دو !
مجھے موت آئے تو کوچے نبیؐ ہو کر مرنے میں جینا نظر آرہا ہے

نعت شریف

کھل گیا میکدہ مدینے کا در میکشوں کے مقدر بدل جائیں گے !
میرے ساقی کی نظریں اٹھیں جس گھڑی پینے والوں کے ارماں نکل جائیں گے
طیبہ پہنچے تو مستانوں کو دیکھنا کالی کملی کے دیوانوں کو دیکھنا
سبز گنبد کے پروانوں کو دیکھنا جالیوں سے لپٹ کر مچل جائیں گے
میرا آقا دو عالم کا مختار ہے بیکسوں کا مددگار غمخوار ہے ! !
ایسی سرکار ہے ایسا دربار ہے یہاں کھوٹے مقدر بھی چل جائیں گے
اپنا بگڑا مقدر بنائیں گے وہ اپنی دنیا علیحدہ بسائیں گے وہ
زندگی جس کو کہتے ہیں پائیں گے وہ جو فراقِ محمدؐ میں جل جائیں گے
پردۂ میم جب بے حجاب ہو گیا ذرّہ ذرّہ گویا آفتاب ہو گیا
حسن کا داتا جب بے نقاب ہو گیا لاکھوں حیرت کے سانچے میں ڈھل جائینگے
ہو گئی ان کی نظرِ عنایت امیر ورنہ گندہ زیادہ ہے حسن عقیدت امیر
کر گئی کام ہے ان کی نظر اے امیرا جو پھسلے تو فوراً سنبھل جائینگے

نعت شریف

صبا گزر ہو جو سوئے طیبہ بصد درود و سلام کہنا ! !
اس سبز گنبد کی جالیوں سے لپٹ کے میرا پیام کہنا

لگی ہوئی ہے جو تن بدن میں میں جل بجھا ہوں اسی لگن میں
حضور بطحا نگر کے بن میں کب ہوگا میرا قیام کہنا

یہ جس طرح سے گذر رہی ہے گویا قیامت اٹھی ہوئی ہے
نظر مدینے لگی ہوئی ہے کرم یا خیر الانام کہنا

نہ دیکھوں گا حسن نور کب تک سنوں گے میری حضور کب تک
رکھو گے قدموں سے دور کب تک تڑپ رہا ہے غلام کہنا

صبا خدارا مدینے جاکر درِ محمدؐ پہ سر جھکا کر ! !
میرا فسانۂ غم سنا کر یہ حال میرا تمام کہنا

ہے ختم ہونے کو زندگانی نہ رکتی اشکوں کی اب روانی
میری کہانی میری زبانی حضور سے صبح و شام کہنا

پکارتی پھر رہی ہے رحمت یہی ہے جنت یہی ہے دولت
امیر افضل یہی ہے عبادت درود پڑھنا سلام کہنا

طلوع جب ہُوا آفتابِ مدینہ ۔ زمانہ ہُوا فیضیابِ مدینہ !
نگاہوں نے کونین کی سیر کی ہے ۔ نہ دیکھا کہیں پر جوابِ مدینہ
گلستانِ وحدت میں آئیں بہاریں ۔ برسنے لگا جب سحابِ مدینہ
محمدؐ کے فیضِ قدم کی بدولت ۔ مِلا رشکِ جنت خطابِ مدینہ
جہاں ہوتی رہتی ہے رحمت خدا کی ۔ کیا حق نے وہ انتخابِ مدینہ
محبت کے بندوں کی جنت یہی ہے ۔ یہ شہرِ مدینہ یہ بابِ مدینہ
امیرؔ اُن کی منزل بھلا کون سمجھے
ہوئے ہیں جو مستِ شرابِ مدینہ

نعت شریف

مدینے کی بستی عجب جلوہ گاہ ہے ۔ ہی عرش والوں کی جو سجدہ گاہ ہے
جہاں پر رسائی نہ ہو قدسیوں کی ۔ رسولوں کا پہنچا وہاں بادشاہ ہے
بنے جس کے دربان روح الامیں بھی ۔ میرے کملی والے کی وہ جلوہ گاہ ہے
خدا رکھے قائم مدینے کی چوکھٹ ۔ ہماری امیدوں کی جو بارگاہ ہے
بلالؓ اور قرنیؓ سے شان ان کی پوچھو ۔ جنہوں نے محمدؐ کی دیکھی نگاہ ہے
مدینے کی گلیوں میں میں بھیک مانگوں ۔ خزانۂ کونین کی بارگاہ ہے
امیرِ حزیں گر ہے جنت کا طالب
مدینے کی راہ سیدھی جنت کی راہ ہے

نعت شریف

بادشاہِ کرم ہو سراپا کرم یہ کرم کے بھکاری کدھر جائیں گے !! !
کھولیں بابِ کرم برسے ابرِ کرم خالی دامن فقیروں کے بھر جائیں گے

میری ہر آرزو ہر تمنا ہو تم میری دنیا ہو تم میری عقبےٰ ہو تم !!!
میرے آقا ہو تم میرے مولا ہو تم جدھر جاؤ گے ہم اُدھر جائیں گے

آہی پہنچے ہیں قسمت سے سرکار ہم لاکھوں حسرتیں لیکر دلِ زار میں
عرض کی ہے سخاوت کے دربار میں نہ سنی تو اسی در پہ مر جائیں گے

آپ کے فیض کی ایسی شہرت مچی مانگنے والوں کی بس صدا ہے یہی
بھیک دو یا نہ دو یہ خوشی آپ کی ہم نہیں وہ جو غیروں کے در جائیں گے

کیف بن کر گھٹا سر پہ چھائی ہوئی رنگ پر آج محفل ہے آئی ہوئی ! !
ہے کسی نے نظر سے پلائی ہوئی یہ نہیں وہ نشے جو اتر جائیں گے

گو ترقی پہ ہے آہ و زاری میری ہے دوا بن گئی بے قراری میری
دیتی تسکین ہے اشکباری میری اب نہ نالے میرے بے اثر جائیں گے

اس امیرِ حزیں کی بھی سن لیجئے تم کرم کے دھنی ہو کرم کیجئے !
جو خزانے سے دینا ہے دے دیجئے خالی کاسے یہ لیکر کدھر جائینگے

نعت شریف

جو محبوبِ خدا ہے اور شہنشاہِ مدینہ ہے
وہ سلطانِ دو عالم میرا کالی کملی والا ہے
قدم معراج میں جو عرشِ اعظم کی بنے زینت
وہ گلیاں ہائے جن گلیوں نے ان قدموں کو چوما ہے
جو ہیں اہلِ نظر ان کی نظر کا فیصلہ ہے یہ !
جو کعبے کا کعبہ ہے وہ محمد کا مدینہ ہے !
نبی تو آئے ہیں لاکھوں مگر یہ شان ہے اُن کی
جہاں کوئی نہ پہنچا آمنہؓ کا لال پہنچا ہے !
ہزاروں دل بنے ہیں فرشِ راہ ان راہوں میں واللہ
قسم حق کی جدھر سے کاروانِ حُسن گزرا ہے
کتابِ عشق کی تفسیر میں لکھا ہے یہ دیکھا ہے
جو دیوانہ محمدؐ کا وہی بندہ خدا کا ہے ! !
عدم سے لائی ہستی میں ہے جس کی جستجو مجھ کو
امیرِ صابری وہ گنبدِ خضرہ میں دیکھا ہے !

نعت شریف

مدینے میں کرم سے ان کے جس دم حاضری ہوگی
میرے ارمانوں کی دنیا تماشہ بن گئی ہوگی !

کوئی تو پیش ہوگا داورِ محشر سرِ محشر
مگر میری جبین سرکار کے آگے جھکی ہوگی

کروں گا گنبدِ خضرہ کے جلوے بے حجابانہ
تڑپ کر جان دے دوں گا نگاہ در پر لگی ہوگی !

میری وحشت کا سامان دیکھ لیں گے دیکھنے والے
میں ان کو دیکھ لوں گا دنیا مجھ کو دیکھتی ہوگی

میرے ہاتھوں میں کاسہ ہوگا میرآرزؤں کا !!
گدائی کے لئے سرکارِ طیبہ کی گلی ہوگی !!

نمازِ عشق کے سجدے کروں گا ان کی چوکھٹ پر
یقیناً پھر مکمل بندگی یہ بندگی ہوگی !

امیر صابری جس وقت پہنچے گا مدینے میں
کہوں کس رنگ میں دیوانے کی دیوانگی ہوگی

نعت شریف

بتاؤں کون ہے جلوہ نما مدینے میں
ہے اوڑھے میم کا برقعہ خدا مدینے میں

نہ مرنا آتا ہے مجھ کو نہ جینا آتا ہے
ہے میری زندگی کا فیصلہ مدینے میں

مدینہ دیکھنے والوں نے دیکھا کعبے کو
درِ رسولؐ پہ جھکتا ہوا مدینے میں

جسے خزانۂ کونین کہتی ہے دنیا
مجھے تو مل گیا وہ بے بہا مدینے میں

میں اُن نگاہوں کا زاہد ہوں دیکھنے والا
کہ جن نگاہوں نے دیکھا خدا مدینے میں

توہینِ عشق نہ کر زاہدا خدا کے لئے
جنابِ عشق کا چلتا پتہ مدینے میں

امیرِ صابری صدقہ مدینے والے کا!
گلی گلی میں پھروں مانگتا مدینے میں

نعت شریف

مدینے کے والی دو عالم کے والی
ہے سرکار عالی ہے دربارِ عالی

ادھر میرا دامن ادھر ان کی جالی
نہ یہ ہاتھ خالی نہ وہ ہاتھ خالی !

ہوا جو مدینے کی چوکھٹ کا منگتا
ہے دعویٰ میرا وہ رہے گا نہ خالی

بنا ڈالی امت کی سب بات بگڑی
نظر ایسی سرکارِ بطحیٰ نے ڈالی

کسی کو نہ حاصل ہوئی ہے نہ ہوگی
حلیمہؓ کی گودی نے جو شان پالی

میرے کملی والے نے طوفانِ غم سے
گنہگار امت کی کشتی نکالی

امیرؔ ان کی شانِ کرم کا کہوں کیا
دو عالم ہوئے ان کے در کے سوالی

منقبت در شان مبارک حضرت حسّانؓ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ

ہو سکتا نہیں کوئی بھی حسّانِ مصطفےٰؐ
وہ ہو گیا جو ہو گیا قربانِ مصطفےٰؐ

جس کو سنا حضور نے بٹھلا کے سامنے
حاصل ہوا اسی کو ہے عرفانِ مصطفےٰؐ

حسّانؓ بن ثابتؓ کا مقام اللہ اکبر
شامل ہیں گویا جملۂ یارانِ مصطفےٰؐ

نغموں سے جس کے وجد میں کون و مکاں بھی ہے
وہ ہیں حسّانؓ بلبلِ بستانِ مصطفےٰؐ

مطلوب بھی تھے مرغوب بھی تھے محبوب بھی تھے ایسے
ہر روز آپ ہوتے تھے مہمانِ مصطفےٰؐ

رومیؒ و حافظؒ سعدیؒ و جامیؒ جہاں جھکے
اس بزم کے زینت حسّانؓ مصطفےٰؐ

ایسا ہوا نہ ہے نہ کوئی ہوگا نعت خواں
مانا ہے قدسیوں نے ثنا خوانِ مصطفےٰؐ

آئے امیر صابری محشر میں اس طرح
سر پہ ہو اس کے سایۂ دامانِ مصطفےٰؐ

نعت شریف

حُسنِ خدا بعین ہی حُسنِ رسولؐ ہے
جو عشق ہے خدا کو وہ عشقِ رسولؐ ہے

رکھا قدم جہاں پہ رسولِ کریمؐ نے
وہ نور بن گئی ہے جو قدموں کی دُھول ہے

اس کی جبین کو چومتے ہیں قدسی بار بار
جس کا درِ رسولؐ پہ سجدہ قبول ہے

دینِ نبیؐ کو جس کی شہادت سے ہے فروغ
وہ نورِ نبیؐ گلشنِ زہراؓ کا پھول ہے

حضرات بلالؓ حبشیؓ و قرنیؓ سے پوچھئے
کیا عشق کے رموز ہیں اور کیا اصول ہے

کون و مکاں کی بات کیا ہے لامکاں تلک
ہر سمت کملی والے کی رحمت نزول ہے

پہنچا امیرِ صابری طیبہ نہ اب تلک
یہ ہی تڑپ ہے زندگی جس سے ملول ہے

سلام

در شانِ مبارک جناب حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہ نجف اشرف

السلام عکسِ نبوّت السلام
السلام حسنِ ولائیت السلام

السلام اے شیرِ یزداں السلام
السلام اے شاہِ مرداں السلام

السلام اے جانشینِ مصطفےٰ
السلام اے رعبِ ذاتِ کبریا

السلام اے ہادیٔ مولائے کُل
السلام اے بازوئے ختمِ رُسُل

السلام اے جانِ من جانانِ من
السلام اے کعبۂ ایمانِ من

السلام اے چارۂ بیچارگاں !
السلام اے پیشوائے دوجہاں

عرض کرتا ہے آمیر صابری
السلام اے بارگاہِ حیدری

منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

نبوت کا مظہر خلافت علیؓ کی
ہے عکسِ نبوت ولایت علیؓ کی

ہے تفسیرِ قرآن تفسیرِ حیدرؓ
ہے مصحفِ قرآن صورت علیؓ کی

یہ ہے ایک نکتہ سمجھنے کے قابل
ولادت علیؓ کی شہادت علیؓ کی

ہے مَن کُنتُ مولا کہا خود نبیؐ نے
محمدؐ سے دیکھو یہ نسبت علیؓ کی

وہ ہیں بُت شکن اور خیبر شکن بھی
دو عالم نے مانی شجاعت علیؓ کی

گدائی ہے اس در کی شاہی سے بڑھکر
ملی ہے یہ دولت بدولت علیؓ کی

خدا جانتا۔ اُسنے محمدؐ
امیرِ حزیں جو حقیقت علیؓ کی

منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علیؓ کی شانِ خلافت تو دیکھئے
کیا جلوہ گر ہے عکسِ نبوّت تو دیکھئے

خیبر شکن بھی بت شکن باطل شکن بھی ہیں
اللہ رے ان کی شانِ شجاعت تو دیکھئے

کعبے میں ولادت ہے اور کعبے میں شہادت
حاصل ہوئی ہے کس کو یہ عظمت تو دیکھئے

راہِ خدا میں دے دیئے حسنینؓ نورِ عین
زہراؓ کی اور علیؓ کی سخاوت تو دیکھئے

ہر اک ولی کے آستاں پہ بٹ رہا ہے عام
مولا علیؓ کا فیضِ ولائیت تو دیکھئے

جس علم کے وہ شہر ہیں دروازہ علیؓ ہیں
آقائے دو جہان سے نسبت تو دیکھئے

شانِ علیؓ بیاں کرے تیری مجال کیا
پہلے امیر اُن کی فضیلت تو دیکھ

منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

مشکلکشا شیرِ خدا مولا علیؓ مولا علیؓ
ہیں جانشینِ مصطفٰےؐ مولا علیؓ مولا علیؓ

تم ناطقِ قرآن ہو تم کعبۂ ایمان ہو
ہو نورِ ختم الانبیاؐ مولا علیؓ مولا علیؓ

در پہ جو سائل آ گیا واللہ نہ وہ خالی گیا
ہو منبعِ جود و سخا مولا علیؓ مولا علیؓ

نظرِ کرم مولا ئے کل اے دلبرِ ختم رسلؐ
اے بادشاہِ ذوالعطا مولا علیؓ مولا علیؓ

عُقدہ کشائی ہو گئی حاجت روائی ہو گئی
جس نے کہ دل سے کہدیا مولا علیؓ مولا علیؓ

اس نے خدا کو پالیا اس نے نبیؐ کو پالیا
جس نے ہے تم کو پالیا مولا علیؓ مولا علیؓ

شانِ حیدری
۱۵ شعبان

سلام

درشانِ مبارک جناب حضرت امام حسین (رض)

السلام اے شہسوارِ کربلا
السّلام اے دینِ حق کے رہنما

السّلام اے راکبِ دوشِ رسولؐ
السّلام اے گلشنِ زہراؑ کے پھول

السلام اے نورِ چشمِ فاطمہؓ
السّلام اے عاشقِ ذاتِ خدا

السّلام اے گوہرِ بحرِ سخا
السّلام اے دلبرِ شیرِ خدا

السّلام اے کشتۂ جور و جفا
السّلام اے مالکِ صبر و رضا

السّلام اے عاشقِ جانِ نبیؐ
السّلام اے حُسنِ جانانِ نبیؐ

ہے امیرِ صابری در کا گدا
ہو نگاہِ لطف شاہِ کربلا

منقبت حضرت امام حسین (رض)

ابنِ علیؓ بہار گلستانِ محمدؐ
پارۂ دلِ فاطمہؓ اور جانِ محمدؐ
قربانیوں سے کر دیا اسلام کو زندہ
اس آن بان سے ہوئے قربانِ محمدؐ
یہ دین کے رہبر ہیں یہ اسلام کے رہبر
قرآں ہیں یہ ناطقِ قرآنِ محمدؐ
سر دے دیا نہ بیعت کی دستِ یزید پر
حاصل ہوا حسینؓ کو عرفانِ محمدؐ
مختار ہیں کوثر کے یہ اللہ کے گھر کے
ملتا ہے ان کے در ہی سے فیضانِ محمدؐ
ہے دشتِ کربلا کو بسایا حسینؓ نے
یہ نور کے پارے ہیں یہ فرقانِ محمدؐ
یہ ہے امیرؔ صابری اہلِ نظر کی بات
پہچان ہے حسینؓ کی پہچانِ محمدؐ

شانِ پنجتن پاکؑ

زمانے میں چمکی ضیا پنجتنؑ کی !
یہ ہے شان صلّے علےٰ پنجتنؑ کی

جو چاہیں وہ ہو جائے چشم زدن میں
زبانِ خدا ہے دعا پنجتنؑ کی !

وہ تخلیقِ خالق کی روح رواں ہیں
بیاں کیا کروں میں ثناء پنجتنؑ کی

لبھایا دو عالم کو کیسی ادا سے
ہوا ہے خدا کی ادا پنجتنؑ کی

چھپائیگی دامانِ رحمت میں ہم کو
وہ ایسی ہے ذاتِ صفا پنجتنؑ کی

اسے مل گئی کنت کنزا کی دولت
ہوئی جس پہ نظر عطا پنجتنؑ کی

امیر ان کے جلوؤں میں گم ہو گیا ہے
ہے جلوہ گری جا بجا پنجتنؑ کی !

تجلیٔ پنجتن پاکؑ

دونوں عالم میں کھلی کیسی بہارِ پنجتن
"تاابد قائم رہے گی یادگارِ پنجتن"

ہے کلامُ اللہ کی تفسیر ان کی شانِ پاک
"ناطقِ قرآں ہیں نقش و نگارِ پنجتن"

ان کے حُسنِ پاک کی پھیلی ضیا ہے چارسُو
"ہو رہے ہیں عرش پر قدسی نثارِ پنجتن"

جان دیدی پر نہ جانے دین کی توقیر دی
"کربلا میں رنگ لایا کیا وقارِ پنجتن"

یا محمدؐ یا علیؑ و فاطمہؑ حسنینؑ پاک!
"مالکِ کونین ہیں یہ تاجدارِ پنجتن"

عندلیبوں نے یہ کی نغمہ سرائی ہر طرف
"باغِ ہستی میں ہے چھائی کیا بہارِ پنجتن"

دو امیر صابری کو اپنے قدموں میں جگہ
"یہ بھی ہے ادنےٰ اسا مولا خاکسارِ پنجتن"

سلام

در شانِ مبارک جناب غوث الاعظم مولانا محی الدین

شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز

السّلام اے یادگارِ پنجتن عالی مقام السّلام اے والیٔ بغداد تم پر السّلام

السّلام اے غوث الاعظمؓ دستگیرِ دو جہاں

السّلام اے یادِ حیدرؓ چارہٴ بے چارگاں!

السّلام اے کنتُ کنزاً کے معانی السّلام

السّلام اے واقفِ سِرّ نہانی السّلام

السّلام اے سیرتِ حسنِ نبیؐ شکلِ علیؓ

آپ کی نظرِ کرم سے لاکھوں بنتے ہیں ولی

یا شہِ جیلاں کہاں جاؤں میں یہ در چھوڑ کر

میں سگِ دربار ہوں لطف و کرم کی ہو نظر

کیا بگاڑے حشر کی تیزی دلِ دلگیر کا

ہے مریدی لاتخف فرمان میرے پیر کا

کس لئے گھبرا رہا ہے بارِ عصیاں سے اسیر حشر میں تیری مدد فرمائینگے پیرانِ پیرؓ

سلام

درشانِ مبارک جنابِ غوث پاکؓ

اے سرکارِ جیلاںؓ سلام آپ پر
اے کعبۂ ایماں سلام آپ پر

اے نورِ محمدؐ کی آنکھوں کے نور
بلیں قربان دل و جاں سلام آپ پر

ہے بغداد اطہر تجلائے طور
اے جلوۂ یزداں سلام آپ پر

تمہاری زباں ہے زبانِ خدا!
اے ناطقِ قرآں سلام آپ پر

ہو ایسے سخی کہ ہو ابنِ سخی!
زمانے کے سلطاں سلام آپ پر

اے حیدرؓ کے دلبر اے زہراؓ کے لال
شہنشاہِ خوباں، سلام آپ پر

امیرِ حزیں یہ ہی پڑھتا مدام!
میرا دل میری جاں سلام آپ پر

منقبت غوث پاک (۱۹۷۰)

یہ جو کچھ ہے یہ سب کچھ غوثِ صمدانی کے ہاتھوں میں
خدائی ہے علیؓ کے لال کے جانی کے ہاتھوں میں
وہ چاہیں تو عطا کر دیں فقیروں کو شہنشاہی ! !
خزانہ کملی والے کا ہے جیلانیؒ کے ہاتھوں میں !
حکومت بھی شجاعت بھی سخاوت بھی شہادت بھی !
یہ سب کچھ میں نے دیکھا قطبؒ ربانی کے ہاتھوں میں
کہیں مشکلکشائی ہے کہیں عقدہ کشائی ہے !
یہ قدرت ہے چھپی محبوبؒ سبحانی کے ہاتھوں میں
نظر ڈالی تو اک چشم زدن میں پار کر ڈالی ! ! ! !
پھنسی تھی میری کشتی موجِ طغیانی کے ہاتھوں میں
یہ ہستی کا پلٹ دینا مقدر کا بدل دینا ! !
یہ ہے بغداد والے کی حکمرانی کے ہاتھوں میں
امیر صابری رازِ حقیقت ہو گیا افشاں !
دیا جب ہاتھ میں نے پیرِ لاثانی کے ہاتھوں میں

منقبت غوث پاکؒ

ہم اپنے آپ کو جن کا فقیر کہتے ہیں
جہاں میں اُن کو ہی پیرانِ پیر کہتے ہیں

نبیؐ کے نور سے پُرنور اُن کا سینہ ہے
اسی لئے اُنہیں روشن ضمیر کہتے ہیں

جو بادشاہی کو صدقے کرے فقیری پر
فقیر کہتے ہیں اُس کو فقیر کہتے ہیں!

غلامِ غوثؒ ہے آزاد کر دیا تجھ کو
یہ مجھ سے قبر میں منکر نکیر کہتے ہیں

سراپا نور ہے غوث الوریٰ کی شانِ کرم
علیؓ کے لال کو بدرِ منیر کہتے ہیں

جو مٹنے والے ہیں جل جل کے مٹتے جاتے ہیں
جو کہنے والے ہیں وہ دستگیر کہتے رہیں

جو کوئی پوچھے تو کہدوں گدائے صابرؒ ہوں
ہے میری صابری نسبت امیرؔ کہتے ہیں!

منقبت غوث پاکؒ

بغداد کا دربار ہے دربار علیؑ کا
نقشہ نظر آتا ہے یہ جنت کی گلی کا

رکھتا نہیں ثانی کوئی حسنینؑ کا جانی
زہرؑا کا جگر گوشہ ہے اور لال علیؑ کا

کعبے کا جو کعبہ ہے وہ بغداد کی چوکھٹ
سر جھکتا جہاں دیکھئے ہر ایک ولی کا

خوشبو سے معطر ہوئیں کونین کی گلیاں
کیا پھول کھلا گلشنِ زہرؑا کی کلی کا

ہے لاج تمہیں کو میری بس لاج تمہیں کو
دیوانہ ہوں سرکار کا روزِ ازلی کا

پیروں کے پیر بھی ہیں اور روشن ضمیر بھی
اللہ رے یہ مرتبہ ہے غوثِ جلیؒ کا

تجھ کو امیرِ صابری کس بات کا غم ہے
دامن ہے تیرے ہاتھ میں ولیوں کے ولی کا

منقبت غوث پاکؒ

عجیب شانِ پُر نور غوثؒ الورا ہے
وہ شیرِ خدا ہے وہ مشکلکشا ہے
میرے غوثؒ الاعظم کی وہ بارگاہ ہے
کہ چوروں کو بھی کردیا اولیاء ہے
چلو دیکھو بغداد کی ہر گلی میں ! !
قسم حق کی دلیوں کا میلہ لگا ہے
ہے دستِ کرم میں وہ عقدہ کشائی
وہ دیتے ہیں منگتے کو جو مانگتا ہے
نہ لوٹا کوئی ان کی چوکھٹ سے خالی
درِ غوثؒ منبعٔ جود و سخا ہے
کیا ہر قدم پر ہے مُردوں کو زندہ
صدا قُم بِاذنی بھی حق کی صدا ہے
شہنشاہِ کلیر کے صدقے سے ملتا
امیر ان کی چوکھٹ سے جو مانگتا ہے

منقبت غوث پاکؒ

یا غوثِ پاکؒ قطبِ جہاں دستگیر ہو
مشہورِ کائنات ہو پیرانِ پیر ہو!

سیرت میں مصطفےٰؐ ہو اور صورت میں علیؓ ہو
زہرہؓ کے نورِ عین ہو بدرِ منیر ہو!

میرے بھی سیاہ خانے کو کر دیجئے روشن
سر تا پا نور و نور ہو روشن ضمیر ہو

کاندھے پہ آپ کے ہے نبوت کا پائے ناز
ولیوں پہ قدم آپ کا پیرانِ پیر ہو

دیکھا ہے شش جہت میں نگاہوں نے چار سُو
جس کی نہیں نظیر وہ تم بے نظیر ہو

عقدہ کشائی ہاتھوں میں معجز بیاں کلام
جو کہ شہِ ولایت ہیں ان کے وزیر ہو

قبضے میں جن کے دولت کونین حق نے دی
تم تو امیر صابری ان کے فقیر ہو

منقبت غوث پاکؒ

اٹھی ہے تڑپ دل میں بغداد کے جانے کی
حسنینؓ کے جانی کے دیدار کے پانے کی
تم نورِ نبیؐ کے ہو تم لال ہو زہرہؓ کے
تم دلبرِ حیدرؓ ہو تنویر زمانے کی ! !
سگ آپ کا کہلاؤں جاؤں تو کہاں جاؤں
مشہور سخاوت ہے حیدرؓ کے گھرانے کی
میری بھی تو سن لیجے میں بھی تو تمہارا ہوں
یا غوثؒ بدل ڈالی تقدیر زمانے کی !
منجدھار میں کشتی ہے یا غوث دہائی ہے
آقا تمہیں عادت ہے ڈوبوں کو ترانے کی
اچھا ہوں یا بُرا ہوں جیسا ہوں آپ کا ہوں
بس لاج تمہیں کو ہے سرکار نبھانے کی
مَیں ہوں امیر منگتا بغداد کی گلیوں کا
دولت ہے جہاں بٹتی طیبہ کے خزانے کی

منقبت غوث پاکؓ

مچی ہے دھوم کہ پیرانِ پیر آتے ہیں
زہے نصیب میرے دستگیر آتے ہیں

بچھاؤں راہ میں ان کی میں فرش آنکھوں کا
کہ میرے گھر میں دو عالم کے پیر آتے ہیں

کیا ہے آتے ہی پُر نور بزمِ عالم کو
علیؓ کے لاڈلے روشن ضمیر آتے ہیں

وہ بادشاہ و شہنشاہ بن کے جاتے ہیں
جو اُن کے کوچے میں بن کے فقیر آتے ہیں

چلو اے مانگنے والو کھلا ہے بابِ کرم
کہ بن کے رحمتِ ربِ قدیر آتے ہیں

سنبھل کے بیٹھنا غوث الوریٰ کے دیوانوں
نگاہِ ناز کے تیروں پہ تیر آتے ہیں

آمیرِ صابری محشر میں ساتھ ہے جن کا
وہ میرے پیر ہیں پیروں کے پیر آتے ہیں

منقبت غوث پاکؒ

یا غوث الاعظمؒ یا قطبِ عالم نہ کوئی ہمسر نہ کوئی ثانی
نبیؐ کی سیرت علی کی صورت جنابِ زہرہ کے دل کے جانی

نبیؐ کے نورِ نظر تمہیں ہو علیؓ کے لختِ جگر تمہیں ہو
تمہیں ہو شمعِ بزمِ عالم تمہیں ہو حسنینؓ کی نشانی

ہلالِ مشکلکشا تمہیں ہو جہاں کے حاجت روا تمہیں ہو
یا شاہِ بغداد آج سُن لو میری کہانی میری زبانی

رسائی ہے آپ کی جہاں تک خیال پہنچے کہاں وہاں تک
یہ شانِ محبوبیت تمہاری کہ جو بات کہہ دی خدا نے مانی!

جو چور آیا بنا دلی ہے یہ عبدالقادرؒ کی وہ گلی ہے!
پلٹ دی ہستی بدل دی دنیا یہ پیر کامل کی ہے نشانی

وہ شانِ حُسنِ قبول ہو تم بہارِ باغِ بتولؓ ہو تم!!!
نگاہ میں عقدہ کشائی دیکھی عیاں لبوں پہ معجز بیانی

حضور پیرانِ پیر ہو تم قسم ہے روشن ضمیر ہو تم!
امیر کو بھی لگا لو دامن کہاں یہ جائے کرم کے بانی

منقبت غوث پاکؒ

تمہاری فرقت میں شاہِ جیلاںؒ یہ دم میں اب دم رہا نہیں ہے
رہوں میں قدموں سے دور کب تک یہ زندگی کا مزا نہیں ہے

اے دلبر فاطمہؓ کے دلبر نہ کوئی ثانی نہ کوئی ہمسر!
سخی گھرانے کے وہ سخی ہو کہ تم سا مشکلکشا نہیں ہے

نگاہ والوں نے کہہ دیا ہے یہ اللہ والوں کا فیصلہ ہے
خدا کے آگے وہ کیا جھکے گا جو ان کے در پر جھکا نہیں ہے

جسے بھی دیکھا تمہارا شیدا جسے بھی دیکھا تمہارا منگتا
وہ کون جس کا تیرے کرم نے حضور دامن بھرا نہیں ہے

اسی تمنا میں مر مٹا ہوں انہیں امیدوں پہ جی رہا ہے !
کہ میرے دکھ درد کا فسانہ بلا کے در پر سنا نہیں ہے

نگاہ ڈالی گیا ہے زندہ ہزار سالوں کا تھا جو مُردہ !
یا عبدالقادرؒ ہو ایسے قادرؒ کوئی تم سا دیکھا سنا نہیں ہے

ہمیشہ وہ در بدر پھرے گا اٹھے گا ہر گام پر گرے گا
امیرؔ دونوں جہاں میں جس کو حضور کا آسرا نہیں ہے

منقبت غوث پاکؒ

محمدؐ کے دلبر علیؓ کے دلارے اے بغداد والے اے بغداد والے
ہیں جلوے خدا کے تمہارے نظارے اے بغداد والے اے بغداد والے
کہیں پر ہو مشکلکشا بن کے آئے ۔ کہیں پر ہو تم ناخدا بن کے آئے
چلے کیوں نہ کشتی ہے کنارے لے بغداد والے اے بغداد والے
یہ مانا محبت کی منزل کڑی ہے مگر میری سرکار نسبت بڑی ہے
ہیں کافی تمہارے کرم کے سہارے اے بغداد والے اے بغداد والے
میں قربان جاؤں سخاوت کے بانی ۔ اے قطب جہانی اے شاہِ زمانی
دو عالم کھڑے در پہ دامن پسارے اے بغداد والے اے بغداد والے
تم حلال مشکلکشا کے پسر ہو ۔ کرم کی نظر ہو کرم کی نظر ہو !
زمانے کے سب کام بگڑے سنوارے اے بغداد والے اے بغداد والے
دکھادو مجھے اپنا بغداد اطہر ۔ دو عالم ہیں قربان جس کی ادا پر
برستے جہاں رحمتوں کے ہیں دھارے اے بغداد والے اے بغداد والے
سخاوت کا گھر ہے اور دربار عالی ۔ فقیروں کا دامن نہ رہ جائے خالی
امیر حزیں بس یہی ہے پکارے اے بغداد والے اے بغداد والے

منقبت غوث پاکؒ

فضلِ خدا کا نام ہے فیضانِ اولیاء
رحمت خدا کی سایۂ دامانِ اولیاء

یہ پنجتنِ پاک کا حسن و جمال ہے
جانِ جہاں ہے جلوہ جانانِ اولیاء

اس کو خدا کی ہوگئی پہچان بخدا
جس کی نگاہ کو ہوگئی پہچانِ اولیاء

وہ ہے مدینے والے کی لطف و کرم کی شان
جس شان سے عیاں ہوئی ہے شانِ اولیا

بغداد میں اجمیر میں کلیر میں دیکھ لو
بہتا گلی گلی میں ہے عرفانِ اولیاء

ان کی نگاہ نے حد سے زیادہ کرم کیا
اپنی سمجھ سے دور ہے جو شانِ اولیا

اب تو امیر صابری کوئی کمی نہیں
قسمت سے ہاتھ آگیا دامانِ اولیا

منقبت شاہ غوث پاکؒ

جو قادر کا در عبد القادرؒ کا در ہے!
جہاں جھک رہا دونوں عالم کا سر ہے

ہے سیرت نبیؐ کی اور صورت علیؓ کی
وہی دیکھتا ہے جو اہلِ نظر ہے!

نگاہ جس پہ ڈالیں بدل ڈالیں قسمت
میرے غوث الاعظمؒ کی ایسی نظر ہے

یہی جستجو ہے یہی آرزو ہے!
ملے کاش ان کی کہیں رہ گزر ہے

میرا کعبہ بغداد والے کی چوکھٹ!
اے دل کیوں بھٹکتا پھرے دربدر ہے

چڑھی جس کو بغداد کے میکدے کی
وہ میکش عجب کیف میں رنگ پر ہے

امیرِ حزیں جائے جائے تو کس در
سخاوت کا منبع تمہارا ہی در ہے

منقبت غوث پاکؒ

وہ ذاتِ پاک ہے فیض رساں بغداد والے کی
یہ دل بغداد والے کا یہ جاں بغداد والے کی

پلادے آج اے پیرِ مغاں بغداد والے کی
یہ میری میکشی ہے رازداں بغداد والے کی

بیاں کیا کر سکوں میں شان و عظمت غوث الاعظم کی
حکومت ہے مکاں سے لامکاں بغداد والے کی

حسنؓ ابن علیؓ کا لال ہے بغداد کا دولہا
یہ نسبت دیکھو پہنچی ہے کہاں بغداد والے کی

وہاں عقل و خرد کا پہنچنا ہی غیر ممکن ہے
رسائی ہے قسم حق کی جہاں بغداد والے

کہیں ڈوبے ترائے ہیں کہیں مُردے جلائے ہیں
یہ ہر زندہ کرامت ہے عیاں بغداد والے کی

آمیر صابری ہم کو سفارش کی ضرورت ہے
یہاں بغداد والے کی وہاں بغداد والے کی

منقبت غوث پاکؒ

یا شہِ بغداد دکھلا شکل نورانی مجھے!!
فاطمہؓ کے لال اے حسنینؓ کے جانی مجھے

اپنے قدموں میں بلا لو شاہِ جیلانی مجھے
بخشدی کیوں جانِ عالم یہ پریشانی مجھے

روسیاہ ہوں پُرخطا ہوں از طفیلِ پنجتنؓ
اپنے دامن میں چھپالو غوثِ صمدانی مجھے

تخت و تاج و شان و شوکت کی مجھے پرواہ نہیں
کاش مل جائے تیری چوکھٹ کی دربانی مجھے

اپنے میخانے کا صدقہ اپنے مستوں کی طفیل
آج بھر بھر کر پلادو جامِ عرفانی مجھے!

کردیا نظر کرم سے قطب چوروں کو شہا
آپ میں آئی نظر یہ شانِ رحمانی مجھے

ہے مریدی لا تخف فرمان میرے پیر کا
پھر امیرِ صابری کیوں ہو پریشانی مجھے!

منقبت غوث پاکؒ

شہرِ بغداد کی شانِ کرامت دیکھتے جاؤ
عطا کرتے ہیں چوروں کو ولایت دیکھتے جاؤ

جنابِ غوثِ الاعظمؓ کا وہ ہے دربار شاہانہ
جہاں بٹتی مدینے کی ہے دولت دیکھتے جاؤ

جسے دیکھا وہ دامانِ طلب پھیلائے بیٹھا ہے
برستی رہتی ہے دن رات رحمت دیکھتے جاؤ

میرے بغداد والے کی گلی کا مرتبہ دیکھو
تصدق جس پر جنت ہے وہ جنت دیکھتے جاؤ

علیؓ کا لاڈلا اور فاطمہؓ کی آنکھ کا تارا ! !
یہ سیّد عبدالقادرؒ کی ہے نسبت دیکھتے جاؤ !

یہی ہے دستگیر اور یہی روشن ضمیری ہے
بدل ڈالی مریدوں کی ہے قسمت دیکھتے جاؤ

مریدی لاتخف اللہ امیرِ صابری سن کر
چمک اٹھا میرا حسنِ عقیدت دیکھتے جاؤ

منقبت غوث پاکؒ

بغداد سے پیغام صبا لائی ہوئی ہے
مستوں پیو پینے کی بہار آئی ہوئی ہے

ہر سمت نظر آتی ہیں رحمت کی گھٹائیں
میخانۂ قادر کی فضا چھائی ہوئی ہے

ہم بن پیئے جائیں گے نہ ساقی تیرے در سے
بس آج یہ رندوں نے قسم کھائی ہوئی ہے

تم پنجتن پاک کی محفل کی شمع ہو !
ولیوں نے ضیا آپ سے پائی ہوئی ہے

محشر میں ہونگے ساتھ میرے ماننے والے
یہ بات میرے پیر نے فرمائی ہوئی ہے

جو کہہ دیا وہ ہو گیا نہ دیر لگی ہے !
اللہ سے ہر بات یہ منوائی ہوئی ہے

ہے سب امیر صابری صابرؒ کی عنایت
یہ آگ محبت کی جو بھڑکائی ہوئی ہے

منقبت غوث پاکؒ

بغداد کے سفر کی دل میں تڑپ اٹھی ہے
غوثؒ الورا کی فرقت بیتاب کر رہی ہے

جس دن سے لاتخف کی میں نے صدا سنی ہے
اس دن سے میری بگڑی سرکار بن گئی ہے

پنجتن کی شان ہو تم حیدرؓ کی جان ہو تم!
ایسے سخی کے ہوتے کس چیز کی کمی ہے

توحیدِ حق کے بانی حسنینؓ کے ہو جانی!
صورت ہے مرتضائی اور سیرتِ نبیؐ ہے

تم جانِ اولیا ہو جانانِ اولیا ہو!
قادر ہو دو جہاں میں دنیا پکار اٹھی ہے

جو کچھ بھی آپ چاہیں اللہ سے دلائیں!
میراں تیرے کرم کی شہرت مچی ہوئی ہے

آخر امیرؔ خستہ کب تک رہے تڑپتا
بغداد میں بلا لو بس یہ ہی لو لگی ہے

سلام

در شانِ مبارک جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری رح

سلام اے چشت کے سلطان خواجہ
سلام اے دلبرِ عثمان رح خواجہ

سلام اے سیرتِ حسنِ پیغمبر ؐ
سلام اے صورتِ حیدرؓ و صفدر

سلام اے نائب سرکارِ بطحا !
سلام اے خواجۂ اجمیری دولہا

سلام اے پنجتن کی شان خواجہؒ
سلام اے کعبۂ ایمان خواجہؒ

سلام اے منبعُ فیضان خواجہ
سلام اے چشتیوں کی جان خواجہ

سلام اے کملی والے کے دلارے
سلام اے جلوۂ حق کے نظارے

سلام اے ہم غریبوں کے سہارے
آمیر صابری در پر پکارے !

منقبت خواجہ صاحبؒ

اے نورِ چشم پنجتن خواجہ معینؒ الدین حسن
مقبولِ ربِ ذوالمنن خواجہ معینؒ الدین حسن

حُسنِ فروغِ خواجگاں ہو شمعِ بزمِ چشتیاں
اے نائبِ شاہِ زمن خواجہ معینؒ الدین حسن

اے سیرتِ حُسنِ نبیؐ اے صورتِ مولا علیؓ
تفسیرِ قرآں ہر سخن خواجہ معینؒ الدین حسن

اے بادشاہِ ذوالعطا سب فیض ہے یہ آپکا
دہلی ہو یا پاکپتن خواجہ معینؒ الدین حسن

تم ہند کے سلطان ہو تم دلبرِ عثمانؒ ہو
سرسبز تم سے گل چمن خواجہ معینؒ الدین حسن

پھر کیجئے نظرِ کرم چوکھٹ کو چومیں جاکے ہم
سب دور ہوں رنج و محن خواجہ معینؒ الدین حسن

یہ ہے امیرؔ اپنی دعا جس دم مجھے آئے قضا
اجمیر ہو میرا وطن خواجہ معینؒ الدین حسن

منقبت خواجہ صاحبؒ

کلام کس کو ہے اس میں کلام یا خواجہؒ
مقامِ عرش تمہارا مقام یا خواجہؒ

تمہارا فیض ہے وہ فیضِ عام یا خواجہؒ
بنا دئے ہیں غریبوں کے کام یا خواجہؒ

کسی کا دَیر و حرم سے ہے واسطہ ٹھہرا
مجھے تو آپ کی چوکھٹ سے کام یا خواجہؒ

طفیلِ خواجۂ عثمان کرم کی ایک نگاہ
ہیں جی رہے ترا لے کے نام یا خواجہؒ

تمہارے روضے کا نقشہ ہے گنبدِ خضرہ
تمہارا در درِ بابُ السّلام یا خواجہؒ

کرم کی بات ہے خواجہؒ کرم سے دور نہیں
پلا دو ایک محبت کا جام یا خواجہؒ

تمہارے در کا بھکاری ہے اور پجاری ہے
امیرؔ صابری ادنےٰ غلام یا خواجہؒ

منقبت خواجہ صاحبؒ

یہی ہے آرزو شام و سحر غریبؒ نواز
کرم کرم ہو کرم کی نظر غریبؒ نواز

طفیلِ خواجہؒ عثمان کرم کی بھیک ملے
تمہارا در ہے سخاوت کا گھر غریبؒ نواز

زہے نصیب کہ وہ دن ہمیں نصیب ہوا
اِدھر غریب کھڑے ہیں اُدھر غریبؒ نواز

یہی دعا ہے کہ وقتِ نزع میں یا خواجہؒ
یہ میرا سر ہو تمہارا ہو در غریبؒ نواز

وہ کب نگاہوں میں لاتے ہیں تاجِ شاہی کو
تمہارے ٹکڑوں پہ جن کی ہو گزر غریب نوازؒ

میری نگاہوں نے دیکھا تمہاری چوکھٹ پر
فقیروں کے کھڑے تاجور غریبؒ نواز

امیرؔ صابری دیکھا نہ آج تک میں نے
تمہارے در کے سوا کوئی در غریب نواز

منقبت خواجہ صاحبؒ

زباں پہ ہے یہ ہی بس دم بدم غریب نوازؒ
میری طرف بھی ہو چشم کرم غریب نوازؒ

ہے جس نے آپ کی چوکھٹ پہ سر جھکایا ہے
اُسے تو بھولے ہیں دیر و حرم غریب نوازؒ

جسے کہ کعبۂ مقصود دنیا کہتی ہے
میرے لئے تیرا نقشِ قدم غریب نوازؒ

ہماری لاج ہے ہاتھوں میں آپ کے خواجہ
جہاں میں آپ کے کہلائیں ہم غریب نوازؒ

قسم خدا کی اُسے مالا مال کر ڈالا ! ! !
بڑھا دیا جدھر دستِ کرم غریب نوازؒ

عثمانؒ کا واسطہ خواجہ قطب کے صدقے سے
مٹا دو سب میرے رنج و الم غریب نوازؒ

تمہارے در سے نہ جائے گا آج خالی ہاتھ
تیرے امیر کو تیری قسم غریب نوازؒ

منقبت خواجہ صاحبؒ

چشت کے دولہا کی شادی رچی اجمیر میں ہے
چاند طیبہ میں مگر چاندنی اجمیر میں ہے

حضرتِ خواجہؒ عثمان کے کرم کا صدقہ
کون ہے جس کی نہ بگڑی بنی اجمیر میں ہے

ہم عزیزوں کو اگر ناز ہے تو ناز ہے یہ!
فیض و بخشش کا کرم کا دھنی اجمیر میں ہے

ہے اگر چشم بصیرت تو نظر آئے گا!
روشنی جو ہے مدینے میں وہی اجمیر میں ہے

چین آئے تو بھلا آئے مجھے کیسے یہاں
میرے ارمانوں کی دنیا بھی اجمیر میں ہے

کیا کہوں کیسے کہوں کس سے کہوں یا خواجہؒ
نہ بجھے گی یہ لگی جو لگی اجمیر میں ہے

روز و شب رہرو منزل ہے یہ دیوانہ عزیز
پاکپتن کبھی کلیر کبھی اجمیر میں ہے

منقبت خواجہ صاحبؒ

ہو جاؤں تم پہ میں قربان یا غریبؒ نواز
یہی ہے زیست کا سامان یا غریبؒ نواز

تمہیں ہو درد کا درمان یا غریبؒ نواز
تمہاری یاد ہے ایمان یا غریبؒ نواز

کرم سے کھول دو باب کرم کرم کیجے
طفیل حضرت عثمانؒ یا غریبؒ نواز

قسم خدا کی غریبوں کو ناز ہے تم پہ
اے میرے چشت کے سلطان یا غریبؒ نواز

یہ جان تن سے ہے نکلی مگر نہیں نکلے
جو میرے حسرت و ارمان یا غریبؒ نواز

امیر صابری خالی نہ آج جائے گا ! !
یہ در ہے منبع و فیضان یا غریبؒ نواز

منقبت خواجہ صاحب

تمہارا آستاں وہ آستاں غریبؒ نواز
جہاں پہ جھکتے ہیں دونوں جہاں غریبؒ نواز

سوا تمہارے ٹھکانہ کہاں غریبوں کا !
بتادو تم ہی کہ جائیں کہاں غریبؒ نواز

ہمارے واسطے اجمیر میں خدائی ہے
بھریں فقیروں کی سب جھولیاں غریبؒ نواز

تمہارا در درِ امیدگاہِ عالم ہے ! !
تمہیں ہو مالکِ کون و مکاں غریبؒ نواز

دو بھیک خواجہؒ قطب اور فریدؒ کا صدقہ
تمہاری ذات ہے فیض رساں غریبؒ نواز

طفیلِ خواجہ عثمانؒ آج سن لیجے
یہ میری درد بھری داستاں غریبؒ نواز

امیرِ صابری آیا نہ مانگنا تجھ کو !
وہاں سے کیا نہیں ملتا جہاں غریبؒ نواز

منقبت خواجہ صاحب

نائبِ مصطفےٰ خواجہؒ ہندالولی مجھ کو اپنا بنانے میں کیا دیر ہے
مدتوں سے تڑپتا بلکتا ہوں میں خواجہؒ در پہ بلانے میں کیا دیر ہے

خواجہ عثمانؒ کا صدقہ کرم کیجے میری فریاد سرکار سن لیجئے
بات بگڑی ہوئی بنا دیجئے خواجہ بگڑی بنانے میں کیا دیر ہے

ہے امنڈ کر گھٹا سر پہ چھائی ہوئی کیف و مستی میں ڈوبی سمائی ہوئی
رنگ پر آج محفل ہے آئی ہوئی اب نگاہ سے پلانے میں کیا دیر ہے

پہنی کفنی گلے میں میں جوگن بنی اور چوکھٹ کی خواجہ بھکارن بنی!!
آپ کے نقش پا کی پجارن بنی ایک جلوہ دکھانے میں کیا دیر ہے

جو تمہاری اداؤں کا بسمل نہیں جو تمہاری نگاہوں کا گھائل نہیں
جو جبیں آپ کے در کے قابل نہیں وہ مٹا دو مٹانے میں کیا دیر ہے

نہ کوئی آرزو نہ کوئی مدعا ہے میری زندگی آپ کی جو رضا
آج دیوانوں کا ہے یہ ہی فیصلہ جو بنا دو بنانے میں کیا دیر ہے

ایک مدت سے جس کی رہی جستجو شکر صد شکر پوری ہوئی آرزو
اے اسیر آج چوکھٹ پہ حاضر ہے تو اب سر کو جھکانے میں کیا دیر ہے

منقبت خواجہ صاحبؒ

آج خواجۂ اجمیر سنداولی کملی والے کا صدقہ دئیے جا رہے ہے
خواجہ عثمانؒ کا سب ہے یہ لطف و کرم کہ فقیروں کے دامن بھرے جا رہے ہے

آپ کے در پہ دنیا یہ جھکتی رہے بات بگڑی زمانے کی بنتی رہی
فرش والوں کا تو کہنا سنتا ہی کیا عرش والے بھی در پہ جھکے جا رہے

آپ کے در کی جس کو گدائی ملی بس قسم ہے خدا کی خدائی ملی !!!
نائب مصطفےٰؐ آپ کی شان ہے دو جہاں تم پہ صدقے ہوئے جا رہے

مجھ کو کوثر کی آئی ہوئی کی قسم اور نگاہ سے پلائی ہوئی کی قسم !!
آج اجمیر والے کی ایسی چڑھی کہ حجابوں کے پردے اٹھے جا رہے

مجھ پہ ساقیٔ اجمیر کا ہے کرم میرے صابری ہونے کا رکھا بھرم
آج ایسی پلائی شرابِ نظر کہ تصور میں نقشے کھچے جا رہے

ایسی لطف و کرم کی مچی دھوم سارے عالم کو خواجہ یہ معلوم ہے
آپ کے فیض کی کوئی حد نہ رہی کام بگڑے ہوئے سب بنے جا رہے

اے امیر آج دامنِ امید بھر کس لئے کھارہا ٹھوکریں در بدر
آج دولت مدینے کی بٹنے لگی میرے خواجہ کرم سے لٹے جا رہے ہے۔

منقبت خواجہؒ صاحب

تمام عالم میں بٹ رہا ہے تمہارا لطف و کرم یا خواجہؒ
تمہارا ہوں میں تمہارا ہوں میں رہے یہ میرا بھرم یا خواجہؒ

کرم کے محتاج آ پڑے ہیں ہاں آ پڑے در پہ آ بیٹھے ہیں
خدا را دستِ کرم بڑھا کھولو یہ آج بابِ کرم یا خواجہ

ولی وہ ہو ہند کے ہو والی کہ بادشاہ بھی ہوئے سوالی
نہ آج در سے پھروں گا خالی مجھے تمہاری قسم یا خواجہ

نگاہوں کو جستجو تمہاری ہے دل میں بس آرزو تمہاری
ہو نائبِ تاجدارِ طیبہ ہو ایک نظرِ کرم یا خواجہؒ

یہ چشتی میخانہ کھل گیا ہے تمام مستوں میں غل مچا ہے !!
تمہاری نظروں نے وہ پلائی نہیں ہے کوثر بھی کم یا خواجہؒ

نہ مجھ کو باغِ ارم سے مطلب نہ مجھ کو دیر و حرم سے مطلب
تمہیں ہو کعبہ تمہیں ہو قبلہ تمہیں ہو دین و دھرم یا خواجہؒ

اثیمؔ ایسی چڑھی ہے مستی پلٹ کے رکھ دی ہے جس نے ہستی
میں اس کی شانِ کرم کے صدقے ہیں بھولے دیر و حرم یا خواجہؒ

منقبت خواجہؒ صاحب

طلب کا دامن پسارے بیٹھے ہیں در پہ منگتے ہزار خواجہؒ
تمہاری چوکھٹ کے جو بھکاری بنے ہیں سب تاجدار خواجہؒ
ہے جاری جود و سخا کا منبع یہ خواجہ عثمانؒ کا ہے صدقہ
نہ جائے خالی کوئی سوالی بس آج سن لو پکار خواجہؒ
اے میرے اجمیر کے بسیا پھنسی ہے آکر بھنور میں نیا
طفیل پنجتن لگا کے ٹھوکر کرم سے کر دیجے پار خواجہؒ
پلا کے مست والست کر دو خودی کو میری تم پست کر دو
اور اپنی مستی میں مست کر دو چڑھا دو ایسا خمار خواجہؒ
تمہاری چوکھٹ کو چومتے ہیں اور گرد روضے کے گھومتے ہیں
یہ پی کے آج جھومتے ہیں تمہارے سب بادہ خوار خواجہؒ
ہے رشک جنت تمہارا کوچہ تمہارے فیض قدم کا صدقہ
سکونِ قلب و جگر ہے خواجہ تمہارے در کی بہار خواجہؒ
جو چاہو دنیا بدل دو میری جو چاہو ہستی پلٹ دو میری!
ہو تم امیر حزیں کے والی تمہیں ہے سب اختیار خواجہؒ

منقبت خواجہؒ صاحب

تمہارے لطف وکرم کی ہر سو پڑی ہوئی ہے پکار خواجہؒ
فقیر بن کر تیری گلی میں ہیں مانگتے تاجدار خواجہؒ

مقام ان کا کہوں میں کیا ہے تمہاری جس پر ہوئی عطا ہے
وہ کب کسی کو نظر میں لائے جو آپ کا بادہ خوار خواجہؒ

بھنور میں کشتی پھنسی ہوئی ہے تمہاری جانب نگاہ لگی ہے
ہمارا اب ناخدائی کیجے کرم سے کر دیجے پار خواجہؒ

حضور در پر کھڑے سوالی نہ جائیں خالی نہ جائیں خالی
کرم سے ٹھہرے ہو بادشاہ تم عطا کے پروردگار خواجہؒ

ہے آج مستوں کی عید کا دن تمہارے جلوؤں کی دید کا دن
کہ میکدے میں امنڈ کے آئی خمار لے کر بہار خواجہؒ

طلب نہ ہے مال و زر کی مجھ کو ہے آرزو ایک نظر کی مجھ کو
تمام دنیا کی بادشاہی تمہارے در پر نثار خواجہؒ

میں مانگوں صدقہ قطب الدینؒ کا میں مانگوں صدقہ فرید الدینؒ کا
اب سن لو صدقہ علاؤالدین کا امیر کی یہ پکار خواجہؒ

منقبت خواجہؒ صاحب

چلی چلی میری جانِ حزیں چلی خواجہؒ
تمہارے ٹکڑوں پہ جو آج تک پلی خواجہؒ

نبیؐ کی سیرت ہو اور صورتِ علیؓ خواجہؒ
تمہیں ہو گلشنِ حسنینؓ کی کلی خواجہؒ

تمہارے روضے کا نقشہ ہے گنبدِ خضرٰی
گلی مدینے کی اجمیر کی گلی خواجہؒ

تمہیں ہے واسطہ عثمانؓ کا کرم کیجے
تمہارے در پہ یہ کہتا ہے ہر ولی خواجہؒ

بس ایک سجدے میں جو دیکھنا تھا دیکھ لیا
درِ حضور پہ جس دم جبیں ملی خواجہؒ

تمہارا نام مبارک زباں پہ جب آیا
کھلی کھلی مرے دل کی کلی کلی خواجہؒ

امیرِ صابری اہلِ نظر نے دیکھے ہیں :
تمہاری نظروں سے ڈھلتے ہوئے ولی خواجہؒ

منقبت خواجہؒ صاحب

بیاں کیا کروں آپ کی شان خواجہؒ
میں سو جان سے تم پہ قربان خواجہؒ

میری آج سن لو میری جھولی بھر دو
کرم کیجے صدقۂ عثمانؒ خواجہؒ

کوئی تم کو ہندالولی مانتا ہے
مگر میں نے مانا ہے بھگوان خواجہؒ

قدم جس جگہ آپ نے رکھ دیا ہے
بنا ہے وہ کعبۂ ایماں خواجہؒ

ہٹا دو ہٹا دو یہ چہرے سے زلفیں
دکھا دو دکھا دو یہ قرآن خواجہؒ

میں ہوں صابری مانگوں صابرؒ کا صدقہ
نہ خالی رہے میرا دامان خواجہؒ

امیر حزیں شانِ مولا کو دیکھا!
ہے جیسے دیکھ لی آپ کی شان خواجہؒ

منقبت خواجہ صاحبؒ

جسے اپنا جلوہ دکھاتے ہیں خواجہؒ
قسم حق کی حق سے ملاتے ہیں خواجہؒ

یہ ہے خواجہ عثمانؒ ہارون کا صدقہ
زمانے کی بگڑی بناتے ہیں خواجہؒ

چلو چل کے دامانِ امید بھر لو
محمدؐ کا صدقہ لٹاتے ہیں خواجہؒ

یہ وہ ہیں غریب نواز کہ قرباں
غریبوں کی بگڑی بناتے ہیں خواجہؒ

اے مستو شرابِ محبت کے ساغر
نگاہوں سے بھر بھر پلاتے ہیں خواجہؒ

پلا اور خواجہؒ! پلا اور خواجہؒ
یہ میوقی مستی میں گاتے ہیں خواجہؒ

امیران کی چوکھٹ سے جو مانگتا ہے
نہیں دیر لگتی دلاتے ہیں خواجہؒ

منقبت خواجہ صاحبؒ

بس خوب کر چکا ہوں میں دیکھ بھال خواجہؒ
کوئی نہیں نظر میں تیری مثال خواجہؒ

اب بندگی یہی ہے بس زندگی یہی ہے
اک تیری یاد خواجہؒ تیرا خیال خواجہؒ

چرچا ہے دو جہاں میں جود و سخا کا تیرے
منگتوں کی لاج رکھنا پنجتن کے لال خواجہؒ

کشتی کو چھوڑ بیٹھا لنگر کو توڑ بیٹھا ! ! !
اب آپ ہی ناخدائی لیجے سنبھال خواجہؒ

عثمانؓ کا واسطہ ہے خواجہ قطبؒ کا صدقہ !
دامن ہے میرا خالی دو بھیک ڈال خواجہؒ

بس اک جھلک کے طالب دیوانے آپ کے ہیں
رخ سے اٹھا دو پردہ چشتی ہلال خواجہؒ

اپنا بنا لو مجھ کو یا میرے ہی بن جاؤ ! !
پورا امیر کا ہو یہ اک سوال خواجہؒ

منقبت خواجہؒ صاحب

پگڑی کے بنانے میں کیا دیر ہے اب خواجہؒ
اک جلوہ دکھانے میں کیا دیر ہے اب خواجہؒ

خواجہؒ تمہیں عشاق کا میں واسطہ دیتا ہوں !
کہ سامنے آنے میں کیا دیر ہے اب خواجہؒ

دیدار کی حسرت میں دیوانے مٹے جاتے !
چلمن کے اٹھانے میں کیا دیر ہے اب خواجہؒ

جی چاہتا ہے اپنی خود آپ کہوں آکر
قدموں میں بلانے میں کیا دیر ہے اب خواجہؒ

اجمیر کی گلیاں جو منظر ہے مدینے کا !
سرکار دکھانے میں کیا دیر ہے اب خواجہؒ

نہ ساغر و مینا کی مے نوش طلب رکھیں !
نظروں سے پلانے میں کیا دیر ہے اب خواجہؒ

آخر امیرؔ خستہ کب تک رہے تڑپتا !!!
اجمیر بلانے میں کیا دیر ہے اب خواجہؒ

منقبت خواجہ صاحبؒ

خواجۂ خواجگاں ہو تم ہند کے بادشاہ ہو تم
نائبِ مصطفٰے ہو تم ہاشمی جلوہ گاہ ہو تم

خواجہ معین الدّین ولی باغِ بتولؓ کی کلی!
یادِ شہیدِ کربلا حیدریؓ بارگاہ ہو تم

آپ کے فیض سے ہوئی ظلمت کدوں میں روشنی
توحید کی ضیا ہو تم فاطمیؓ مہر و ماہ ہو تم!

دیکھا جسے ہے ایک نظر اپنا لیا وہیں!
معجز نما ہے ذاتِ پاک کیف بھری نگاہ ہو تم

ٹوٹے دلوں کا آسرا بھٹکے ہوؤں کے رہنما!!!
جود و سخا کی کان ہو بحرِ کرم کی راہ ہو تم!!!

جس پہ نظر ہے ڈالدی حق سے ملادیا اسے
حسنِ بقا کے کیف میں ڈوبی ہوئی نگاہ ہو تم

خواجہ امیر صابری اب کہیں جانے کا نہیں!!
کعبہ ہے سب دلوں کا میری تو سجدہ گاہ ہو تم

منقبت خواجہ صاحبؒ

آج اجمیر میں منگتوں کی سنی جاتی ہے
بات بگڑی ہوئی دنیا کی بنی جاتی ہے

حضرتِ خواجۂ عثماںؒ کا تصرّف دیکھو
ہر نگاہ خواجہ کی راہوں میں بچھی جاتی ہے

جوق در جوق چلے آتے ہیں قدسی در پر
دھوم کونین کی گلیوں میں مچی جاتی ہے

کھول میخانہ دے اے چشت نگر کے دولہا
بھیڑ مستوں کی ترے در پہ لگی جاتی ہے

بھر دو بھر دو میرے خواجہ میری جھولی بھر دو
مانگنے والوں میں بدنامی ہوئی جاتی ہے

اے غریبوں کے مددگار غریبوں کی سنو
کون ہے جس کی سزا اس در پہ ملی جاتی ہے

ہے امیر اپنا درِ خواجہؒ پہ مرنا جینا!
یہ لگن ایسی لگی ہے کہ لگی جاتی ہے

منقبت خواجہؒ صاحب

خواجہ عثمانؒ کے لال یا خواجہؒ
ہو محمدؐ کی آل یا خواجہؒ !

ہے عطائے رسولؐ لقب آپ کے
شان ہے بے مثال یا خواجہؒ

ہے جمال خدا خدا کی قسم
آپ کا جو جمال یا خواجہؒ

بحر طوفاں میں گر گئی کشتی
للہ لیجے سنبھال یا خواجہؒ

تم نہ پوچھو تو کون پوچھے گا !
ہم فقیروں کا حال یا خواجہؒ

ذرہ ذرہ تمہارے اجمیر کا
چمکے بن کر ہلال یا خواجہؒ

صدقہ خواجہؒ قطب کا مانگے امیرؔ
پورا کیجے سوال یا خواجہؒ

منقبت حضرت خواجہ صاحبؒ

یا خواجہؒ اجمیر دہائی ہے دہائی!
مشکلکشا کے لال کیوں اب دیر لگائی

تم نائب سلطان مدینہ ہو یا خواجہؒ
شاہوں نے کی سرکار کے کوچے کی گدائی

کچھ بھیک ملے خواجۂ عثمان کا صدقہ!
منگتوں نے جھولی آس امیدوں کی پھیلائی

خواجہ پیا میخانے کی تلچھٹ ہی عطا ہو
بادہ کشوں نے میکدے میں دھوم مچائی

اس کی نگاہ ہے رازِ حقیقت کو پا گئی
جس نے حقیقت خواجہؒ اجمیر کی پائی

مشہورِ دو عالم ہے کرم آپ کا خواجہؒ
وہ کون جس کی آپ نے بگڑی نہ بنائی

کیوں نہ امیرِ صابری اجمیر کو جائے
ہوتی ہے اسی در پہ غریبوں کی سنائی

منقبت خواجہ صاحبؒ

کہوں کیا ہو رہا اجمیر میں ہے
درِ رحمت کھلا اجمیر میں ہے

جو ہیں اہلِ نظر وہ دیکھتے ہیں
خدا جلوہ نما اجمیر میں ہے

شہیدِ کربلا کی ہے نشانی!
علی کا لاڈلا اجمیر میں ہے

تجھے ہو زاہدا کعبہ مبارک
مجھے سجدہ روا اجمیر میں ہے

ہزاروں اولیا غوث و قطب بھی
عجب میلہ لگا اجمیر میں ہے

طفیلِ خواجہ عثمانؒ ہارون
درِ دارالشفا اجمیر میں ہے

امیر صابری حل ہو گی مشکل
ترا مشکلکشا اجمیر میں ہے

۲۶
منقبت خواجہ صاحب

ڈالی ہے گلے کفنی بستر ہے فقیرانہ
اجمیر کو آتا ہے خواجہ تیرا دیوانہ

فرقت میں تڑپتا ہوں قدموں میں بلا لیجے
یہ آپ کا دیوانہ بن جائے تماشانہ

چوکھٹ میرے خواجہ کی منبع ہے سخاوت کا
اس در کے فقیر کی کیا شان ہے شاہانہ

کوثر کی شرابوں سے مستوں کے وضو ہوتے
ہر مست کو ملتا ہے پیمانے پہ پیمانہ

یا خواجۂ اجمیری سن لیجئے اب میری
پُر درد کہانی ہے پر درد ہے افسانہ

اب خواجۂ عثمانؒ کا میں واسطہ دیتا ہوا
اجمیر کی گلیاں ہوں پھرتا ہو یہ دیوا

اے امیر یہ کہتے ہیں جو اہل بصیرت ہیں
کوچہ میرے خواجہ کا ہے عین خدا خانہ

منقبت خواجہ صاحبؒ

اے لاڈلے خواجہ عثمانؒ کے گر کرم تمہارا ہو جائے
اجمیر کے پھر ہم ہو جائیں اجمیر ہمارا ہو جائے

سیرت میں نبیؐ صورت میں علیؑ یا خواجہ معین الدینؒ ولی
تم باغِ بتولؓ کی خواجہ کلی رحمت کا اشارہ ہو جائے

جس دن سے ہے اجمیر چھٹا اس دن سے قیامت ہے برپا
یا خواجہ پیا یا خواجہ پیا اک نظر خدارا ہو جائے!!!

اب جوش پہ ہے طوفان الم کھاتا ہوں تمہارے در کی قسم
ہو جائے تمہاری نظرِ کرم ہر موج کنارا ہو جائے

صدقہِ خواجہ قطبؒ الدین سن لیجے خواجہ معین الدینؒ
قابو میں نہ دل نہ بس جیبیں اب کیسے گزارا ہو جائے

ہر وقت زباں پہ یہ آئے ہر ایک تمنا بر آئے
بگڑی ہوئی قسمت بن جائے گر تیرا سہارا ہو جائے

کوئی بھی نہیں ہمدم اپنا جز آپ کے اجمیری خواجہؒ
اجمیر و دہلی کلیر کا سرکار نظارا ہو جائے

ہے عرض امیر صابری کی سن لیجے اے سخیوں کے سخی
اجمیر کی جانب آنکھ لگی اجمیر ہمارا ہو جائے

منقبت خواجہ صاحبؒ

پکار سن لو غریبوں کی یا غریب نوازؒ
نہیں ہے کوئی تمہارے سوا غریب نوازؒ

طفیلِ خواجۂ عثمانؒ کرم کی بھیک ملے
غریب دیتے ہیں در پر صدا غریب نوازؒ

تمہارا در درِ شیرِ خدا خدا کی قسم!
تمہاری دید ہے دیدِ خدا غریب نوازؒ

تمہارے در سے تمہارے حضور سے خواجہؒ
وہ کون ہے جسے کیا نہ ملا غریب نوازؒ

زمانہ جھک رہا دیکھا ہے اس کی چوکھٹ پر
تمہارے آستاں پر جو جھکا غریب نوازؒ

تمہیں ہو ہند کے سلطان تمہیں عطائے رسول
کوئی نہ آپ کا ہمسر ہوا غریب نوازؒ

امیرِ صابری کا ہو تمہاری چوکھٹ پر
نمازِ عشق کا سجدہ ادا غریب نوازؒ

منقبت خواجہ صاحبؒ بزبان پوربی

آن پڑے تورے دوار خواجہؒ اجمیری دولہا

آلِ نبیؐ اولادِ علیؓ ہو باغِ بتولؓ کی خاص کلی ہو
پنجتن کی گلزار خواجہ اجمیری دولہا

حاجی شریف کے راج دلارے خواجہ عثمانؒ کی آنکھ کے تارے
چشت کی باغ و بہار خواجہ اجمیری دولہا

خواجہ قطبؒ الدیں کا صدقہ بابا فریدؒ الدیں کا صدقہ
درسن دو اِک بار خواجہ اجمیری دولہا

چشت نگر کے پیارے خواجہ دونوں جگت سے نیارے خواجہ
بَل بَل جاؤں بلہار خواجہ اجمیری دولہا

پریم نگر کے پریمی خواجہ تم بِن کون ہمارا خواجہ
جانت سب سنسار خواجہ اجمیری دولہا

دین و دھرم ایمان تمہیں ہو دان کرو بھگوان تمہیں ہو
تم ساچی سرکار خواجہ اجمیری دولہا

خواجہ آمیر کی لیجے کھبریا آن پڑا ہے تمری دہریا
رو رو کرت پکار خواجہ اجمیری دولہا

منقبت خواجہ صاحبؒ

پریم کے بس بھگوان تمہیں ہو
دین و دھرم ایمان تمہیں ہو
خواجہ عثمانؒ کے راج دلارے
ہند دلی سلطان تمہیں ہو
تن من دھن سب تم پر واروں
اس پاپن کی آن تمہیں ہو
کعبہ تمہیں ہو قبلہ تمہیں ہو
جو کچھ ہو اے جان تمہیں ہو
گھر گھر ہیں اجمیری دولہا
چشت نگر کی شان تمہیں ہو
بھچھیا کے کارن آئی بھکارن
دان کرو بھگوان تمہیں ہو

خواجہ آسیر پہ نجر دیا ہو
آن تمہیں ہو مان تمہیں ہو

منقبت خواجہؒ صاحب

خواجہ پیا موہے درس دکھادو چین نہ آوت نینن میں
انگنا بہاروں تن من واروں آن بسو مورے آنگن میں
دین و دھرم ایمان تہیں ہو دان کرو بھگوان تہیں ہو!
تمری دیا کی دھوم مچی ہے خواجہؒ پیا سنساروں میں
خواجہ عثمانؒ کے راج دلارے آن پڑی میں تمرے دوارے
ڈھانپ لو مورے اوگن خواجہ گنؔ ناہیں کوئی پاپن میں
خواجہ پیا تورے در کی بھکارن در کی بھکارن تمری پجارن
پائیو رے بھگوان کا درسن خواجہ پیا تورے درسن میں
خواجہ پیا سئیوں کے سنگی ہو کرپا کر دکرپا کے دھنی ہو
تمری دیا کی سن کے خبریا آن پڑی تورے چرنن میں
یا خواجہ اب یہ سوچت ہے تم نہ سنوں تو کون سنت ہے
تمری دہریا پہ گجری عمریا دھڑکن کلپن تڑپن میں!!!!
خواجہ قطب الدینؒ کا صدقہ بابا فرید الدینؒ کا صدقہ
اب تو امیر کو درس دکھادو مورا جنم تورے درسن میں

...جہ صاحب

...چین نہ آوت نینن میں
...اروں آن بسو مورے آنگن میں
...روا بھگوان تہیں ہو!
...ں ہے خواجہؒ پیا سنساروں میں
...ن پڑی میں تمرے دوارے
...لن خواجہ گن ناہیں کوئی پاپن میں
...ی بھکارن تمری پجارن
...سن خواجہ پیا تورے درسن میں
...کریا کے دھنی ہو
...بریا آن پڑی تورے چرنن میں
...سنوں تو کون سنت ہے
...پیا دھڑکن کلیجن تڑپن میں !!!!
...فریدالدینؒ کا صدقہ
...دکھا دو مورا جنم تورے درسن میں

منقبت خو...

خواجہ پیا موری لیجے کھبریا...
عثمانؒ کا صدقہ پار لگا دو...
اب تو دیا سے...
بیت نہ جا...
در پر پڑوں ک...
کیجے دیا کی...
راہ کٹھن...
خواجہ پیا تُ...
چشت نگر کے راج دلا...
اب تو امیر کو در پہ بلا لو...

منقبت خواجہ صاحبؒ

یا مورے خواجہ آمورے خواجہ خواجن کے مہاراج

اب تو دیا کی کیجو نجریا ڈوبت ہے منجدھار نوریا
عثمان کا صدقہ پار لگادو ہند ولی مہاراج

چشت نگر میں دھوم مچی ہے خواجہ پیا کی شادی رچی ہے
گھر گھر میں اجمیری دولہا راجن کے مہاراج

خواجہ تمہارے در کی بھکارن آن پڑی ہے آپ کے چرن
پیاں پرت ہوں بنتی کرت ولیں کے سرتاج

پنجتن کے وہ نور ہو خواجہ نور سے تم معمور ہو خواجہ
نائب شاہِ بطحیٰ نگر ہو گھر گھر میں تورا راج

ڈھونڈت ڈھونڈت نگری نگری شدھ بدھ بسری ہمری سگری
زہرا کے دلبر حیدرؑ کے جانی بگڑے سنوارو کاج

اچھے بڑے ہیں تمرے کہلائیں ہو کے تمہارے کس در جائیں
دونوں جگت میں تمرا سہارا تمکو ہمری لاج

خواجہ آمیر زار پکارے کب سے کھڑا ہے تمرے دوارے
تم نہ سنو گے تو کون سنے گا عرض گریب نواج

منقبت خواجہ صاحب

خواجہ غریب نواج عرج موری سُن لو

صدقہ خواجہ عثمانؒ ہاروں بخبرِ کرم ہو در پہ پڑا ہوں
ولین کے سرتاج عرج موری سُن لو

تمرے کرم کی آس لگی ہے غم کے بھنور میں نیّا پھنسی ہے
پار لگادو آج عرج موری سن لو

خواجہ میں تورسے نام پہ واری جائے کہاں تورے در کا بھکاری
دو جگ کے مہاراج عرج موری سن لو

تم بن خواجہ کون ہمارا دونوں جگت میں تمرا سہارا
بگڑے سنوارو کاج عرج موری سُن لو

شاہ و گدا سب در پہ کھڑے ہیں کچھ لینے کو آج پڑے ہیں
خالی نہ جائیں آج عرج موری سُن لو

خواجہ میں دم دم یہ ہی پکاروں آپ کو خواجہ آپ سے مانگوں
ہند ولی مہاراج عرج موری سُن لو

تمرا امیر تمری لگن میں آن پڑا ہے تمرے چرن میں
کرپا کرو مہاراج عرج موری سن لو

منقبت خواجہؒ صاحب

پریت تہاری جو من مورا دونوں جگت میں دھوم بھئی
تم مجھ میں مَیں تم میں بالموا بات بنی تو ایسے بنی
درس دکھادو مورے سجنوا ہو جائے مورے من کو رنیجا
پریم نگر کے پریمی داتا پریم نگر میں آن لٹی ! !
تمری ہجارن تمری بھکارن دکھیں آن پڑی تورے دوارن
در پر پڑوں کی لاج تمہیں کو تمرے ہاتھوں میں بک گئی
ال بل جاؤں مورے سنوریا کیجے دیا کی ایک نجریا
باں پکڑے کی لاج تمہیں کو تمرے ہاتھوں میں بک گئی
گجرت ناہیں ہجر کی رتیاں کون سنے مورے من کی بتیاں
کاٹے گجاروں گجرت ناہیں آج ہجر کی رین سکھی
میں بلہار اجمیر دولہا تمرا جگت میں راج ہے خواجہؒ
خواجہ عثمانؓ کے راج دلارے تمرے چرنن آن لگی
جان کلپت ہے من ترپت ہے تم بن خواجہ کون سنت ہے
داس امیر صابری تمرا برہا کی اگنی میں بھسمی ! !

منقبت خواجہ صاحبؒ

کیوں نہ کہوں دم دم مورے خواجہؒ
کھو دو یہ رنج و الم مورے خواجہؒ

صدقہٖ خواجہ عثمانؒ ہارونی
کیجئے نجر کرم مورے خواجہؒ

بگڑی بنا دو بھاگ جگا دو
بیت نہ جائے جنم مورے خواجہؒ

اوگن بے حد گن ناہیں ہمرے
تم کو لاج شرم مورے خواجہؒ

جب سے پڑے ہیں آپ کے دوارن
بھولے ہیں دیر و حرم مورے خواجہؒ

سوجھت نہ کچھ تم بن خواجہؒ
تم ہی تو دین دھرم مورے خواجہؒ

خالی نہ جائت در سے امیرؔ اب
مجھ کو ہے تمری قسم مورے خواجہؒ

منقبت خواجہؒ صاحب

خواجہ تورے دوارے پہ بیتی موری سگری عمریا

آ مورے خواجہؒ میں اگنا بہاروں   تن من دھن سب تم پہ واروں

واروں سب یہ نگریا خواجہ تورے پہ بیتی

راجن کے مہاراج ہو خواجہؒ   ولین کے سرتاج ہو خواجہؒ

بھر دو موری   گگریا خواجہ تورے دوارے پہ بیتی

آ موری خواجہ اجمیری چشتی   ڈوبت ہے منجدھار میں کشتی

لیجو ایک نجریا خواجہ تورے دوارے پہ بیتی

خواجہ عثمانؒ کے راج دلارے   منگتے ہتارے بردے تہارے

آ دَہمری نگریا خواجہ تورے دوارے پہ بیتی

بلے پہ ہوں مَیں بل ناہیں بل میں   تمری دیا ہوں پہنچوں ملیں پل میں

دور ہے تمری اٹریا خواجہ تورے دوارے پہ بیتی

دیکھی جو توری من موہنی صورت   تم بن خواجہ کچھ نا ہیں سوجھت

آن پڑی ہوں دہریا خواجہ تورے دوارے پہ بیتی

کرپا کرو کرپا کے دھنی ہو!   اپنے امیرؔ پہ اب کر دیجو!

اپنے دیا کی نجریا خواجہ تورے دوارے پہ بیتی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی بن دیکھے تہارے میں مر جاؤں گی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی

بنتی کرت ہوں پیاں پرت ہوں تم سے گئی تو کدھر جاؤں گی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی

اوگن بے حد گن نا ہیں کوئی تمری دیا سے سنور جاؤں گی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی

مانوں نہ مانوں مرجی تہاری رسوا جگت میں کر جاؤں گی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی

دکھیں پاپن کس بدھ جیوت تمری دوریا پہ مر جاؤں گی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی

کرپا کرو تو تمرے دوارے مر جاؤں نہ در در جاؤں گی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی

تمری ہوں تمرے در پہ مروں گی اِدھر جاؤں گی نہ اُدھر جاؤں گی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی

مورے پیا مو سے درس دکھاوو مو سے نہیں جو ئیں ڈر جاؤں گی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی

کوئی تو جاوت مسجد مندر آسیر پیا کے نگر جاؤں گی

توری ایک نجریا سے تر جاؤں گی

منقبت خواجہ صاحبؒ (بزبان پوربی بطرز۔ لال میری پت...)

آن پڑے ہیں آپ کے دوارے مورے خواجہ
کیجو نجریا۔ بیتی عمریا۔ اجمیری دولہا

تمرا دوارا ماشاء اللہ — وھن دھن برسے نور تجلّا
گونج پڑی ہے خواجہؒ ہی خواجہؒ — مورے خواجہ۔ کیجو نجریا۔ بیتی عمریا اجمیری دولہا

سیرت نبیؐ کی ہو صورت علیؓ کی ہو — باغ بتول کی خاص کلی ہو!!
عثمانؓ کا صدقہ ہندالولی ہو — مورے خواجہ کیجو نجریا بیتی عمریا۔ اجمیری دولہا

خواجہ قطبؒ الدین کا صدقہ — بابا فریدؒ الدین کا صدقہ
صابر علاؤالدیں کا صدقہ — مورے خواجہ۔ کیجو نجریا بیتی عمریا اجمیری دولہا

ایسے سخی ہو ابن سخی ہو — کرپا کرو کرپا کے دھنی ہو
میری بھی سن لو سب کی سنی ہے — مورے خواجہ۔ کیجو نجریا بیتی عمریا اجمیری دولہا

بھچھیا کے کارن وکھیں پاپن — آن پڑی ہے آپ کے چرنن
آج دیا ہے بھر دیجو دامن — مورے خواجہ کیجو نجریا بیتی عمریا اجمیری دولہا

دین د دھرم ایمان تمہیں ہو — دان کرو بھگوان تمہیں ہو
مان تمہیں ہو تان تمہیں ہو — مورے خواجہ کیجو۔ نجریا بیتی عمریا اجمیری دولہا

امیر غریب تورے دوارے ٹھہرے ہیں — لاکھوں ولی چوکھٹ پہ کھڑے ہیں
وہ بھی ہیں جو پروان چڑھے ہیں — مورے خواجہ کیجو۔ نجریا بیتی عمریا اجمیری دولہا

سلام درشانِ مُبارک جناب حضرت خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی

قدس سرہ العزیز .... دہلی شریف

السلام اے خواجہ قطبُ الدین کاکی بختیار
السلام اے خواجۂ ہندالولیؒ کے جاں نثار

السلام اے زینتِ بزمِ بہارِ چشتیاں
السلام اے جلوۂ نقش و نگارِ چشتیاں

السلام اے دلبرِ خواجہ معینؒ الدین ولی
السلام اے باغِ گلزارِ محمدؐ کی کلی!

السلام اے عاشقِ جلوۂ حُسنِ کبریا
السلام اے کشتگانِ خنجرِ تسلیم را

قطبِ اقطابِ جہاں ہو عرض یہ ہے صبح و شام
پیش کرتا ہے امیرِ صابری لیجے سلام

منقبت بختیار کاکیؒ صاحب

اللہ اللہ آپ کی وہ شان خواجہ قطب الدینؒ
خواجۂ ہندالولی کی جان خواجہ قطب الدینؒ

جس کی ملتی ہی نہیں تمثیل یا کوئی مثال!
طے کیا وہ عشق کا میدان خواجہ قطب الدینؒ

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را کے حسن پر
چڑھ گئے کس شان سے پروان خواجہ قطب الدینؒ

خواجہ عثمانؒ کے دلارے دلبرِ خواجہ معینؒ
چشتیوں کے کعبۂ ایمان خواجہ قطب الدینؒ

صدقۂ بابا فریدالدینؒ کا بھر دیجئے!
میری امیدوں کا یہ دامان خواجہ قطب الدینؒ

ہو گئی بزمِ سماع میں آپ کو وصلِ خدا!
کون سمجھے آپ کا عرفان خواجہ قطب الدینؒ

یہ امیرؔ صابری صابر کا صدقہ مانگتا!!
کیجئے لطف و کرم کا دان خواجہ قطب الدینؒ

شانِ مبارک جناب حضرت بابا فرید الدین گنج شکر مسعودِ زہد الانبیاء
قدس سرہ العزیز ...... پاکپتن شریف

السّلام اے خواجۂ گنج شکرؒ
السّلام اے مظہرِ خیرؐ البشر!

السلام اے جانِ جانانِ علیؓ
السّلام اے باغِ زہراؓ کی کلی

السّلام اے دلبرِ خواجہ معینؒ
السّلام اے حسنِ خواجہ قطب الدینؒ

السّلام اے حسنِ ذاتِ کبریا!
السّلام اے شانِ زہد الانبیاءؐ!

السّلام اے فخرِ جملہ خواجگاں
السلام اے شمعِ بزمِ چشتیاں

السّلام اے منبعِ جود و سخا
السّلام اے دلبرِ مشکلکشاؓ!

سن لو فریادِ امیرِ صابری!
صدقۂ مخدوم صابر کلیریؒ!

منقبت جناب فرید الدین رح

دیدِ خدا ہے بخدا گنج شکرؒ کی دید
رخ مصحف ایمان ہے جلوۂ ہلال عید

کہتے ہیں فرش والے بھی اور عرش والے بھی
اللہ ۔ محمد ۔ چار یار ۔ حاجی قطب فریدؒ

یہ وہ شراب ہے جو مدینے سے آرہی
میخانۂ فرید میں ہے میکشوں کی عید

بس وہی اپنی منزلِ مقصود پا گیا
سر دیکے جس نے سودائے نسبت لیا فریدؒ

بھر دیجئے میرا دامنِ امید یا بابا
آقا تمہارے پاس ہے کونین کی کلید

بابا تمہاری نظرِ کرم پر نثار ہوں
چشم زدن میں کر گئی لاکھوں کو جو شہید

تیری امید صابری وہی نماز
ہو جائے جس نماز میں گنج شکرؒ کی دید

منقبت جناب بابا فریدالدینؒ

اسے دیکھو دیکھنے والو یہ کس منظر کا نقشہ ہے
یہ گنبد گنبدِ خضرہ ہے مکہ ہے مدینہ ہے

فریدالدینؒ کے لطف و کرم کا یہ کرشمہ ہے
اِدھر جنت کا دروازہ اُدھر صابرؒ کا حجرہ ہے

طفیلِ خواجہ عثمانؒ و معین الدینؒ و قطب الدینؒ
بنا ہے پاکپتن عاشقوں کا آج کعبہ ہے

کوئی مخدوم کر ڈالا کوئی محبوب کر ڈالا ! !
میرے گنجِ شکرؒ کے فیض کا عالم چرچا ہے

اے دل حسنِ عقیدت سے ارادہ آج کر سجدہ
اگر مقبول ہو جائے تو بس پھر حج کعبہ ہے

پتے کی بات کہتا ہوں سمجھ لو مانگنے والو
یہ کوچہ ہے محبت کا یہاں نسبت کا سودا ہے

اسیرِ صابری میں کیا کہوں کیا کیا ملا مجھ کو
مجھے جو کچھ ملا ہے سب میرے صابرؒ کا صدقہ ہے

منقبت جناب بابا فرید الدینؒ

میرے بابا فرید الدینؒ کہوں کیا لے کے آیا ہوں
تمہارے در پہ مٹنے کی تمنا لے کے آیا ہوں

تمہیں واسطہ خواجہ قطبؒ کا یا فرید الدینؒ
جو چاہو وہ بنا دو یہ عقیدہ لے کے آیا ہوں

صدائے قم باذنی اب سنا دیجے کرم دیجے
ہزاروں آرزوؤں کا جنازہ لے کے آیا ہوں

کہیں محشر نہ کر ڈالے بپا ہنگامۂ محشر!
جبینِ شوق میں وہ آج سجدہ لیکے آیا ہوں

ذرا روئے منور سے نقابِ ناز سرکا دو!
نچھاور تم پہ کرنے اپنی دنیا لے کے آیا ہوں

سخی ابن سخی ہو بھیک مل جائے فقیروں کو
میری سرکار امیدوں کا کاسہ لے کے آیا ہوں

امیر صابری کا خالی جانا غیر ممکن ہے!
علاؤالدینؒ صابر کا وسیلہ لے کے آیا ہوں

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

میرے بابا کی چوکھٹ سلامت رہے
اُن پہ قربان حُسنِ عقیدت رہے

ہم فقیروں کی سرکار کو لاج ہے
تا قیامت یہ جاری سخاوت رہے

بھیک دو یا نہ دو یہ خوشی آپ کی
بات اتنی ہے منگتوں کی عزت رہے

مستیوں میں رہے ڈوبی ہستی میری
کیف میں ڈوبا جذبۂ نسبت رہے

جس کی چوکھٹ پہ قربان ہیں دو جہاں
وہ سلامت تیرا بابِ جنت رہے

ورد میں رہے نام لب پہ رہے
بس یہ دولت تمہاری بدولت رہے

یہ امیرؔ آج چوکھٹ پہ دیتا صدا
دل کی دل میں تڑپتی نہ حسرت رہے

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

میرے بابا تیری چوکھٹ تیرے دربار کی خیر
لاج رہ جائے گنہگار کی سرکار کی خیر

مانگنے والوں کی اک بھیڑ لگی ہے در پہ
جھولیاں بھر دو فقیروں کی ہو دربار کی خیر

آج بھر بھر کے پلا چشت نگر کے دولہا
اپنے میخانے کی پیمانے کی میخوار کی خیر

واسطہ خواجہ معینؒ خواجہ قطبؒ کا بابا
ہو مجھے آج عطا دولتِ دیدار کی خیر

صدقۂ حضرتِ مخدوم علی احمدؒ کا ! ! !
کھول دو بابِ کرم نظرِ کرم بار کی خیر !

عاشقوں کے لئے ہے خلدِ بریں پاکپتن
تیری بستی تیرے کوچے درو دیوار کی خیر

اب کسی در کا نہ محتاج رہا ہے یہ امیرؔ
میرے سجدوں کا وظیفہ ہے دریار کی خیر

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

ہے بابِ کرم آستانِ فریدؒ
شہنشاہ بنے خادمانِ فریدؒ

ہتھیلی پہ سر ہے کفن دوش پر
چلے آ رہے عاشقانِ فریدؒ

جو کچھ کہہ دیا بس وہی ہو گیا
زبانِ خدا ہے زبانِ فریدؒ

جو محبوبِ الٰہی ہے دل آپ کا
تو مخدومؒ صابر ہیں جانِ فریدؒ

جو مانگو وہی مل رہا دیر کیا
خدا اس قدر مہربانِ فریدؒ

وہی تو ہیں طالبِ مولا ہوئے
قسم حق کی جو طالبانِ فریدؒ

امیرِ حزیں ہے یہ ہی آرزو
میرا سر ہو اور آستانِ فریدؒ

منقبت حضرت بابا فرید الدین رحؒ

آج وصلِ فریدؒ کا دن ہے !
بادہ نوشوں کی عید کا دن ہے

ہے یہ خواجۂ قطب کا لطف و کرم
جشنِ جنت کی دید کا دن ہے

آج صدقہ ا حضرتِ صابر رحؒ
پوری ہو گی امید کا دن ہے

طالبِ دید ہوش میں رہنا
آج مولا کی دید کا دن ہے

مانگ لو جو بھی مانگنا ہو تمہیں
آج بختِ سعید کا دن ہے

بے حجابانہ عاشقو کر لو !!
دیدِ ربِ مجید کا دن ہے

اے امیر آج حجِ اکبر ہے
فردِ عالم کی دید کا دن ہے

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

میرے بابا فریدؒ میرے مولا فریدؒ
میرے آقا فریدؒ میرے خواجہ فریدؒ

تم کو کعبہ مبارک ہو اے زاہدا
میرا قبلہ فریدؒ میرا کعبہ فریدؒ

صدقہ مخدومؒ صابرؒ کا بھر دیجئے!
میرا خالی ہے اب تک یہ کاسہ فریدؒ

بادشاہی ہے اس کے قدم چومتی
جو ہوا آپ کے در کا منگتا فرید

خواجۂ خواجگان براتی ہوئے
اللہ اللہ بنا آج دولہا فریدؒ

یہ ہے خواجہؒ قطب کی نگاہ کا کرم
بن گیا زہدؒ الانبیا یا فریدؒ

اس امیرِ حزیں کی یہی ہے طلب
آج دے دیجئے صابرؒ کا صدقہ فریدؒ

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

میخانۂ فرید کا آنگن تو دیکھئے
بادہ کشوں کی مستی کا جوبن تو دیکھئے

باب حریم ناز پر آنکھیں لگی ہوئیں
اٹھنے کو ہے یہ پردہ اچلمن تو دیکھئے

صدقہ علاؤ الدینؒ کا نظر کرم ادھر
خالی ہے اک غریب کا دامن تو دیکھئے

ہر آنکھ بن گئی ترے جلووں کی جلوہ گاہ
ہر دل ہے بن گیا ترا مسکن تو دیکھئے

اے بادشاہ حسن تو پردے میں ہے مگر
ہوتے ہیں چاک لاکھوں ہی دامن تو دیکھئے

اہل نظر یہ کہتے ہیں دید فریدؒ میں
ہوتا ہے میرے مولا کا درشن تو دیکھئے

دیتا امیرؔ صابری صابرؒ کا واسطہ
بیتاب دل کی میرے یہ دھڑکن تو دیکھئے

منقبت حضرت بابا فرید الدین ؒ

امیدگاہِ دو عالم ہے آستانِ فریدؒ
گدانواز ہیں ادنیٰ سے خادمانِ فریدؒ

کوئی تو دیر و حرم میں بھٹکتا پھرتا ہے
زہے نصیب مِلا مجھ کو آستانِ فریدؒ

نگاہ اہلِ تصوف کا فیصلہ ٹھہرا !
وہی ہے طالب مولا جو طالبانِ فرید

میرے فریدؒ کی نسبت کا یہ کرم دیکھو
نظامؒ دل ہے تو صابرؒ پیا ہیں جانِ فریدؒ

نگاہِ خواجہؒ و قطبؒ کا یہ سب تصرف ہے
جدھر بھی دیکھو ادھر جلوہ گہہ ہے شانِ فریدؒ

خمار اترے گا ان کا نہ روزِ محشر تک
پیا جنہوں نے مئے جامِ ارغوانِ فریدؒ

امیر صابری ایمان کی اگر پوچھو !
میرے ایمان کا کعبہ ہے آستانِ فریدؒ

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

بلا لیا مجھے در پر کرم کا کیا کہنا
بنایا بگڑا مقدر کرم کا کیا کہنا

لٹائے جاتا ہے چشتی خزانے کی دولت
قطبؒ کا لاڈلا گنج شکرؒ کا کیا کہنا

نگاہ ڈالی تو دنیا وہیں بدل ڈالی
مرے فریدؒ کی نظرِ اثر کا کیا کہنا

محبوبؒ ہو گیا مخدومؒ ہو گیا کوئی
مثال ہی نہیں ایسی نظر کا کیا کہنا

جبینِ شوق کے سجدے ہیں کیف میں ڈوبے
قسم خدا کی ہے اس سنگِ در کا کیا کہنا

فریدی نام کے نغمے ہیں گونجتے ہر سو
جناب خواجہ قطبؒ کی نظر کا کیا کہنا

امیرؔ صابری اُس در پہ جھک گیا ہے تو
جھکا ہے کعبہ جہاں ایسے در کا کیا کہنا

منقبت حضرت بابا فرید الدین رح

مریض در پہ وہ حاضر ہے آج گنج شکر رح
تمہاری دید ہے جس کا علاج گنج شکر رح

علاؤ الدین کا صدقہ قطب رح کے واسطے سے
بنا دو آج غریبوں کے کاج گنج شکر رح

بُرا ہوں یا میں بھلا ہوں تمہارا ہوں خواجہ
تمہارے ہاتھ ہے منگتوں کی لاج گنج شکر رح

وہ رنگ لائی ہے خواجہ قطب رح کی نظرِ کرم
کہ بادشاہ بھی ہیں محتاج آج گنج شکر رح

تمام مانگنے والوں کی جھولیاں بھر دو
تمہارے سر پہ سخاوت کا تاج گنج شکر رح

تمہارا در درِ مشکلکشا ہے بابا بابا!
تمہارا کون و مکاں میں ہے راج گنج شکر رح

امیر صابری نہ آج خالی جائے گا
یہ کہہ دیا میرے صابر رح نے آج گنج شکر رح

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

تمہارا در درِ خیرالانام گنجِ شکرؒ !!
تمہارا فیض ہے وہ فیض عام گنجِ شکرؒ

کلام کس کو اس میں کلام گنجِ شکرؒ
سمجھ سے دور تمہارا مقامِ گنجِ شکرؒ

تا حشر ڈوبا رہے کیف میں یہ دیوانہ
پلا دو ایسا نگاہوں سے جام گنجِ شکرؒ

تمہاری ایک نگاہِ کرم نے یا خواجہؒ
بنا دیئے ہیں غریبوں کے کام گنج شکرؒ

دیوانے چوم کر بابِ بہشت کی چوکھٹ
گزرتے جاتے ہیں لے لے نام گنجِ شکرؒ

ہمیں قسم ہے تمہاری نہ خالی جائیں گے
پکارتے ہیں یہ منگتے تمام گنج شکرؒ

امیرِ صابری چوکھٹ پہ آج حاضر ہے
قبول کیجئے اس کا سلام گنجِ شکرؒ

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

خواجۂ گنج شکرؒ اب در پہ منگتے آ گئے !!
لے کے ہاتھوں میں یہ امیدوں کے کاسے آ گئے

جب جبینِ شوق نے چومی ہے چوکھٹ آپ کی
عشق کے کرنے ہمیں سرکار سجدے آ گئے

جوش پر آیا ہوا ہے یہ فریدؒ کی میکدے
پینے والے جھومتے مستی میں ڈوبے آ گئے

بھر دو دامانِ طلب صدقہ علاؤ الدین
مانگنے والے تیری چوکھٹ پہ صدقے آ گئے

آپ کی نسبت کو لے کر آپ کے دیوانے جب
آپ کے کوچے میں آئے ہیں تو کعبے آ گئے

عشق کے بندوں سے یہ طعنہ زنی اچھی نہیں
زاہدا کر ہوش کیوں آنکھوں پہ پردے آ گئے

اے امیرِ صابری اس کا ہے یہ حجِ اکبری
میکدۂ چشت کے جس کو کرنے آ گئے

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

یہ منگتا آپ کی چوکھٹ پہ باباؒ مانگنے آیا
تمہیں سے مانگنے تم سے یہ منگتا مانگنے آیا

تیری سرکار میں باباؒ تیرے دربار میں باباؒ
ہے خالی مدتوں سے میرا کاسہ مانگنے آیا

علاؤ الدینؒ نظام الدینؒ کی خیرات مل جائے
بھکاری دُور سے ہے ان کا صدقہ مانگنے آیا

خدا بھی ہو گیا اُس کا خدائی بھی ہوئی اس کی
میرے گنج شکرؒ کا جو وسیلہ مانگنے آیا!

درِ گنج شکرؒ جود و سخا کا خاص میں ہے
کوئی دنیا مانگنے آیا کوئی عقبیٰ مانگنے آیا

اے دولہا پاکپتن کے کرم مخدومؒ کا صدقہ
بھکاری بھیک کا ہوں در پہ ٹکڑا مانگنے آیا

کوئی کچھ مانگنے آیا کوئی کچھ مانگنے آیا
اسیرِ صابری صابر کا صدقہ مانگنے آیا

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

کرم کیجے خواجہ قطبؒ کے دلارے کرم کے دھنی خواجہ گنج شکرؒ ہو
فقیروں کا دامن نہ رہ جائے خالی کرم کی نظر ہو کرم کی نظر ہو

تمہیں واسطہ دوں میں مولا علیؑ کا تمہیں واسطہ شانِ غوثِ علیؒ کا
اور خواجہ قطبؒ خواجہ ہندالولی کا نگاہِ کرم میرے بابا ادھر ہو

میں قربان حُسنِ عقیدت یہی ہے جو لائی یہاں میری نسبت یہی ہے
قسم حق کی میری عبادت یہی ہے میرا سر ہو اور میرے بابا کا در ہو

تمہارے ہی فیضِ قدم کا ہے صدقہ بنا پاکپتن ہے مستوں کا کعبہ
یہ دراصل ہے عشق والوں کا کوچہ یہاں عقل والوں کا کیسے گزر ہو

بہت پُر خطا ہوں بہت رُوسیاہ ہوں کہاں جاؤں سرکار کا ہو چکا ہوں
یہی سوچتا ہوں یہی سوچتا ہوں کہ منگتا تمہارا ہو پھر دربدر ہو!

جبینِ عقیدت جھکی جا رہی ہے میری بات بگڑی بنی جا رہی ہے
نگاہِ کرم یوں اٹھی جا رہی ہے نظر جس پہ ڈالیں وہ اہلِ نظر ہو

امیرِ حزیں مانگے صابرؒ کا صدقہ میری آرزوؤں کا بھر دیجے کاسہ
میری سن لو گنج شکر میرے بابا یہ منگتا بھی سرکار زیرِ نظر ہو!

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

اے میرے ماوا و ملجا قطبؒ کے لال فریدؒ
ہو زبدۃ الانبیا خواجہ قطبؒ کے لال فریدؒ

جبینِ شوق کے سجدوں کو ناز ہے جس پر!
تمہارا در میرا کعبہ قطبؒ کے لال فریدؒ

سوا تمہارے نہ کوئی میرا زمانے میں!
اک آسرا ہے تمہارا قطبؒ کے لال فریدؒ

وہ تخت و تاج کو لاتا نہیں ہے نظروں میں
تمہارے در کا جو منگتا قطبؒ کے لال فریدؒ

کسی کو کر دیا صابرؒ کوئی بنا محبوبؒ!
کرم یہ دیکھا انوکھا قطبؒ کے لال فریدؒ

قسم خدا کی ہے دید کا دعویٰ لے
تمہاری دید کا دعویٰ لے قطبؒ کے لال فریدؒ

امیرؔ صابری در پہ ہے مانگنے آیا
علاؤ الدینؒ کا صدقہ قطبؒ کے لال فریدؒ

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

خواجہ قطبؒ کے لال ہو چشت نگر کے تاجدار

فیضِ قدم سے آپ کے پاکپتن میں ہے بہار

خواجہ معینؒ بھی آ گئے ہیں خواجہ قطبؒ بھی آ گئے ہیں

آئے ہوئے ہیں یا فریدؒ اللہ ۔ محمدؐ ۔ چار یار

صدقہ علاؤ الدینؒ کا صدقہ نظام الدینؒ کا !!

سن لو فقیر کی صدا سن لو غریب کی پکار

آئے ہیں منگتے دور سے مانگنے کچھ حضور سے

منگتوں کی لاج ہے تمہیں ہے یہ ہی عرض بار بار

چوکھٹ پہ آ پڑے ہیں آج در پہ پڑوں کی تم کو لاج

دامن کشادہ ہیں کھڑے نظرِ کرم ہو ایک بار

کیجے کرم کی ایک نگاہ چشت نگر کے بادشاہ

تیرے کرم کا کیا حساب تیری عطا کا کیا شمار

آقا امیرِ صابری بندۂ صابرؒ کلیری

خالی نہ در سے جائے آج در پہ کھڑا ہے اشکبارؔ

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

اے دل مرادِ دل کہاں پانے کی دیر ہے
بابا کے در پہ ہاتھ اٹھانے کی دیر ہے

فیضِ قطبؒ کے فیض کا یہ فیض ہے جاری
دستِ طلب اٹھائے اٹھانے کی دیر ہے

بابا بھی سامنے ہیں اور صابرؒ بھی سامنے
سب کچھ ملے گا عرض سنانے کی دیر ہے

کعبہ بھی کعبے والا بھی دونوں ہیں سامنے
اب تو سرِ نیاز جھکانے کی دیر ہے !

بادہ کشو نہ پیجئے پلانے کی دیر ہے
میخانۂ فرید میں آنے کی دیر ہے !

مل جائے گا خدا بھی خدا کی خدائی بھی
گنج شکرؒ کو اپنا بنانے کی دیر ہے !!

پایا امیرؔ صابری فیضانِ صابریؒ
بحرِ کرم کو جوش میں آنے کی دیر ہے

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

بزبان پوربی

خواجہ قطب کے لال خواجہ گنج یہ تمری پجارن آپہنچی
علیؓ احمد کا صدقہ دو صدقہ سرکار بھکارن آپہنچی

جو بپتی سناؤں آج تمہیں میرے بھاگ سہاگ کی لاج تمہیں
تم چشت نگر کے دولہا ہو یہ صابری دلہن آپہنچی

خواجہ تورے دوارے بیٹھی ہوں دامن کو پسارے بیٹھی ہوں
اب خالی جاؤں دھرم نہیں جب آپکے چرنن آپہنچی

برسوں سے لگی ہے تمری لگن سن خواجہ قطب کے من موہن
لینے کو تہارے درشن میں بھگوان کا درشن آپہنچی

پہنی کفنی گلے یہ بھبوت ملی بن ٹھن کے میں چشت نگر سے چلی
بابا گنج شکر یا گنج شکر کہتی ہوئی جوگن آپہنچی ! ! !

تورے پاکپتن کی راہ کٹھن توری دھن میں چلی آئی دکھیں
یہ تمری دیا نے ساتھ دیو جو تمرے دوارن آپہنچی

تم ایسے سمی کر ابن سخی اب کرپا کرو کرپا کے دھنی
اس امیر کی بپتا سن لیجے یہ دکھین پاپن آپہنچی

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

عطا و بخشش کے بادشاہ ہو فقیر در پر پڑے ہوئے ہیں
جھکا کے سر کو پسارے دامن ولی ہزاروں کھڑے ہوئے ہیں
ہو ایک نظر کرم کا چھینٹا تڑپ رہی ہے تمام دنیا
تمہیں ہو فرد فریدؒ بابا تمہارے در پر جھکے ہوئے ہیں
پلائی ایسی شراب وحدت پکار اٹھے ہیں اہل نسبت
نہ در سے اٹھیں گے تا قیامت ازل سے ڈیرے لگے ہوئے ہیں
برا بھلا ہوں میں ہوں تمہارا تمہاری چوکھٹ کا ہے سہارا
کرم ہوں بحر کرم خدارا تمہارے دامن لگے ہوئے ہیں
اے خواجہ گنج شکر میں قربان تمہیں ہو دین اور تمہیں ہو ایماں
پکڑ لیا ہے تمہارا دامن تمہارے ہاتھوں بکے ہوئے ہیں
تمہیں ہو آقا تمہیں ہو والی تمہارے در کے ہیں سب سوالی
نہ کوئی چوکھٹ سے جائے خالی خزانے بابا بھرے ہوئے ہیں
نہ دید کا تو تقاضہ کرنا نہیں ہے آساں نظارہ کرنا
امیر قابو میں دل کو رکھنا نقاب ان کے اٹھے ہوئے ہیں

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

آنکھوں میں ایسی بس گئی صورت فریدؒ کی
دل مانگتا ہے اور بھی قربت فریدؒ کی !

کیوں کر نہ مجھ کو خوبیٔ قسمت پہ ناز ہو
تقدیر کو بدل گئی نسبت فریدؒ کی

رضواں کی کیا مجال ہے جو ہم کو روک لے
جب ہے خدا فریدؒ کا جنت فریدؒ کی !

انساں کیا فرشتے بھی پڑھتے ہیں یا فریدؒ
گویا ہے عرش پر حکومت فریدؒ کی !

گنج شکر کے فیض سے بھر لیجیے جھولیاں
فضلِ خدا ہے نظرِ عنایت فریدؒ کی !

محبوبیت سے دل کو لبھایا نظامؒ نے
صابرؒ پیا نے لوٹ لی دولت فریدؒ کی

اب تو امیرِ صابری کوئی کمی نہیں ! !
جو چشت کی دولت ہے وہ دولت فریدؒ کی

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

چمکا جہاں میں ہے رُخِ روشن فریدؒ کا
جلوہ خدا کا جلوہء انگن فریدؒ کا!!

فیضِ قطبؒ کے فیض سے یہ فیضِ عام ہے
جنت بنا ہوا ہے یہ مسکن فریدؒ کا

لاکھوں نگاہیں آپ کے در پہ لگی ہوئیں!
اٹھتا ہے کب یہ پردہء چلمن فریدؒ کا

بادہ کشوں کی عید ہے گھر میں فریدؒ کی
مستوں نے آج لوٹا ہے جوبن فریدؒ کا

جس جس کو دیکھتا ہوں وہ ڈوبا ہے کیف میں
مستی لٹائے میکدہ دامن فریدؒ کا!

ابدال و قطب لاکھوں ولی محوِ رقص ہیں
ڈوبا ہوا ہے نور میں آنگن فریدؒ کا

تم کو امیر صابری کیا اور چاہیئے!!
کسئے ہوئے ہو تھام لو دامن فریدؒ کا

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

ہے جنت میری جلوہ گاہِ فریدؒ
ہے کعبہ میرا بارگاہِ فریدؒ!

بھکاری پجاری ہوں سرکار کا
نگاہِ کرم اے نگاہِ فریدؒ

فقیروں کا دامن نہ خالی رہے
تمہیں لاج ہے بارگاہ فریدؒ

نہیں تاجِ شاہی کی پرواہ مجھے
میرے سر پہ ہے گردِ راہِ فریدؒ

سرِ بزم آئے وہ اس شان سے
بنے لاکھوں دل فرشِ راہ فریدؒ

جہاں گم ہوئے ہوش و عقل و خرد
قسم حق کی ہے جلوہ گاہِ فریدؒ

عبادت ریاضت یہی ہے آمیرؔ
میرا سر ہو اور خوابگاہِ فریدؒ

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

میرا سر ہے در گنج شکر ہے !
جو ہونا ہے وہ سب پیش نظر ہے
مقدر سے رسائی ہوگئی ہے !
جبیں ہے اور میرے بابا کا در ہے
بڑا اٹھے گا اٹھ لے کے لاکھ محشر
کسی دیوانے کا چوکھٹ پہ سر ہے
ہیں دامانِ طلب پھیلائے بیٹھے
فقیروں کی لگی در پر نظر ہے
مچی ہے دھوم مستوں میں ہے ہر سو
وہ دیکھو کھل گیا جنت کا در ہے
کہیں پر خواجہ عثماںؒ خواجہ سنجر
کہیں خواجہ قطب بھی جلوہ گر ہے
امیر صابری کی آج سن لو ! !
کھڑا چوکھٹ پہ ہے اور چشم تر ہے

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

درِ فریدؒ پہ جو سر جھکائے جاتے ہیں
جبینِ شوق کے سجدے لٹائے جاتے ہیں

یہ در وہ در ہے کہ جس در پہ نامرادوں کے
قسم ہے بگڑے مقدر بنائے جاتے ہیں

سنبھل کے بیٹھنا گنجِ شکرؒ کے دیوانوں
حریمِ ناز کے پردے اٹھائے جاتے ہیں

حرم کدہ نہیں یہ میکدہ فریدیؒ ہے
یہاں پہ آنکھوں سے ساغر پلائے جاتے ہیں

کہیں پہ پھولوں کی چڑھتی ہیں ڈالیاں دیکھیں
یہاں پہ عاشقوں کے دل چڑھائے جاتے ہیں

کرم کی بات ہے عقل و خرد کی بات نہیں
مقامِ ضبط ہے نہ لب ہلائے جاتے ہیں

امیر صابری ہوں تو گنہگار مگر!
کرم ہے ان کا گلے سے لگائے جاتے ہیں

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

یہ چوکھٹ فردِ عالم کی وہ گنجینۂ رحمت ہے
مدینے میں جو ملتی ہے یہ دولت وہی دولت ہے

مقدر سے رسائی ہو گئی ہے ایسی چوکھٹ پر
کہ جس چوکھٹ پہ جھکنا بس عبادت ہی عبادت ہے

ادھر دیوانے کا سر ہے ادھر سرکار کا در ہے
جبینِ شوق کے سجدوں کی جاگی آج قسمت ہے

نہ ہوں طالب میں جنت کا نہ جنت کی فضاؤں کا
تمہارا پاکپتن عاشقوں کی پاک جنت ہے!

گزرنا قدسیوں کا جس جگہ پر غیر ممکن ہے
وہاں چشم زدن میں لے گئی مستوں کی نسبت ہے

میرا دیوانہ پن مجھ کو میری منزل پہ لے آیا!
حقیقت ہے قسم حق کی یہ نسبت بھی کرامت ہے

امیرؔ صابری یہ صاحب عرفاں کہتے ہیں
جسے دیوانگی سمجھو محبت کی نبوت ہے

منقبت حضرت بابا فرید الدین

میری فریاد سن لیجے خدارا یا فرید الدینؒ
نہیں کوئی میرا تم بن سہارا یا فرید الدینؒ

اسے تو دولتِ عرفاں سے مالا مال کر ڈالا
درِ اقدس پہ جس نے آپکارا یا فرید الدینؒ

نہ جائیں گے نہ جائیں گے یہیں ہوگا یہیں ہوگا
تمہارے در کے منگتوں کا گزارا یا فرید الدینؒ

ہوئیں ہیں حسرتیں بیتاب اور ارماں تڑپتے ہیں
دکھا دو اپنے جلووں کا نظارہ یا فرید الدینؒ

یہ دریا بہہ رہا ہے خواجہ قطبؒ الدین کا صدقہ
نہیں ہے فیض کا جس کے کنارہ یا فرید الدینؒ

تمہارے در سے خالی جاؤں گا تو جان دے دونگا
سوا اس کے نہیں اور کوئی چارا یا فرید الدینؒ

امیرؔ صابری صابرؒ کا صدقہ مانگنے آیا
بڑی امید سے حامی پسارا یا فرید الدینؒ

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

لطف و کرم کی ہو نظر یا خواجۂ گنجِ شکرؒ
کب تک پھریں ہم در بدر یا خواجۂ گنجِ شکرؒ

جاؤں تو میں جاؤں کہاں یا خواجۂ گنجِ شکرؒ
قدموں کو میں اب چھوڑ کر یا خواجۂ گنجِ شکرؒ

اے چشمۂ فیضِ رساں اے منبعِ جود و سخا
اب دامنِ امید بھر یا خواجۂ گنجِ شکرؒ

خواجہ قطب کے فیض سے آیا پٹن میں ہوئے
کس شان سے تم جلوہ گر یا خواجۂ گنجِ شکرؒ

مجھ کو قسم ہے آپ کی حاجت نہ تخت و تاج کی
دیکھوں تمہاری راہ گزر یا خواجۂ گنجِ شکرؒ

فیضِ قدم سے آپ کے دیکھا تمہارے کوچے میں
ہے کھل گیا جنت کا در یا خواجۂ گنجِ شکرؒ

در پہ کھڑا ہے دیر سے آقا امیرؔ صابری
کیجے عنایت کی نظر یا خواجۂ گنجِ شکرؒ

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

نہ کوئی آرزو نہ کچھ طلب رہی ہے مجھے
درِ فریدؒ کا منگتا ہوں کیا کمی ہے مجھے

جبینِ شوق کے سجدوں کو ناز ہے جس پر
زہے نصیب وہ چوکھٹ تیری ملی ہے مجھے

وہ آ رہے ہیں وہ آئے ابھی ابھی آئے
انہیں کی یاد نے آکر خبر یہ دی ہے مجھے

تمہارا خیال رہے اور تمہاری یاد رہے
یہی ہے بندگی جو راس آ گئی ہے مجھے

نہ مرنا آتا ہے مجھ کو نہ جینا آتا ہے !!
نگاہِ باباؒ نے بخشی وہ زندگی ہے مجھے !!

کسی کی یاد نے ہے یاد تجھ کو فرمایا !!
صبا یہ چلتی ہوئی بات کہہ گئی ہے مجھے

امیر صابری دنیا بدل گئی اپنی !!!!
کہ جب سے صابری نسبت عطا ہوئی ہے مجھے

منقبت حضرت بابا فریدالدینؒ

باباؒ فریدالدینؒ کا مسکن بہار پر ہے آج
دونوں جہاں ہیں رقص میں جوبن بہار پر ہے آج

چشتی نظامی و صابری نقشبندی و قادری
خواجہ قطبؒ کے فیض سے گلشن بہار پر ہے آج

مستوں کی آج عید ہے بٹتی سے فریدؒ ہے
میخانۂ فریدؒ کا آنگن بہار پر ہے آج

پاکپتن کا ذکر کیا دیکھا جدھر نظر اٹھا
نغموں سے یا فریدؒ کے بن بن بہار پر ہے آج

گنجِ شکرؒ کے صدقے سے جاری ہیں چشمے فیض کے
ہر اک فقیر کا ہوا دامن بہار پر ہے آج

حُسنِ فریدؒ کا جمال چھن چھن کے آ رہا ہے یوں
ان کے نقابِ حُسن کی چلمن بہار پر ہے آج

سب کائنات زندگی نظرِ فرید ہو گئی
نسبت میری کا اے امیرؔ جوبن بہار پر ہے آج

منقبت حضرت بابا فرید الدینؒ

بطرز :۔ لال موری پت رکھیو.....

پاکپتن کے بابا فریدؒ فردِ عالم ۔ آئے سوالی جائیں نہ خالی ۔ بھر دیجے دامن ۔
خواجہ عثمانؒ کے راج دلارے ۔ خواجہ معینؒ کو جاں سے پیارے
خواجہ قطبؒ کی آنکھ کے تارے فردِ عالم
آئے سوالی جائیں نہ خالی ۔ بھر دیجے دامن پاکپتن کے...

خواجہ جمال الدینؒ کا صدقہ خواجہ نظام الدینؒ کا صدقہ
صابرِ علاؤ الدینؒ کا صدقہ فردِ عالم آئے سوالی جائیں نہ خالی بھر دیجے دامن
پاکپتن کے بابا فریدؒ فردِ عالم " " "

آپ کا دربار اللہ اللہ باب جنت ماشاء اللہ
صابری حجرہ سبحان اللہ ۔ فردِ عالم
آئے سوالی جائیں نہ خالی ۔ بھر دیجے دامن
پاکپتن کے بابا فریدؒ فردِ عالم آئے سوالی جائیں نہ خالی

پاکپتن کے مست ہوائیں ۔ کیف میں ڈوبی ہوئیں فضائیں
یا فریدؒ کی گونجیں صدائیں فردِ عالم
آئے سوالی جائیں نہ خالی بھر دیجے دامن

پاکپتن کے بابا فریدؒ فردِ عالم ۔ آئے سوالی جائیں نہ خالی ۔ ...

منگتوں کا در پر میلہ لگا ہے   سر کو جھکائے شاہ و گدا ہے

ہاتھ میں کاسہ لب پہ صدا ہے   فردِ عالم

آئے سوالی جائیں نہ خالی بھر دیجے دامن

پاکپتن کے بابا فریدؒ فردِ عالم   آئے سوالی جائیں نہ خالی ....

چشتی نظامی صابری آئے   نقشبندی و قادری آئے

آپ کی دینے حاضری آئے   فردِ عالم

آئے سوالی ۔ جائیں نہ خالی بھر دیجے دامن

پاکپتن کے بابا فریدؒ فردِ عالم   آئے سوالی جائیں نہ خالی ....

چشت نگر کے بادشاہ ہو   خلقِ خدا کی امید گاہ ہو

اپنے اسیر پہ ایک نگاہ ہو   فردِ عالم

آئے سوالی جائیں نہ خالی بھر دیجے دامن

پاکپتن کے بابا فریدؒ فردِ عالم   آئے سوالی جائیں نہ خالی ....

بادشاہِ دو جہاں حضرت مخدوم علی احمد علاؤ الدین صابر قدس سرہٗ العزیز

کلیر شریف ... سہارنپور

السلام مخدوم علاؤ الدینؒ صابرؒ السلام
السلام اے نورِ چشم ابنِ حیدرؓ السلام
السلام مخدوم علیؒ احمدؒ علاؤ الدین ولی
السلام اے سیرتِ حُسن نبیؐ شکلِ علیؓ
السلام اے واقفِ اسرارِ حق ربِ مجید
السلام اے دلبرِ گنج شکر بابا فریدؒ
السلام اے نورِ حق شمعِ بزم چشتیاں
السلام اے راحتِ جانِ سکونِ خواجگاں
السلام اے جلوۂ شانِ ولایت حیدریؓ
السلام اے بندہ پرور بادشاہِ کلیری
السلام اے زینتِ کون و مکاں حُسن قبول
السلام اے یادگارِ گلشنِ زہراؓ کے پھول
لو امیر صابری کا لو میرے آقا سلام
آپ کے بندوں کا بندہ آپ کے در کا غلام

منقبت جنابِ مخدومِ پاکؒ

یا علی احمدؒ علاء الدین صابر کلیری
نورِ چشمِ مصطفےٰ چشم چراغِ حیدریؓ

اے وزیرِ بادشاہِ ہند شاہِ دو جہاں
کار مختارِ معین الدینؒ خواجہ سنجری

بلبلِ گلزارِ قطب الدینؒ کاکی بختیار
دلبرِ بابا فرید الدینؒ گنجِ شکری

گوہرِ بحرِ رسالت نیّرِ برجِ ولا
بادشاہِ بادشاہاں مُلکِ عرفاں اختری

آپ کی مجھ کو قسم کیوں نہ کہوں میں دمبدم
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزِ دیگری

آپ کے بندوں کا بندہ ہوں میں اے بندہ نواز
کیجئے بندہ نوازی کیجئے بندہ پروری

اس اسیرِ صابری کی آپ کے ہاتھوں میں
لاج رکھنا نام کی سرکار صابر کلیریؒ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

حسنِ ذاتِ کبریا کا آئینہ کلیر میں ہے
مصطفےٰ طیبہ میں عکسِ مصطفےٰ کلیر میں ہے

لاڈلا خواجہ معینؒ کا اور قطب الدینؒ کا
دلبرِ سرکارِ زہد الانبیاؒ کلیر میں ہے

جانِ جانانِ پیغمبر فاطمہؓ کا نورِ عین
خواجگانِ چشت کا دولہا بنا کلیر میں ہے

جھولیاں بھر لو فقیرو گوہرِ مقصود سے
منبعِ جود و سخا بحرِ عطا کلیر میں ہے!

عاشقوں سجدہ نمازِ عشق کا ہوگا وہاں
قبلہ و کعبہ امام الاولیا کلیر میں ہے!

خشک زاہد کیا خبر تجھ کو مقامِ عشق کی
عاشقوں کے عشق کا کعبہ بنا کلیر میں ہے

پاس ہے مجھ کو شریعت کا امیرِ صابری
ورنہ کہدوں صاف کہ میرا خدا کلیر میں ہے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

حضرت مخدومؒ صابر جلوۂ شانِ رسولؐ
مظہرِ ذاتِ خدا عنوانِ قرآنِ رسولؐ

غوث الاعظمؒ کے دلارے لاڈلے حسنینؓ کے
فاطمہؓ کے لال ہو جانِ علیؓ جانِ رسولؐ

خواجگانِ چشت کا گنجِ شکرؒ سے مل گیا
کل خزانوں کا خزانہ یعنی عرفانِ رسولؐ

یا معین الدینؒ و قطب الدینؒ گنج شکر صابرؒ پیا
ان کا دامن تھام لو ان پہ ہے دامانِ رسولؐ

کیا کوئی سمجھے مقامِ حضرتِ مخدوم پاکؒ !!
روز ہوتے ہیں مدینے میں وہ مہمانِ رسولؐ

کربلا بغداد میں اجمیر میں کلیر میں دیکھ !!
ہے قسم حق کی پھلا پھولا گلستانِ رسولؐ

دیکھنے والوں نے دیکھا ہے امیرِ صابری
صابری فیضان میں پنہاں ہے فیضانِ رسولؐ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

علیؓ دروازہ احمدؐ کا درِ احمد ہے اللہؐ
علیؓ احمدؐ ہے اللہ علیؓ احمدؐ ہے اللہؐ

جو ہیں اہلِ نظر وہ دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں
درِ صابرؒ کا نقشہ عین نقشہ ہے بیت اللہ

جسے آیا نظر ہے بے حجابانہ وہ بول اٹھا
علاؤ الدین کا جلوہ ہے جلوہ اللہ اللہ

گدا ان کے جو آتے ہیں شہنشاہ بن کے جاتے ہیں
سخی ابنِ سخی ہے میرا صابرؒ ماشاء اللہ

خزانے گنج شکری بٹ رہے ہیں دیکھو کلیر میں
درِ صابر تو ہے لا تقنطو من رحمۃ اللہ

نہ اتری ہے نہ اترے گی کبھی صابر کی مستی ہے
نظر سے ہم نے پی ہے یہ شرابِ صبغۃ اللہ

امیر صابری صابرؒ نے ایسی مے پلائی ہے
جہاں پہنچا وہاں دیکھا مقامِ قل ہو اللہ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

عجیب دربار شاہانہ میرے مخدوم صابرؒ کا
جسے دیکھا ہے دیوانہ میرے مخدوم صابرؒ کا

یہ بزمِ خواجۂ گنج شکرؒ کی ایک شمع ہے
ہُوا عالم ہے پروانہ میرے مخدوم صابرؒ کا

فریدالدینؒ بابا کی نگاہوں کا تصرّف ہے
کھُلا کلیر میں میخانہ میرے مخدوم صابرؒ کا

اسے تو شانِ صابرؒ ذرّے ذرّے میں نظر آئی
پیا جس نے ہے پیمانہ میرے مخدوم صابرؒ کا

جو ہے گولر کا سایہ سایۂ ظلِّ خدا ہے وہ
اور روضہ ہے خدا خانہ میرے مخدوم صابرؒ کا

ہُوا ہے اب وہ رشکِ باغِ جنت انکے قدموں سے
جو تھا کلیر کا ویرانہ میرے مخدوم صابرؒ کا

امیرِ صابری جو صابری نسبت ہوئی حاصل
یہ ہے لطفِ کریمانہ میرے مخدوم صابرؒ کا

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

سند یہ چاہتا ہوں محشر میں مُنہ دکھانے کی
جبیں پہ خاک ہو صابرؒ کے آستانے کی

میں واسطہ تمہیں گنج شکرؒ کا دیتا ہوں !
کوئی تو صورت ہو کلیر میں میرے آنے کی

یہی تو وقت ہے امداد کا میرے صابرؒ
کرم کرو تو بدل دو فضا زمانے کی !

بڑا یہ فخر ہے نسبت ہے آپ سے مجھ کو
تمہیں کو لاج ہے آقا مجھے نبھانے کی

تمہارے در نے وہ سجدوں کو کیف بخشا ہے
ہوس رہی ہے نہ مستوں کو کعبے جانے کی !

یہ آرزو ہے کہ کلیر میں آ سناؤں میں !
عجیب ہے داستاں صابر میرے فسانے کی

امیر صابری قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے
گدائی جس کو ملی صابری گھرانے کی !

منقبت حضرت مخدوم پاک

کرم صابرؒ کا فیضانِ علیؓ ہے   گلی کلیر کی جنت کی گلی ہے

علیؓ کا لاڈلا زہراؓ کا دلبر
یہ گلزارِ محمدؐ کی کلی ہے

فریدالدینؒ بابا کا دلارا!
علی احمدؒ تو ہمشکلِ علیؓ ہے

میرے صابرؒ کی چوکھٹ کا نہ پوچھو
یہ چوکھٹ سجدہ گاہِ ہر ولی ہے

بس اک سجدے میں دردِ سر ہے جاتا
زمین کلیر کی ساری صندلی ہے

سمجھ سے دور ہے جس کا سمجھنا
میرے صابرؒ کی وہ شان جلی ہے

میرے صابرؒ کے در کی خاک دیکھو
بڑی آنکھوں میں جس کے وہ دلی ہے

آمیر صابری پر بھی نظر ہو   لبوں پر دم ہے تن سے جاں چلی ہے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

میرے صابر تیری چوکھٹ کی قسم کھاتا ہوں
یاد کلیر کی جب آتی ہے تڑپ جاتا ہوں

دل تڑپتا ہے جب روضے کی زیارت کیلئے
پاکپتن تیرے حجرے کو میں چوم آتا ہوں

نہ جبیں قابو میں رہتی ہے نہ بس میں سجدے
جب تصور میں وہ دربار تیرا لاتا ہوں ! ! !

بھر دو بھر دو میرے صابر میری جھولی بھر دو
بات رہ جائے کہ منگتا تیرا کہلاتا ہوں

آرزو یہ ہے کہ موت آئے تیرے کوچے میں
رشکِ جنت تیرے کلیر کی گلی پاتا ہوں !!

واسطہ گنج شکرؒ سُن لو دہائی میری ! ! !
حسرتِ دید میں سرکار مِٹا جاتا ہوں ! !

اِس امیرِ دل خستہ کی تمہیں لاج رہے
صابری خادموں میں میں بھی گنا جاتا ہوں

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

حُسنِ شہِ کلیر کے پُرنور اجالے ہیں!
ہر شان انوکھی ہے فیضان نرالے ہیں

بابا فریدالدینؒ کا یہ لطف وکرم دیکھو
جو چشتی خزانے ہیں صابرؒ کے حوالے ہیں

کونین کی دولت کو نظروں میں نہیں لاتے
مخدوم کی چوکھٹ کے جو مانگنے والے ہیں

مخدوم علیؒ احمد بھی محبوبِؒ الٰہی بھی
نہ جانے کہ بابا نے کن نظروں سے پالے ہیں

ہر گام پہ کلیر کی راہوں میں جھکے جاتے
مستوں کی عبادت کے کعبے بھی نرالے ہیں

میخانۂ کلیر میں بٹتی ہے مئے کوثر
ساقی بھی نرالا ہے میکش بھی نرالے ہیں

اے اکبر وہ جنت کی پرواہ نہیں کرتے!!
گولر کے تلے ڈیرے جن مستوں نے ڈالے ہیں

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

بہت پُرسکوں جاں فزا نام صابرؒ
ہے محبوب اور دلربا نام صابرؒ

جو پوچھو تو میری عبادت یہی ہے
لیا نام صابر سُنا نام صابرؒ

کرم زہدؒ الانبیا کا یہ ہے سب
بنا ہے جو مشکلکشا نام صابرؒ

کہیں دیکھ لو باب جنت کھلا ہے
کہیں ہو رہا جلوۂ عام صابرؒ

قسم حق کی باباؒ کے دستِ کرم سے
خدا بن گیا جب پیا جام صابرؒ

پھنسی تھی میری کشتی غم کے بھنور میں
ہوئی پار جس دم لیا نام صابرؒ

امتیسر اس میں کیسے گزر غیر کا ہو
کہ جس دل میں ہے بس گیا نام صابرؒ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

آنکھ یہ جانب کلیر ہی لگی رہتی ہے !
اک قیامت میرے پہلو میں اٹھی رہتی ہے

یہ مجھے آپ کی نسبت نے تصرف بخشا
سامنے ہر گھڑی کلیر کی گلی رہتی ہے !

دور آنکھوں سے ہو پر دل سے میرے دور نہیں
یہ جبیں آپ کی چوکھٹ یہ جھکی رہتی ہے

جب بھڑک اٹھتی ہے محشر ہی اٹھا دیتی ہے
آگ فرقت کی جو اس دل میں دبی رہتی ہے

وہی کوچہ ۔ وہی چوکھٹ ۔ وہی گنبد کی فضا
میری آنکھوں میں یہ تصویر کھچی رہتی ہے

جس میں مَیں ہوں میرے صابرؒ ہیں محبت میری
میری دنیا اسی دنیا میں بسی رہتی ہے

میرے مخدوم کی پھر مجھ پہ نظر ہوگی امیرؔ
میری فریاد کو یہ آس لگی رہتی ہے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

مخدوم علی احمدؒ بو دھیاں تڑپتے ہیں
آقا تیرے کلیر کے مہمان تڑپتے ہیں
گنج شکرؒ کا صدقہ کچھ بھیک عطا کیجے
صابرؒ تیرے منگتوں کے داماں تڑپتے ہیں
یہ جذبۂ نسبت ہے یہ حسنِ عقیدت ہے
ایمان کی پوچھو تو ایماں تڑپتے ہیں
روح تو سدا رہتی ہے سرکار کے کوچے میں
اے شمع یہ پروانے بیجان تڑپتے ہیں
بیتاب نگاہیں ہیں بے چین امیدیں ہیں
برباد تمنا کے ارمان تڑپتے ہیں!!!
جس در کا بھکاری ہوں اُس در کی قسم مجھ کو
اُس در کی گدائی کو سلطان تڑپتے ہیں
دل کا امیر تیرے بس وہی نگہباں ہے
اس بحرِ محبت میں طوفان تڑپتے ہیں

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

بدلتی دیکھی ہے قسمت جہاں زمانے کی !
وہ شان ہے میرے صابرؒ کے آستانے کی

لگی ہے بھیڑ یوں مستوں کے آنے جانے کی
جگہ نہ ملتی ہے قدموں میں سر جھکانے کی !

نبیؐ نے وہ ہے کہ جو خواجہؒ کو ہند میں بھیجا
تمہارے پاس ہے چابی اسی خزانے کی !

میں دوں گا واسطہ گنج شکرؒ کا چوکھٹ پر
یہ راہ نکالی ہے سرکار کے منانے کی

نگاہ ملی تو حجابات اٹھ گئے سارے
لگی ہے دیر فقر سے نظر ملانے کی !

جھکا کے سر نہ اٹھانا نصیب ہو مجھ کو !!!
یہ بارگاہ ہے مقدر کے آزمانے کی !

امیر صابری کعبہ سے کیا غرض اس کو
ہے لو لگی جسے صابرؒ کے آستانے کی

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

تمہاری فرقت میں شاہِ کلیر یہ زندگی زندگی نہیں ہے !
کہاں جبیں ہے کہاں یہ چوکھٹ یہ بندگی بندگی نہیں ہے

نہ بھاتی ہے اب جدائی صابرؒ نہ جانے کب ہو رسائی صابرؒ
خدارا سُن لو دہائی صابرؒ کہ بس میں اب بے بسی نہیں ہے

یہ میرا حسنِ یقین تو دیکھو یہ میرا ایمان و دین تو دیکھو
عروجِ ذوقِ جبیں تو دیکھو جہاں جھکی ہے اٹھی نہیں ہے

تو لاڈلا ہے معین الدینؒ کا تو دلربا خواجہ قطب الدینؒ کا
میں مانگوں صدقہ فریدالدینؒ کا تیرے کرم میں کمی نہیں ہے

ہے شان عالی گھرانہ عالی جسے بھی دیکھا تیرا سوالی
میں آج در سے نہ جاؤں خالی کہ تم سا کوئی سخی نہیں ہے

نہ ضبط ہوتا ہے اب تو ہم سے یہ دم میں دم ہے تمہارے دم سے
وہ کون جس کی تیرے کرم سے حضورؒ بگڑی بنی ہے

یہ مانا تو ہے گدائے صابرؒ یہ مانا تو ہے فدائے صابر
امیرؔ یہ ہے عطائے صابرؒ لگی ہے ایسی بجھی نہیں ہے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

یا مخدوم صابرؒ اے والیٔ کلیر بس اب زندگی کا گزارا نہیں ہے
یہ کیسے لگے گی کنارے پہ کشتی کہ جس کو تمہارا سہارا نہیں ہے
تمہیں واسطہ شاہ چشت نگر کا تمہیں واسطہ بابا گنج شکرؒ کا
چھٹا جب سے کلیر اے کلیر کے دولہا گزرتی ہے جو کچھ گوارا نہیں ہے
کہوں کیا جو فرقت میں صدمے اٹھائے تصور میں کئی بار تم کو سنا کے
تمہاری قسم ہے تمہارے سوا ہی کسی کو بھی ہم نے پکارا نہیں ہے
تمہارے کرم کی مچی دھوم ایسی جو مانگا ملا دیر لگتی نہ دیکھی
کوئی ایسی چوکھٹ کوئی آستانہ کوئی ایسا در اور دوارا نہیں ہے
خطا ہو گئی جو خطا معاف کیجے کرم کے دھنی ہو کرم آقا کیجے!
یا کلیر بلا لیجے یا موت دیجے بجز اس کے اب کوئی چارا نہیں ہے
تصور میں کلیر کے ڈوبیں نگاہیں تڑپتے ہیں ارمان روتی ہیں آہیں
وہ ہے کون جس کا کہ بگڑا مقدر تمہارے کرم نے سنوارا نہیں ہے
[illegible]دگے کب تک ترسا حضوری میں آقا مٹا جا رہا ہوں میں دوری میں آقا
امیر حزیں کی بھی فریاد سن لو کوئی ایسا قسمت کا مارا نہیں ہے

منقبت حضرت مخدوم پاک

نہ ہوتی ضبط ہے اب ہم سے فرقت آپ کی صابرؒ
قیامت نہ بپا کر دے محبت آپ کی صابرؒ

کسی کروٹ کسی صورت نہ چین آئے قرار آئے
سکونِ دل بنی ہے ایک نسبت آپ کی صابرؒ

تمہاری یاد ہے ہر دم تمہارا ورد ہے پیہم
ملی مجھ کو یہ دولت ہے بدولت آپ کی صابرؒ

اسی امید میں پنہاں ہے رازِ زندگی میرا !!
کہ کب کلیر میں بلوائے گی نسبت آپ کی صابرؒ

جواب عرشِ اعلےٰ ہے تمہارا روضۂ اقدس !
تجلیات کا مرکز ہے تربت آپ کی صابرؒ

معین الدینؒ قطب الدینؒ فرید الدینؒ کا صدقہ !!
جو رحمت ہے خدا کی وہ عنایت آپ کی صابرؒ

امیر صابری کو کس لئے ہو فکر محشر کی
فریدی بابِ جنت ہے تو جنت آپ کی صابرؒ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

عکسِ جلالِ کبریا مخدوم صابرؒ کلیری
نورِ نگاہِ مصطفیٰﷺ مخدوم صابرؒ کلیری

حاجت روا مشکل کشا یادِ شہیدِ کربلا
اے دلبرِ غوث الوریٰ مخدوم صابرؒ کلیری

خواجہ معینؒ کا لاڈلا خواجہ قطبؒ کا دلربا
محبوبِ ربِ الانبیا مخدوم صابرؒ کلیری!

بھر دیجئے کاسہ شہا محتاج ہیں شاہ و گدا
اے منبعِ جود و سخا مخدوم صابرؒ کلیری

اے جلوۂ حسنِ لقا اے واصلِ ذاتِ خدا
ہے ہر ادا معجز نما مخدوم صابرؒ کلیری

گنج شکر کے فیض سے نقشِ قدم سے آپ کے
کلیر بنا عرشِ علیٰ مخدوم صابرؒ کلیری

آقا امیرِ بے نوا در پہ پڑا دیتا صدا
نظرِ عطا نظرِ عطا مخدوم صابرؒ کلیری

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

جلوہ دکھادو صابری مخدوم صابرؒ کلیری
ہو جائے حج اکبری مخدوم صابرؒ کلیری

غوث الوریٰؒ کی آل ہو گنج شکرؒ کے لال ہو
تم ہو نشانِ حیدری مخدوم صابرؒ کلیری

گنج شکرؒ کا واسطہ مستوں کو کر دیجے عطا
صابرؒ شرابِ صابری مخدومؒ صابر کلیری

کھاتا ہوں میں تیری قسم بسیار خوباں دیدہ ام
لیکن تو چیزِ دیگری مخدوم صابرؒ کلیری!

حاجت نہ تخت و تاج کی نہ دو جہاں کے راج کی
مل جائے تیری چاکری مخدوم صابر کلیریؒ

محتاج ہیں شاہ و گدا اے منبعِ جود و سخا
ہو اک نگاہِ سرسری مخدوم صابرؒ کلیری

نکلے تمہارے در پہ دم یہ کہہ رہا ہے دمبدم
صابرؒ امیرِ صابری مخدوم صابر کلیریؒ!!

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

صبح کلیر میری آنکھوں میں بسا جاتا ہے
جاں چلی جاتی ہے اور دل بھی اڑا جاتا ہے

جب میرے دل نے کہا یا علی احمد صابرؒ
میرا بگڑا ہوا ہر کام بنا جاتا ہے!

جس نے میخانۂ کلیر میں قدم رکھا ہے
مست وہ بن پیئے سرشار ہوا جاتا ہے

یاد آتی ہے تو ہم سامنے آ جاتے ہیں
مجھ کو سرکار کا دیدار ہوا جاتا ہے

بخش دیتے ہیں اسے دونوں جہاں کی دولت
مانگنے ان کی گلی میں جو گدا جاتا ہے

میرے خواجہؒ کی ہر اک بات ہے مانی جاتی
میرے مخدومؒ کا نہ تیر خطا جاتا ہے

دلبرِ گنجِ شکرؒ کا یہ تصرف دیکھو
اے امیر آج جو مانگو وہ ملا جاتا ہے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

صابرؒ کی نگاہوں میں جو منظور ہُوا ہے
وہ صابری فیضان سے بھرپور ہُوا ہے
مجھ میں کوئی خوبی نہیں اے ساقیِ کلیر
دیوانہ تیرے نام سے مشہور ہُوا ہے
اس کو رہی نہ ساغر و مینا کی تمنا
کلیر کی فضاؤں سے جو مخمور ہُوا ہے
فیضِ قدم سے آپ کے کلیر کی خاک کا
ہر ذرّہ ذرّہ نور سے پُرنور ہُوا ہے
معجز نما ہے آپ کی یہ شانِ صابری
لنگر کا بانٹنا تیرا مشہور ہُوا ہے
جو ہو گیا منگتا میرے مخدومؒ کے در کا
فیضانِ صابری سے وہ معمور ہُوا ہے
للّٰہ امیرِ صابری کی معاف خطا ہو
قدموں سے جو سرکار کے یہ دور ہُوا ہے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

صابرؒ کے آستاں پر عالم جھکا ہُوا ہے
کلیر کا ذرہ ذرہ کعبہ بنا ہُوا ہے!!

سب عرش فرش والے ہیں کر براتی آئے
وہ بادشاہِ کلیر دولہا بنا ہُوا ہے

بابا فریدالدینؒ کے لطف و کرم کا صدقہ
فیضانِ صابری کا دریا چڑھا ہُوا ہے

جس جس کو دیکھتا ہوں ڈوبا ہے مستیوں میں
پرتو کسی نگاہ کا ایسا پڑا ہُوا ہے

جس سمت دیکھتا ہوں جلوۂ صابری ہے
آنکھوں میں آج نقشہ ایسا کھچا ہُوا ہے

بابِ کرم سے آقا دستِ کرم نکالو
منگتوں کا در پہ شاہا میلہ لگا ہُوا ہے

یہ تخت و تاجِ شاہی وہ کیوں نظر میں لائے
جو کہ امیرؔ اُن کے در کا گدا ہُوا ہے!!

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

میرے صابرؒ یہ فرقت اب قیامت ڈھائی جاتی ہے
میری جاں جان لب پر اب نکل کر آئی جاتی ہے!

تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہیں کو لاج ہے میری
زمانے بھر میں یا صابرؒ ہوئی رسوائی جاتی ہے

میرے مخدومؒ کے منگتوں کو حق نے یہ شرف بخشا
فقیروں میں بھی شانِ کبریائی پائی جاتی ہے!

طفیلِ خواجۂ گنج شکرؒ در پر بلا لیجے!!!
طبیعت جب الجھ جاتی ہے کب سلجھائی جاتی ہے

تمہارے ہجر کے صدموں نے یوں پامال کر ڈالا
نہ آتی ہے سمجھ میں بات نہ سمجھائی جاتی ہے

چلو مستو پیو بھر بھر کے پیمانے پہ پیمانہ
مئے کوثر گھٹا کے بھیس میں اب چھائی جاتی ہے

امیر صابری صابرؒ کے دیکھا آستانے پر
خدا کی ذات کی جلوہ نمائی پائی جاتی ہے!!

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

میرے مخدومؒ کے دیوانے یہ افسانے گاتے ہیں
وہی کلیر میں آتے ہیں جنہیں صابرؒ بلاتے ہیں

شرابِ صابری کے جام میخانۂ کلیر سے
وہی پیتے ہیں جن کو وہ نگاہوں سے پلاتے ہیں

بیاں کیا کر سکوں شانِ جلال حضرتِ صابرؒ
قدم کوچے میں رکھتے ہی ولی بھی تھرتھراتے ہیں

طفیل خواجۂ گنج شکرؒ کونین کی دولت ! !
چلو اے مانگنے والو میرے صابرؒ لٹاتے ہیں

میرے مخدومؒ کی چوکھٹ سخاوت کا سمندر
گدا بن کر جو آتے ہیں شہنشاہ بن کے جاتے ہیں

فضائے رشکِ جنت ہے فضائے کوچۂ صابرؒ
مریضِ لا دوا آکر شفا اس در پر پاتے ہیں

امیرِ صابری وہ پُر گناہ وہ پُر خطا ہوں میں
کرم ان کا یہ دیکھو پھر بھی دامن سے لگاتے ہیں

منقبت حضرت مخدوم پاک

تمہارے مستوں نے کھولی یہ بات یا صابرؒ
شرابِ صابری آبِ حیات یا صابرؒ

علیؑ کے لال ہو غوث الوریٰؒ کے نورِ نظر
تمہاری ذات ہے وہ پُر صفات یا صابرؒ

طفیلِ خواجۂ گنج شکرؒ کرم کی نگاہ
تمہارے قبضے میں کل کائنات یا صابرؒ

میں اپنی منزلِ مقصود پر ہوں جا پہنچا
تمہارے ہاتھوں میں دے کے ہاتھ یا صابرؒ

تمہاری جنبشِ ابرو میں ہے چھپی دیکھی
تمہارے مستوں کی موت و حیات یا صابرؒ

میں صابری ہوں بھلا کیوں نہ ناز ہو مجھ کو
یہ نسبت آپ کی وجہِ نجات یا صابرؒ

امیرِ صابری کا کون ہے زمانے میں
اگرچہ ہے تو تمہاری ذات یا صابرؒ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

یہ دیکھو بے حجابانہ ہیں جلوے شاہ کلیر کے
حقیقت میں ہیں نظارے یہی اللہ اکبر کے

میرے مخدومؒ علی احمدؒ جو دیوانے تیرے در کے
حیاتِ جاوداں پائیں تیرے کوچے میں مر مر کے

تیرے کوچے میں چشمے بہہ رہے ہیں آبِ کوثر کے
فریدالدینؒ کا صدقہ پلادو جام بھر بھر کے !

مریضِ لادوا پائے شفا اس در پہ آ کر کے
فضا جنت کی دیتے ہیں یہ سائے تیرے گولر کے

تو رتبے دیکھ لے زاہد علاؤالدینؒ صابر کے
جبینِ شوق کو اس آستانے پاک پر دھر کے

میرے آنکھوں میں ایسے کھچ گئے نقشے تصور کے
میں دیکھوں ہر طرف جلوے تیرے روئے انور کے

کوئی کعبہ کلیسا کے کوئی دیوانے مندر کے
امیر صابری کو ہیں روا سجدے تیرے در کے

منقبت حضرت مخدوم پاک

قسم حق کی کہوں کیا روضۂ صابرؒ کا نقشہ ہے
جو اب عرشِ اعلےٰ روضۂ صابرؒ کا نقشہ ہے
ذرا تم نقشۂ بیت اللہ کھینچو اپنی آنکھوں میں
تو دیکھو ملتا جلتا روضۂ صابرؒ کا نقشہ ہے
کلیم اللہ یہاں بے پردہ جلوہ حق کا ہوتا ہے
کہ رشکِ طورِ سینا روضۂ صابر کا نقشہ ہے
اے زاہد دیکھ لے آکر اگر چشمِ بصیرت ہے
جو کعبے کا ہے کعبہ روضۂ صابرؒ کا نقشہ ہے
عجب پُر کیف منظر ہے جہاں گولر کا سایہ ہے
جو جنت کا ہے نقشہ روضۂ صابرؒ کا نقشہ ہے
کسے ہے تاب جو دیکھے تجلی اُن کے جلوؤں کی
سراپا اک تجلا روضۂ صابرؒ کا نقشہ ہے
امیر صابری میں بھی ہوں کشتہ ان نگاہوں کا
کہ جن آنکھوں نے دیکھا روضۂ کا نقشہ ہے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

الگ ہیں دونوں عالم سے میرے صابر کے دیوانے
نشے میں چور رہتے ہیں شہ کلیر کے مستانے
بنائے ہیں ہزاروں نے درِ اقدس پہ مٹ کر کے
درِ صابرؒ کی خاکِ پاک کے ذروں میں کاشانے
سمجھ کر کے حیاتِ جاوداں مخدومؒ کے در پر
ہمیشہ سر بکف ہیں شمعِ کلیر کے پروانے !
جسے حاصل ہوئی ہے آپ کے در کی جبین سائی
وہ کیا جانے نمازِ عشق کے سجدوں کو کیا جانے
طفیلِ خواجۂ گنج شکرؒ سن لیجے میری ! !
تمہارے در میں ڈوبے ہوئے پُر کیف افسانے
کہوں کس اوج پر پہنچے کہوں کیا ہے مقام ان کا
جنہوں نے پی لئے میخانۂ کلیر کے پیمانے
امیرِ صابری پھیلا دے دامانِ طلب تو بھی
خزانے گنج شکری لٹ رہے کلیر کے میخانے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

رہیں گی کب تلک یہ مجھ سے خلوتیں صابرؒ
گزر گئیں تیری چوکھٹ پہ مدتیں صابرؒ
بدل دو میرے بھی بگڑے ہوئے مقدر کو
کہ تم نے بدلی ہیں لاکھوں کی قسمتیں صابرؒ
میں کر رہا ہوں تیری دید کے تقاضے میں
حریم ناز کے پردوں کی منتیں صابرؒ
دکھا دو جلوۂ پُر نور بے حجابانہ!
طواف کرتی ہیں روضے کا حسرتیں صابرؒ
یہیں سے عالم بالا نے فیض پایا ہے
ملیں یہیں سے ہیں منگتوں کو دولتیں صابرؒ
تجلی طور کی روضے پہ جگمگاتی ہے
کہ برق پاش ہیں آ آ کے رحمتیں صابرؒ
امیر صابری کا حسنِ اعتقاد ہے یہ
تمہاری یاد ہے حق کی عبادتیں صابرؒ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

صابرؒ پیا نے فیض کے دریا بہا دئیے
بگڑے تمام کام ہمارے بنا دئیے

صدقہ معین الدینؒ کا اور قطب الدینؒ کا
گنج شکر کے لال نے اجڑے بسا دئیے

جب سے شراب صابری صابرؒ نے کی عطا
کوثر کے سب خیال ہمارے بھلا دئیے

صابرؒ جو منگتے آپ کی چوکھٹ پہ آ گئے
ایسا کرم کیا کہ شہنشاہ بنا دئیے

اترے ہیں اور نہ اتریں گے مرنے کے بعد
ایسے خمار ان کی نظر نے چڑھا دئیے

وہ صابری جلال ہے اللہ رے پناہ
مسجد کو بھی حضورؒ نے سجدے کرا دئیے

دیکھی امیر صابری صابرؒ پیا کی شان
کونین کے حضورؒ خزانے لٹا دئیے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

میرے صابرؒ تیرے کوچے میں جو بھی آئے بیٹھے ہیں
تصور میں مدینے کا وہ نقشہ لائے بیٹھے ہیں !

یہ وہ کوچہ ہے جس کوچے میں لاکھوں اولیاء اللہ
میرے مخدومؒ کے مہمان بن کر آئے بیٹھے ہیں

طفیل خواجۂ گنج شکرؒ کچھ آج مل جائے
بھکاری در پہ دامان طلب پھیلائے بیٹھے ہیں !

ذرا دستِ کرم باب کرم سے آج سرکاؤ
کرم کیجے کہ محتاج کرم سب آئے بیٹھے ہیں

ہزاروں کے بھرے ہیں گوہر مقصود سے دامن
بہت امیدیں لے کر آج ہم بھی آئے بیٹھے ہیں

اگر چشمِ بصیرت ہے تو دیکھو دیکھنے والو !
رخِ انور سے چلمن آج وہ سرکائے بیٹھے ہیں

امیرؔ صابری جس جا بدل جاتی ہیں تقدیریں
خدا کا شکر ہے آج ان کے در پر آئے بیٹھے ہیں

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

عجیب صابرؒ کی شانِ صابری ہے
وہ مختارِ نظامِ سنجری ہے!
لبھائے جس کے نغموں نے دو عالم
وہ بلبل باغِ گنج شکرؒ ہے
ہے کس کو تاب دیکھے ان کا جلوہ
یہ تصویرِ نشانِ حیدریؓ ہے
وہ دنیا اور عقبیٰ دے رہے ہیں
یہ اُن کی شانِ بندہ پروری ہے
جو مانگو مانگنے والوں کو ملتا ہے
میرے صابر نے ہر جھولی بھری ہے
چلو بادہ کشو بھر بھر کے پی لو
لٹی جاتی ہے شرابِ صابری ہے
امیرؔ صابری جنت سے بڑھ کر
نگاہوں میں دیارِ کلیری ہے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

شہنشاہِ ولایت جانِ جانِ عاشقاں صابرؒ
ضیائے دوجہاں صابرؒ مکینِ لامکاں صابرؒ

ہو تم نورِ نظر ابنِ علیؒ مخدوم علیؒ احمدؒ
امام الاولیا ہو آفتابِ چشتیاں صابرؒ

بھلا کیونکر نہ مجھ کو ناز ہو اپنے مقدر پر
میری امید سے بڑھ کر ہیں مجھ پر مہرباں صابرؒ

یہی حُسنِ عقیدت ہے یہی جذبۂ نسبت ہے
نہ چھُوٹا ہے نہ چھُوٹے گا تمہارا آستاں صابرؒ

زمانے بھر میں کہلاؤں یہ رہ جائے بھرم میرا
تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا بے گماں صابرؒ

کوئی دیوانہ کر ڈالا کوئی مستانہ کر ڈالا
تمہارے حُسن کے جلوؤں کی ہیں یہ جھلکیاں صابرؒ

امیرِ صابری سجدوں کو حسرت ہے تو اتنی ہے
جبینِ شوق ہو میری تمہارا آستاں صابرؒ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

جسے جنت سمجھتے تھے وہ کلیر کی گلی نکلی
میرے صابرؒ کی چوکھٹ سجدہ گاہِ ہر ولی نکلی

معین الدینؒ و قطب الدینؒ کی نظرِ عنایت سے
یہ گلزارِ فریدؒ میں سخاوت کی کلی نکلی

میرے مخدومؒ نے قسمت ہزاروں کی بدل ڈالی
یہ فیضِ صابری ہے کہ بُری بھی یہاں بھلی نکلی

یہی نقشہ یہی جلوہ یہی سیرت یہی صورت
میرے صابرؒ کی صورت ہو بہو شکلِ علیؓ نکلی

تجلی خیز ہے ہر ذرّہ ذرّہ خطۂ کلیر
علاؤ الدینؒ صابر کی عجب شانِ جلی نکلی

میرا جاتا رہا ہے دردِ سر بس ایک سجدے میں
قسم حق کی زمین کلیر کی ساری صندلی نکلی !

امیرؔ صابری جب غور سے دیکھا نظر آیا
فریدیؒ بابِ جنت یہ کلیر کی گلی نکلی ! !

منقبت حضرت مخدوم پاک

چلو گنج شکرؒ کے دیکھ لو فیضان کلیر میں
نظر آتی ہے بے پردہ خدا کی شان کلیر میں

میرے مخدوم علی احمدؒ علاؤالدین صابرؒ کے
ہزاروں اولیاء آکر ہوئے مہمان کلیر میں

معین الدینؒ و قطب الدینؒ فریدالدینؒ کا صدقہ
خدائی کر رہے سلطانوں کے سلطان کلیر میں

چلو مستو! پیئو بھر بھر کے پیمانہ پہ پیمانہ
کھلا ہے بخدا میخانہ ء عرفان کلیر میں

درِ مخدومؒ پر جا کر کوئی خالی نہیں آیا
ہے ہوتا بے سرو سامان کا سامان کلیر میں

میرے مخدومؒ کی چوکھٹ کی جس نے کی جبیں سائی
مکمل زاہدا اُس کا ہوا ایمان کلیر میں!

امیر صابری جو کر جھکا اس آستانے پر
اسی کو ہو گئی اللہ کی پہچان کلیر میں!

منقبت حضرت مخدوم پاک

میرے مخدوم علی احمد تیری سرکار میں آیا
میں جس سرکار کا بندہ ہوں اس سرکار میں آیا

حقیقت میں خدا کے ہاں رسائی ہو گئی اُس کی
علاؤالدین صابر جو تیرے دربار میں آیا!

تمہارے عاشقوں میں سے کوئی منظور کر لیگا
میں تیرے نام پر بکنے تیرے بازار میں آیا

تجلی خیز جلوے ہیں نظر کے سامنے میری
حرم کو چھوڑ کر جب سے میں کوئے یار میں آیا

نہ پایا بتکدہ میں اور نہ کعبہ میں کلیسا میں
جو لطفِ بندگی صابر تیرے دربار میں آیا

نظر جس پہ بھی ڈالی اُس کی دنیا ہی بدل ڈالی
بلا کا کیف صابرؒ تیرے بادہ خوار میں آیا

طفیل خواجۂ گنج شکرؒ دامن کو بھر دیجے
آمیر صابری صابر تیرے دربار میں آیا

منقبت حضرت مخدوم پاک

سما گیا ہے میرے دل میں اب یہی صابرؒ
کہ تیرے کوچے میں مرنا ہے زندگی صابرؒ

میرا بھی دامنِ امید آج بھر دیجے
ترے خزانے میں کوئی نہیں کمی صابرؒ

میں مانگتا نہیں بھر بھر کے جام وحدت کے
تو اپنے مستوں کی دیدے بچی کچی صابرؒ

تو ہے نرالا تیری دین بھی نرالی ہے
کسی کو عقبےٰ اور دنیا کسی کو دی صابرؒ

کسی جگہ پہ نہ پایا ہے بخدا میں نے!
جو تیرے کوچے میں ہے لطفِ بندگی صابرؒ

پڑا رہوں تیری چوکھٹ پہ تا قیامت میں
خدا کے واسطے دیدے وہ بے خودی صابرؒ

امیرؔ صابری در کا تیرے بھکاری ہے
اسے جو دینا ہے دیدیجئے ابھی صابرؒ

منقبت حضرت مخدومِ پاکؒ

نبے قسمت کہ آپہنچا ہوں ان کے آستانے پر
کہ جن کے فیض کا شہرہ مچا ہے کل زمانے پر

میں کیوں نہ صابری نسبت کی جی بھر کر بلائیں لوں
لگایا میری نسبت نے مجھے میرے ٹھکانے پر

بھکاری بن کے بیٹھے ہیں ہزاروں اولیاء اللہ
میرے صابرؒ امام الاولیاء کے آستانے پر

طفیلِ خواجۂ گنج شکر جو مانگو ملتا ہے !
کبھی تو ہاتھ اٹھانے پر کبھی تو سر کے جھکانے پر

میرے مخدومؒ علی احمد علاؤالدینؒ صابرؒ تو
خدائی کر رہے کلیر میں مولا کے خزانے پر

چلو کلیر میں منگتو دولتِ کونین بٹتی ہے ! !
لٹاتے ہیں میرے صابر جو آجائیں لٹانے پر !

امیرؔ صابری صابرؒ نے ایسی مئے پلائی ہے
کہ جھوم اٹھا ہے میخانہ کسی کے جھوم جانے پر

منقبت حضرت مخدوم پاک

میرے مخدوم کی چوکھٹ سے وہ فیضان ملتا ہے
کہ ہر میخوش کو پیمانۂ عرفان ملتا ہے
میرے مخدوم علیؒ احمدؒ کی یہ شانِ سخاوت ہے
یہاں پر دولت دنیا و دین ایمان ملتا ہے
جسے دیکھا وہی ڈوبا ہوا ہے رنگِ صابرؒ میں
شرابِ صابری کا جام ہر ہر آن ملتا ہے
خزانے گنجِ شکرؒ کی بٹ رہے ہیں آج کلیر میں
جسے دیکھو وہ پھیلائے ہوئے داماں ملتا ہے
ولی ہو قطب ہو ابدال ہو اس آستانے پر
کھڑا ہے حاضری میں صورت درباں ملتا ہے
یہ وہ کوچہ ہے جس کوچے میں دیکھو دیکھنے والو
خدا بن کر یہاں پر صابری مہمان ملتا ہے
اسیرِ صابری یہ صابری نسبت کا صدقہ ہے
تصدق پیر کامل کے ہر اک فیضان ملتا ہے۔

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

درِ صابرؒ پہ دیکھا رات رحمت برستی ہے
ہمارے واسطے جنت تو بس کلیر کی بستی ہے

فریدالدینؒ کا صدقہ نقاب ناز سرکا دو
تمہارے ایک جلوے کے لئے دنیا ترستی ہے

میرے صابرؒ کے منگتو آؤ دامان طلب بھر لو
خریدو عاشقو رحمت خدا کی کیسی سستی ہے

کفن ہے دوش پہ اور سر ہتھیلی پر لئے آتے
عجب صابرؒ کے میخواروں کی شان مے پرستی ہے

تمہارے نام پر مٹتے ہیں جاں قربان کرتے ہیں
سراپا نور میں ڈوبی ہوئی مستوں کی مستی ہے

عبادت اس کو کہتے ہیں ریاضت اس کو کہتے ہیں
محبت میرے صابرؒ کی عروج حق پرستی ہے

آسیر صابری اپنی سمجھ میں آ نہیں سکتی
قسم حق کی کہوں کیا حضرت صابرؒ کی ہستی ہے

منقبت حضرت مخدوم پاک

در صابرؒ پہ شانِ کبریائی دیکھتے جاؤ
زمانے کی کریں مشکلکشائی دیکھتے جاؤ

فرشتے عرش سے آکر درِ صابرؒ پہ کہتے ہیں
خدا نے دی ہے صابرؒ کو خدائی دیکھتے جاؤ

سخاوت دیکھنی چاہو اگر شیر خدا کی تم
در صابرؒ پہ شاہوں کی گدائی دیکھتے جاؤ

جو ہے منظور صابرؒ کو وہی منظور مولا ہے
میرے صابرؒ کی مولا تک رسائی دیکھتے جاؤ

فریدالدینؒ کے لطف و کرم سے میرے صابرؒ نے
ہے جنت بستی کلیر کی بنائی دیکھتے جاؤ

جو بادہ نوش کلیر کے وہ ہیں کونین کے مالک
میرے صابر کی آنکھوں سے پلائی دیکھتے جاؤ

امیر صابری کو سب کہتے ہیں صابر کا دیوانہ
یہ دولت صدقہ مرشد سے پائی دیکھتے جاؤ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

پاکپتن کے شہنشاہ کے ہو دلبر صابرؒ
سن لو فریاد میری والئ کلیر صابرؒ

آپ کا نام جب آیا ہے زباں پر صابرؒ
بن گیا بگڑا ہوا میرا مقدر صابرؒ

ہے قسم آپ کی اس آپ کی چوکھٹ کے سوا
میری آنکھوں نے نہ دیکھا ہے کوئی در صابرؒ

صدقۂ گنج شکرؒ سن لو دہائی میری
ہے یہی وقت کرم کیجئے ہم پر صابرؒ

آپ کے کوچے کی جب یاد فضا آتی ہے
میری دنیا میں بپا ہوتا ہے محشر صابرؒ

روز و شب آنکھوں میں سرکار بسا رہتا ہے
آپ کے کوچے کا پر کیف وہ منظر صابرؒ

ہے امیر دل خستہ کے لئے ابر کرم
آپ کے کوچے کا وہ سایۂ گولر صابرؒ

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

گنج شکر کے لال ہو ہے منجدھار میں نیا — کلیر کے بسیا
ٹھوکر سے کر دو پار لے دو جگ کے کھویا — کلیر کے بسیا

صابرؒ تورے دوارے پہ موری بیتی عمریا — اب کیجے نجریا
دیتی ہوں تورے نام کی مخدوم دہیا — کلیر کے بسیا

چرنوں میں تورے آن پڑی تمری پجارن — چوکھٹ کی بھکارن
تم ہی کو موری لاج مورے لاج رکھیا — کلیر کے بسیا

صابرؒ پیا ہم نے تمہیں بھگوان ہے مانا — جانت ہے زمانہ
دین دھرم تم ہی ہو مورے شام گھیا — کلیر کے بسیا

بچھیا کارن آن پڑی تمرے دوارے — دو جگ کے سہارے
کرپا کرو مہاراج ہو کرپا کے دھنیا — کلیر کے بسیا

گنج شکرؒ کا واسطہ چرنوں میں بلا لو — اب بھاگ جگا دو
جی بھر کے لوں صابر توری چوکھٹ کی بلیا — کلیر کے بسیا

صابرؒ امیر صابری کی بیتا کہانی — سن لیجے زبانی
تمرے سوا کوئی نہیں دکھ درد سنیا — کلیر کے بسیا

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

خواجہ معین الدینؒ قطب الدینؒ کے دلارے — مخدومؒ ہمارے
بابا فریدالدینؒ کی آنکھوں کے ہو تارے — مخدومؒ ہمارے

للّٰہ نہ اب دیکھئے عیبوں کو ہمارے ! — مخدومؒ ہمارے
اچھے بُرے ہیں جیسے ہیں سرکار تمہارے — مخدومؒ ہمارے

گنجِ شکرؒ کا واسطہ کچھ آج عطا ہو ! ! — تم بحرِ عطا ہو
محتاجِ کرم آئے ہیں دامن کو پسارے — مخدومؒ ہمارے

مرنا تو یہ مرتے ہیں تیرے نام پہ مخدومؒ ! — ہے آپ کو معلوم
جینا تو یہ جیتے ہیں فقط تیرے سہارے — مخدومؒ ہمارے

دامن کو میرے گوہرِ مقصود سے بھر دو ! — اب در سے نہ ٹالو
ہم پیاسے ہی رہ جائیں نہ کوثرؒ کے کنارے — مخدومؒ ہمارے

تم ہو سخی ابنِ سخی مخدومؒ علی احمد ! ! — منبعِ سخاوت
بنتے ہیں سکندر یہاں تقدیر کے مارے — مخدومؒ ہمارے

صابر اسیرِ صابری چوکھٹ پہ کھڑا ہے ! — مدت سے پڑا ہے
چلمن سے اس کو بخشدو جلوؤں کے نظارے — مخدومؒ ہمارے

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

آج صابرؒ سے نیناں لگا لے سکھی
اپنا بگڑا مقدر بنا لے سکھی
رنگِ صابرؒ میں من کو رنگا لے سکھی
ان کے قدموں میں دھونی رما لے سکھی
ان کی چوکھٹ کو کعبہ بنا لے سکھی

نذرِ صابرؒ کی کر دین و ایمان تو
یہ ہی جلوہ خدا کا ہے پہچان تو
ان پہ کر دے نچھاور دل و جان تو
دیکھنا چاہے گر صابری شان تو
عشقِ صابرؒ میں ہستی مٹا لے سکھی

دعوئے عاشقی کر ادا آج تو
کلیر والے پہ ہو جا فدا آج تو
اپنا حسنِ عقیدت دکھا آج تو!
کر دے سجدوں کی بس انتہا آج تو
سر اٹھانا نہ جبہہ تک مٹا لے سکھی

کام رونے سے نکلے تو رو کر نکال
داغ دھونے سے نکلے تو دھو کر نکال
صدقے ہونے سے نکلے تو ہو کر نکال
جان کھونے سے نکلے تو کھو کر نکال
جس طرح مانے صابر منا لے سکھی

خواجہ عثمانؒ ہندالولی بحر و بر
اور خواجہ قطبؒ خواجہ گنج شکرؒ
ساتھ محبوبؒ الٰہی بھی ہیں جلوہ گر
آج آئے امیرِ حزیں تیرے گھر
اپنے صابرؒ کی مہندی رچا لے سکھی

منقبت حضرت مخدوم پاک

رخ سے پردہ اٹھا لگی دل کی بجھا
مورے صابرؒ پیا مورے صابرؒ پیا

جب سے کلیر چھٹا ہجر میں مر مٹا
مورے صابرؒ پیا مورے صابرؒ پیا

جاؤں قربان اے میرے مخدومؒ علیؒ
تم ہو آلِ نبیؐ اور اولادِ علیؓ

تم شہِ کربلا تم ہو شیرِ خدا
مورے صابرؒ پیا مورے صابر پیا

دلبرِ صابرؒ حیدرؓ کے جانی ہو تم
اور غوث الوریٰؒ کی نشانی ہو تم

تیری نسبت ہے نسبتِ مشکلکشا
مورے صابرؒ پیا مورے صابرؒ پیا

ٹھوکریں کھاؤں کب تک پھروں دربدر
اب تو کیجے خدارا کرم کی نظر!

تمہیں گنجِ شکر کا میں دوں واسطہ
مورے صابرؒ مورے صابرؒ پیا

مدتوں کی لگی یہ بجھانی ہے آج
تیرے ہاتھوں سے پینے کی ٹھانی ہے آج

آج بھر بھر پلا کلیری ساقیا
مورے صابرؒ پیا مورے صابرؒ پیا

یاد جس دم ہے کلیر کی آئے مجھے
کیا کہوں کیا کیا منظر دکھائے مجھے

میری آنکھوں میں کلیر کا نقشہ کھنچا
مورے صابرؒ پیا مورے صابر پیا

میری سن لیجئے دکھ بھری داستاں
کہہ رہا ہے امیرِ حزیں خستہ جاں

کون تیرے سوا میرا تو ہی تھا
مورے صابرؒ پیا مورے صابرؒ پیا

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ بطرز:۔ لال موری پت رکھیو

لال فریدؒ کے سن لو پکار علیؒ احمدؒ
چشت نگر کے گنج شکر کے دولہا علاؤالدینؒ

نور نبیؐ کے نور نظر ہو غوثؒ الورا کے لخت جگر ہو
دلبر بابا گنج شکرؒ ہو علیؒ احمدؒ چشت نگر کے گنج شکرؒ کے دولہا ″ ″

خواجہ معینؒ قطبؒ کے پیارے چشت نگر کے راج دلارے
بابا فریدؒ آنکھ کے تارے علی احمد چشت نگر کے گنج شکر کے دولہا ″

آپ کی چوکھٹ چشتی خزانہ آپ کا منگتا سارا زمانہ
میرا بھی سن لو آج فسانہ علی احمدؒ چشت نگر کے گنج شکر کے دولہا ″

فیض قدم سے آپ کے خواجہ جاری ہے در پر فیض کا منبع
کلیر بنا ہے مستوں کا کعبہ علی احمدؒ چشت نگر کے گنج شکر کے دولہا ″ ″

آپ کی صابرؒ وہ شان سخی ہے ہر منگتے کو آس لگی ہے
میری بھی سن لو سب کی سنی ہے علی احمد چشت نگر کے گنج شکرؒ کے ″ ″

صابر امیر زارہ کی سن لو صابری بھیک کا ٹکڑا عطا ہو
صابری ہوں میری لاج تمہیں کو علی احمدؒ چشت نگر کے گنج شکرؒ کے دولہا ″

جنابِ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی

قدس سرہ العزیز — دہلی شریف

منقبت

محبوبِ الٰہی ہو سلطان نظام الدینؒ ! !
ہے چشت کے ولیوں میں کیا شان نظام الدینؒ

یہ چشت نگر کی سب دولت کا کرشمہ ہے
یہ فیضِ فریدیؒ ہے فیضان نظام الدینؒ

صدقہ نصیرالدین کچھ بھیک عطا کیجے
خالی ہے میرا بھر دو دان نظام الدینؒ

ہے باغ فریدیؒ میں کیا پھول کھلے دیکھو
گر دل ہے علیؒ احمدؒ تو جان نظام الدینؒ

توحید کے نغمے ہیں جو آپ کا فرمانا
اور روئے منور ہے قرآن نظام الدینؒ

چلمن کو اٹھا دیجے دیدار دکھا دیجے
عالم ہوا جاتا ہے قربان نظام الدینؒ

اس امیر کو اُس مے کی تلچھٹ ہی عطا کیجے
جو بخشا ہے خسروؒ کو عرفان نظام الدینؒ

منقبت حضرت محبوبِ الٰہی رح

تم سا نہیں کوئی حسیں خواجہ نظام الدیں رح
تم ہی تو ہو دل میں مکیں خواجہ نظام الدیں رح

صدقہ فریدالدینؒ و قطب الدینؒ کا مجھ کو
دکھلا دیجئے روئے مُبیں خواجہ نظام الدیں رح

وہ سجدہ ہو تا حشر نہ چوکھٹ سے میں اٹھوں
کہتا ہے یہ ذوقِ جبیں خواجہ نظام الدیں رح

اس دل میں گزر غیر کا ہو کس طرح خواجہ
تم ہو گئے جس میں مکیں خواجہ نظام الدیں رح

میرے لئے کعبے کا کعبہ آپ کی چوکھٹ
کہتا ہے یہ حُسنِ یقیں خواجہ نظام الدیں رح

تارِ نفس میں نغمہ زن ہے یاد تمہاری
ایسے ہوئے ہو دلنشیں خواجہ نظام الدیں رح

وہ دن امیر صابری کو خواجہ دکھا دو
در آپ کا میری جبیں خواجہ نظام الدیں رح

منقبت حضرت محبوب الٰہی رح

لطف وکرم سے آپ کے کیا دھوم مچائی محبوبؒ الٰہی
بگڑی ہوئی تقدیر زمانے کی بنائی محبوبؒ الٰہی

خواجہ معین الدینؒ و قطب الدینؒ کا صدقہ بھر دیجئے کاسہ
بابا فریدالدینؒ کی دیتا ہوں دہائی محبوبؒ الٰہی!

دہلی بنی دلہن ہے اور دولہا نظام الدین قدسی کہیں آمین
اے چشت کے دولہا نچھاور تم پر خدائی محبوبؒ الٰہی

اے منبع فیض رساں کیا فیض ہے جاری دنیا ہے بھکاری
میں نے بھی جھولی آس امیدوں کی پھیلائی محبوبؒ الٰہی

اس کی نظر میں ہیچ ہیں شاہوں کے خزانے جو آپ کو مانے
اس کے لئے شاہی تمہارے در کی گدائی محبوبؒ الٰہی

اے حسن کے داتا مجھے اک جلوہ دکھا دو مرتا ہوں جلا دو
صدقہ نصیرؒ و خسروؒ کا ہو جائے سنائی محبوبؒ الٰہی

خواجہ امیر صابری مدت سے ہے بے چین کٹتی نہیں ہے رین
کب ہوگی خواجہ آپ کی چوکھٹ پہ رسائی محبوبؒ الٰہی!!

منقبت حضرت محبوبؒ الٰہی

جو آپ کا شیدا ہوا محبوبؒ الٰہی
میں کیا کہوں وہ کیا ہوا محبوبؒ الٰہی

بابا فریدالدینؒ کی ایک نظرِ کرم سے
کیا آپ کا رتبہ ہوا محبوبؒ الٰہی

جس پر پڑی ہے آپ کی نظرکرم خواجہؒ
بندے سے وہ مولا ہوا محبوبؒ الٰہی

وہ تخت و تاج شاہی کو نظروں میں نہ لائے
جو آپ کا منگتا ہوا محبوبؒ الٰہی !!

کوئی تو ہے دیر و حرم میں ٹھوکریں کھاتا
مجھ کو تیرا سودا ہوا محبوبؒ الٰہی !

جب سے تمہارے عشق کی دولت ہوئی حاصل
میں خود سے بیگانہ ہوا محبوبؒ الٰہی

جائے امیر صابری کیوں غیر کے در پہ
یہ آپ کے در کا ہوا محبوبؒ الٰہی !

منقبت حضرت خواجہ شمس الدین ترک شاہِ ولایت پانی پتی قدس سرہ العزیز

(پانی پتی شریف)

میں کیا کہوں ہیں آپ کیا یا خواجہ شمس الدینؒ
حاجت روا مشکلکشاہ یا خواجہ شمس الدینؒ

بہرِ علاؤالدینؒ میری فریاد تو سُن لو
اے دلبرِ صابرؒ پیا یا خواجہ شمس الدینؒ

جس صبر نے توحید سے روشن کیا عالم
اس صبر کی تم ہو ضیا یا خواجہ شمس الدینؒ

مخدومؒ علی احمد علاؤالدین کے دلارے
مجھ پہ بھی ہو نظرِ عطا یا خواجہ شمس الدینؒ

تم نے مقامِ عشق کی منزل کو ہے سمجھا
تم واقفِ رازِ بقا یا خواجہ شمس الدینؒ

شانِ ولایت آپ کی یا شاہِ ولایت
اے جذبۂ ذاتِ خدا یا خواجہ شمس الدینؒ

بیٹھا امیرِ صابری دامن کو پسارے
یہ صابری در کا گدا یا خواجہ شمس الدینؒ

منقبت حضرت جلال الدین کبیر الاولیا قدس سرہ العزیز۔ پانی پت شریف

اے دلبر شمس الدین مخدوم جلال الدینؒ
دل کی ہو میرے تسکین مخدوم جلال الدینؒ

صدقہ شاہ ولایت اب کیجے عنایت
بھر دیجے جام رنگین مخدوم جلال الدینؒ

میں جس کے تصور میں گم روز ازل سے ہوں
تصویر ہے شمس الدینؒ مخدوم جلال الدینؒ

یہ صابری نسبت ہے یہ حسن عقیدت ہے
ہے میرا ایمان و دین مخدوم جلال الدینؒ

اک نظر کرم کر دو دامان طلب بھر دو
دوں واسطہ شمس الدینؒ مخدوم جلال الدینؒ

آقا تیرے جلوے میں اللہ کا جلوہ ہے
جب دیکھا ہے چشم تلیں مخدوم جلال الدینؒ

یہ امیر دعا مانگی کلیر میں موت آئے
فرمانے لگے آمین مخدوم جلال الدینؒ

منقبت حضرت شیخ عبدالحق (توشہ) اقدس سرہ العزیز ردولی شریف لکھنؤ

محتاجِ کرم ہوں کیجے کرم اک نظرِ عنایت عبدالحقؒ
ہے دین میرا ایمان میرا آقا کی محبت عبدالحقؒ

مدت سے بھٹکتا پھرتا ہوں بیتاب تڑپتا پھرتا ہوں
اب بہرِ خدا کر دیجے عطا یہ عشق کی دولت عبدالحقؒ

حسرت ہے میری چوکھٹ پہ مروں تا حشر تیرے قدموں رہوں
جو آپ کی مرضی میری رضا یہ ہے میری جنت عبدالحقؒ

جو آپ کے صدقے سے مانگے فوراً ہی ملے نہ دیر لگے
قدرت نے عطا کی یہ قدرت ہے زندہ کرامت عبدالحقؒ

ہر وقت تصور میں چاہوں ہر وقت تمہیں دیکھا ہی کروں
یہ میری ریاضت عبدالحقؒ یہ میری عبادت عبدالحقؒ

روضے پہ فرشتے آتے ہیں توحید کے نغمے گاتے ہیں !
دن رات برستی رہتی ہے اللہ کی رحمت عبدالحقؒ

ماوا ہو تمہیں ملجا ہو تمہیں کعبہ ہو تمہیں قبلہ ہو تمہیں
آقا ہے امیر صابری کا یہ عشقِ عقیدت عبدالحقؒ

منقبت حضرت حافظ موسےٰ صاحب مانک پور ضلع انبالہ

دکھا دو ایک جلوہ اے میری سرکار یا حافظ
تڑپتا ہے تمہارا طالبِ دیدار یا حافظ

چراغِ چشتیاں روشن ہے مانک پور کی بستی میں
شرق سے تا غرب وحدت کے ہیں انوار یا حافظ

معین الدینؒ شاہ خاموش نے تم سے جلا پائی
تمہارا فیض ہے دکن میں جلوہ بار یا حافظ

ملی دکن سے دولت جو طفیل حضرتِ خاموش
تمہارا فیض ہے یہ سب مری سرکار یا حافظ

پھنسی ہے میری کشتی بحرِ طوفاں میں مرے آقا
لگا کر ایک ٹھوکر اس کو کر دو پار یا حافظ

میرے رشکِ مسیحا اب مسیحائی دکھا دیجے
کہاں جائے تمہارے عشق کا بیمار یا حافظ

امیر صابری کو اپنی تلچھٹ ہی پلا دیجے
ہے یہ بھی آپ کے میخانے کا میخوار یا حافظ

منقبت حضرت سیدنا معین الدین حسینی المعروف شاہ خاموشؒ

چراغِ دکن .... دکن حیدرآباد

پیمانے پہ بھر دو پیمانہ خاموشؒ پیا خاموشؒ پیا
میں بھی ہوں تمہارا دیوانہ خاموشؒ پیا خاموشؒ پیا

تم نقشۂ حسنِ حافظؒ ہو تم شمعِ بزمِ حافظؒ ہو
عالم ہے تمہارا پروانہ خاموشؒ پیا خاموشؒ پیا

بھر بھر کے خوب پلائی ہے مستوں نے عید منائی ہے
آباد رہے یہ میخانہ، خاموشؒ پیا خاموشؒ پیا !

جسکو ہے دیکھا کر ڈالا بس ایک نظر سے متوالا
اے جلوۂ حسنِ جانانہ خاموشؒ پیا خاموشؒ پیا

میں آپ کے در کا منگتا ہوں میں آپ کا در کا بردا ہوں
کیا چیز ہے تختِ شاہانہ خاموشؒ پیا خاموشؒ پیا

اک نظرِ کرم کر دیجے عطا اے منبعِ بحرِ جود و سخا !
یہ جان و جگر میں نذرانہ خاموشؒ پیا خاموشؒ پیا !

آقا اس امیرِ صابری کو بس ایک نظر ہی دکھلا دو
سرکار وہ رد نہ تے تا یانہ خاموشؒ پیا خاموشؒ پیا

منقبت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ شیخ کامل الحاج صوفی سید محمد حسین شاہ ہاشمی، چشتی، صابری، خاموشی پیش امام حیدرآباد دکن قدس سرہٗ

کیا مطلع انوار محمد حسینؒ ہیں
اللہ کے اسرار محمد حسینؒ ہیں

ہیں حاجی بھی صوفی بھی سید صابری چشتی
پنجتن کی یہ گلزار محمد حسینؒ ہیں!

القاب ہے پیش امام حیدرآبادی
خاموشؒ کے دلدار محمد حسینؒ ہیں

سب جانتے ہیں کہتے ہیں یوں اہل طریقت
عرفان میں سرشار محمد حسینؒ ہیں!!

یہ ناز ہے مجھ کو کہ میری لاج ہے ان کو
ایسے میرے غمخوار محمد حسینؒ ہیں!

اے موت تو آئی ہے تو یہ جان ہے حاضر
اور دل کے تو مختار محمد حسینؒ ہیں!

تجھ کو امیر صابری کس بات کا غم ہے
ہر دکھ میں مددگار محمد حسینؒ ہیں!

چادر شریف

محمد مصطفےٰ صلے علےٰ امین کی چادر
خدا کے نور میں ڈوبی ہے شاہِ دیں کی چادر

اسی چادر میں جلوہ گر وہ کالی کملی والے ہیں
یہ ہے نور مبیں کی سورہ یٰسین کی چادر

یہ اوڑھی ہے علیؓ و فاطمہؓ شبیر و شبر نے
یہی بغداد سے آئی ہے محیؒ الدینؒ کی چادر

اسی چادر کے دامن میں دو عالم کی حقیقت ہے
معین الدینؒ و قطب الدینؒ فرید الدینؒ کی چادر

چھپائے گی یہ محشر میں ہمیں دامانِ رحمت میں
میرے مخدومؒ علی احمدؒ علاؤالدینؒ کی چادر

جدھر دیکھو ادھر ہی ابرِ رحمت بن کے چھائی ہے
میرے حسنِ یقیں کی نسبتِ زرّیں کی چادر

امیر صابری بس آج دامن تھام لے اس کا
مقامِ عشق میں ہے باعثِ تسکیں کی چادر

چادر شریف

چلو میرے صابرؒ کی چادر چلی ہے
محمدؐ بھی ہیں ساتھ مولا علیؓ ہے

یہ حیدرؓ و صفدرؓ کی ہے اک نشانی
یہ زہرہؓ کے گلزار کی اک کلی ہے

کہیں فردؒ عالم اور خواجہ قطبؒ ہیں
کہیں خواجہ عثمانؒ و ہند الولی ہے

فرشتوں نے سر پر اٹھائی ہوئی ہے
یہ پنجتنؓ کے سانچے میں ایسی ڈھلی ہے

لیا تھام جس نے بھی دامن کو اس کے
خدا کی قسم اس کی قسمت بھلی ہے

یہ جس سر پہ جلوہ فگن ہو گئی ہے
تو ہر اک بلا اُس کے سر سے ٹلی ہے

امیرِ حزیں یہ کرم صابری ہے
کہاں تیری قسمت کہاں یہ گلی ہے

چادر شریف

یہ چادر ماشاء اللہ احمدؐ مختار کی چادر
علیؓ شیرِ خدا کی حیدرؓ کرار کی چادر
یہی حسنینؓ کی ہے فاطمہؓ کی غوث الاعظمؓ کی
یہی ہندالولی کی قطب الدینؒ بختیار کی چادر
یہی گنج شکر بابا فرید الدینؒ نے اوڑھی ہے
یہی مخدوم صابرؒ کلیر سرکار کی چادر !
جسے دیکھا وہی ڈوبا ہوا ہے کیف و مستی میں
یہ ہے میخانۂ کلیر کے بادہ خوار کی چادر
یہ ہے سب خواجگانِ چشت کا لطف و کرم دیکھو
ہے رحمت بن کے چھائی صابری دربار کی چادر
میرے آقا میرے مولا اسے منظور کر لیجے
در اقدس پہ حاضر ہے میرے بیمار کی چادر
امیرِ صابری محشر میں پردہ پوش ہوگی یہ
میری سرکار کی چادر میری سرکار کی چادر

چادر شریف

خدا نے خود عطا کی ہے میرے مخدومؒ کی چادر
ملی صدقے مصطفےٰ کی ہے میرے مخدومؒ کی چادر

علی شیرِ خدا کی ہے میرے مخدومؒ کی چادر
شہید کربلا کی ہے میرے مخدومؒ کی چادر

تجلی پنجتنؑ کی بس اسی چادر میں پنہاں ہے
یہ بس آلِ عبا کی ہے میرے مخدومؒ کی چادر

عجب ہی شان رکھتی ہے جو دیکھی اولیاؤں نے
کہیں غوث الورا کی ہے میرے مخدومؒ کی چادر

معین الدینؒ و قطب الدینؒ فرید الدینؒ نے جو اوڑھی
نشانی اس ردا کی ہے میرے مخدومؒ کی چادر

اسی چادر کے دامن میں دو عالم کی حقیقت ہے
ضیا نورِ خدا کی ہے میرے مخدومؒ کی چادر

مرادیں پار ہے ہیں اے امیرِ صابری لاکھوں
عجب جود و سخا کی ہے میرے مخدومؒ کی چادر

چادر شریف

محمّد کے نورِ فشاں کی ہے چادر
یہ چادر شہِ دو جہاں کی ہے چادر

فرشتے جہاں پر سلامی میں رہتے
قسم حق کی اُس آستاں کی ہے چادر

ہے چھایا ہوا فیض عالم پہ جس کا
یہ دربارِ فیضِ رساں کی ہے چادر!

مرادیں زمانے کی بر لانے والی!
ہے امید گاہِ جہاں کی ہے چادر!

مدینے کی چوکھٹ پہ جو بٹ رہا ہے
اسی در کے گنجِ گراں کی ہے چادر

ضیا گنج بخشؒ کی چھپی ہے اسی میں
یہ سلطانِ کون و مکاں کی ہے چادر

امیر اس کے دامن سے اب تو لپٹ جا
محبت سے یہ امتحاں کی ہے چادر

چادر شریف

یہ چادر ہے نورِ نبوت کی چادر
یہ چادر ہے حسنِ ولایت کی چادر
یہ چادر علیؓ کی شجاعت کی چادر
یہ چادر ہے خاتونِ جنتؓ کی چادر
یہ چادر شہِ کربلا کی ہے چادر
یہ چادر تو غوث الوریٰؒ کی ہے چادر

یہ چادر ہے اجمیری خواجہؒ کی چادر
یہ چادر قطب الدینؒ دیابا کی چادر
یہ چادر خدا سے ملانے کی چادر
یہ چادر مرادوں کے پانے کی چادر
یہ چادر عقیدت و نسبت کی چادر
یہ چادر ہے صابری رنگت کی چادر
میر حزیں رنگ لائے گی چادر
تیری بات بگڑی بنائے گی چادر

چادر شریف

یہ ہے ہندالولیؒ سرکار کے دربار کی چادر
یہ ہے عثمانؒ ہارونی کے اک دلدار کی چادر!

چلا ہے قافلہ یہ سرزمینِ پاک سے لے کر
معینؒ الدین خواجہ سنجری سرکار کی چادر

میرے خواجہ میرے آقا اسے منظور کر لیجے
ہے پاکستان سے یہ داتاؒ کے دربار کی چادر

اسے جو دیکھتا ہے ڈوب جاتا کیف و مستی میں
ہے چشتی میکدے کے ایک بادہ خوار چادر

نبیؐ کا نور ہے خواجہؒ علیؓ کا خون ہے خواجہؒ
یہ چادر پنجتنؑ کے ہے گل و گلزار کی چادر

جو قسمت کو بدل دے اور ہستی کو پلٹ ڈالے
جو بگڑی کو بنائے ہے یہ اس سرکار کی چادر

امیرؔ صابری کیا غم ہے تجھ کو روزِ محشر کا!!
تنی ہے جب تیرے سر پہ تیری سرکار کی چادر

چادر شریف

یہ خواجہؒ کی چادر چڑھانے چلے ہیں
جو روٹھا ہُوا ہے منانے چلے ہیں

جہاں پر فرشتے ہیں دیتے سلامی
قسم حق کی اُس آستانے چلے ہیں

یہ چادر وہ ہے جو ردا پنجتنؑ کی
ہم اپنے کو اس میں چھپانے چلے ہیں

ہے دردِ محبت میں ڈوبا فسانہ !!
سنے کاش وہ ہم سنانے چلے ہیں !!

چڑھائینگے چادر بہائیں گے آنسو
عقیدت کے گوہر لٹانے چلے ہیں

لگے تیر سینے میں جس کی نگاہ کے
انہیں زخمِ دل سب دکھانے چلے ہیں

آمیر اپنے مخدومؒ صابر کا صدقہ
خزانۂ کونین پانے چلے ہیں

چادر شریف

یہ ہے تاجدارِ مدینہ کی چادر
یہ والئے گنبدِ خضرہ کی چادر
یہ مختارِ کون و مکاں کی ہے چادر
یہ ہے خواجۂ خواجگاں کی ہے چادر
یہ چادر تو مولا علیؓ کی ہے چادر
یہ خواجہ ہندالولی کی ہے چادر
یہ چادر ہے حیدرؓ و صفدرؓ کی چادر
یہ زہرا کے شبیرؓ و شبرؓ کی چادر !
یہ سب کچھ خدا سے دلائیگی چادر
یہ ہر بات بگڑی بنائے گی چادر
یہ محشر میں بھی کام آئے گی چادر
یہ دامن میں ہم کو چھپائیگی چادر
یہ چادر ہے حُسن عقیدت کی چادر
امیر اپنی صابری نسبت کی چادر !

چادر شریف

مکینِ لامکاں کی صاحبِ قرآں کی چادر
شہنشاہِ دو عالم سیّدِ ذیشان کی چادر

فرشتوں نے اٹھایا سر پہ اور نبیوں نے چوما ہے
یہ بی بی آمنہ کے ناطق قرآں کی قرآں کی چادر

انھوں نے اپنی منزل اپنے قدموں کے تلے دیکھی
جنہوں نے تھام لی ہے صاحبِ عرفان کی چادر

گنہگاروں کو محشر میں یہ دامن میں چھپائیگی
یہ وعدہ کر کے آئی عرش کے مہمان کی چادر

دو عالم کو منوّر کر دیا اس کی شعاعوں نے
تجلی خیز ہے یہ دلبرِ سبحان کی چادر!

یہ بن کر سایۂ رحمت ہے چھائی دونوں عالم پہ
یہ ہر امید کی چادر ہے ہر ارمان کی چادر!

یہی ہے بس یہی ہے دیکھ لے چشمِ بصیرت سے
امیرِ صابری یہ صابری فیضان کی چادر!!

چادر شریف

میں کیا کہوں کہ یہ کس مہر و ماہ کی چادر ہے ، با
میں صدقے جاؤں میرے بادشاہ کی چادر ہے

جو چشم بینا ہیں کہتے ہیں وہ سرِ محفل !
ملائے حق سے جو یہ اُس نگاہ کی چادر ہے

جہاں پہ جلوہ نما ذاتِ کبریائی ہے
قسم خدا کی یہ اس جلوہ گاہ کی چادر ہے

قدم قدم پہ جبین سجدہ ریز ہوتی ہے !
علیؑ کے لال کے نورِ نگاہ کی چادر ہے

جسے فرشتے بھی سر پہ اٹھاتے کے لائے ہیں
نبیؐ کے نور کی آرام گاہ کی چادر ہے !

قدم اٹھاتے ہی منزل کو پالیا میں نے
میرے لئے یہ میرے خضرِ راہ کی چادر ہے

ہے جس نے لاکھوں کی تقدیر کو بدل ڈالا
امیرِ صابری یہ اس نگاہ کی چادر ہے !

چادر شریف

چلو چڑھانے چلیں سکھی ری کسی کے بے ریاں کی چادر
ادب سے قدسی کھڑے ہیں جس جا یہ ہے اسی آستاں کی چادر

مچی ہے چادر کی دھوم ایسی تمام دنیا پکار اٹھی ! !
سجی ہے ایسی بنی ہے ایسی یہ خواجۂ خواجگاں کی چادر

جو مانگو حق سے دلا رہی ہے جہاں کی بگڑی بنا رہی ہے
تمام عالم پہ چھا رہی ہے یہ اُن کے فیضِ رساں کی چادر

بھرا ہے سوز و گداز اس میں ہے لطفِ بندہ نواز اس میں
ہے میری دنیا کا راز اس میں یہ ہے میرے رازداں کی چادر

سب مست مستی میں جھومتے ہیں پکڑ کے دامن کو گھومتے ہیں
لگا کے آنکھوں سے چومتے ہیں مکینِ کون و مکاں کی چادر

مرادیں پاتے ہیں پانے والے ادب سے سر کو جھکانے والے
منا لے تو بھی منانے والے یہ ہے تیرے امتحاں کی چادر

پکڑ کے دامن مچل جا ایسا تو آرزوں کا بھرے کاسہ
امیرِ صابر پیا کا صدقہ ہے رحمتِ دو جہاں کی چادر

چادر شریف

دل میں سما رہی ہے صابرؒ پیا کی چادر
وہ دیکھو آرہی ہے صابرؒ پیا کی چادر
بابا فریدالدینؒ کے لطف وکرم کا صدقہ
دنیا پہ چھا رہی ہے صابرؒ پیا کی چادر
جن و بشر ملائک قدسی بھی گا رہے ہیں
جوبن پہ آرہی ہے صابرؒ پیا کی چادر
قدسی اٹھا کے سر پر سب رقص کر رہے ہیں
مستی میں لا رہی ہے صابرؒ پیا کی چادر
مستوں میں شور و غل ہے دیکھو شراب وحدت
بھر بھر پلا رہی ہے صابرؒ پیا کی چادر
کہیں طور کے ہیں جلوے کہیں خلد کے نظارے
کیا کیا دکھا رہی ہے صابرؒ پیا کی چادر
کونین کے خزانے لوٹو امیرؔ چل کر
دیکھو لٹا رہی ہے صابرؒ کی چادر

رخصت مبارک مارچ ۱۹۴۷ء

از دربارِ گوہر بارِ حضرت بادشاہِ دو جہاں مخدوم علی احمد علاؤ الدین صابرؒ قدس سرہٗ العزیز

ہوتے ہیں دل و جان سے قربان تمہارے
رخصت کے طلبگار ہیں مہمان تمہارے

اے شمعِ بزمِ رسالت حسنِ دو عالم
پروانے چڑھے سینکڑوں پروان تمہارے

گنج شکرؒ کے لال بس اک جلوہ دکھادو
چوکھٹ پہ کھڑے عاشقِ بے جان تمہارے

تم ہو سخی ابنِ سخی مخدوم علی احمدؒ
خالی نہ پھریں در سے یہ مہمان تمہارے

یہ ہے کرم سرکار کا سرکار کے منگتے
دامن میں لئے جاتے ہیں فیضان تمہارے

نہ نکلے ہیں نہ نکلیں گے تا حشر یا صابرؒ
سینے میں بیٹھے جس جگہ پیکان تمہارے

صابرؒ امیر صابری کو پھر بھی بلانا!
دل میں لئے جاتا ہے یہ ارمان تمہارے

سلام

درشانِ مبارک حضرت مخدوم علی ہجویری جنیدی المعروف داتا گنج بخش فیضِ عالم

قدس سرہ العزیز لاہور

سلام اے گنج بخش فیضِ عالم سلام اے سرتاپا نورِ مجسم
سلام اے مرکزِ انوارِ قدرت !
سلام اے شمعِ بزمِ رسالت

سلام اے گوہرِ بحرِ حقیقت سلام اے واقفِ سرِّ نبوت
سلام اے عاشقِ حسنِ شریعت
سلام اے زینتِ بزمِ ولایت

سلام اے حضرتِ ہجویری دولہا سلام اے مظہرِ نورِ تجلا
سلام اے ناقصوں کے پیرِ کامل
سلام اے کاملوں کی راہِ منزل

امیرِ صابری ہے پیش کرتا !! سلام عاجزانہ میرے داتا

منقبت داتا صاحب

کلام کس کو ہے اس میں کلام یا داتا
سمجھ سے دور تمہارا مقام یا داتا
تمہارے حسنِ منور کی اک جھلک کیلئے
تڑپ رہی ہے یہ دنیا تمام یا داتا
کسی کا دیر و حرم سے ہے واسطہ ٹھہرا
مجھے تو آپ کی چوکھٹ سے کام یا داتا
تمہارا نام ہے وہ نامِ نامی کیا کہنا
ہیں جی رہے تیرا لے کے نام یا داتا
تمہارے منگتوں کا در پر بندھا ہے تانتا
کھلا ہے بابِ کرم صبح و شام یا داتا
پلٹنا ہستی کا تقدیر کا بدل دینا
تمہاری ایک نظر کا ہے کام یا داتا
امیرِ صابری جائے تو اب کہاں جائے
تمہارا در ورِ بابُ السلام یا داتا

منقبت داتا صاحبؒ

کیا فیضِ فیض عام ہے داتا حضورؒ کا
چشمہ ابل رہا ہے محمدؐ کے نور کا!

داتا ہی داتا چارسو دنیا پکار اٹھی!
جلوہ ہے کملی والے کے نور وظہور کا

ہجویری میکدہ ہے تو اجمیر کا ساقی!
کیا دور چل رہا ہے شرابِ طہور کا!!

خواجہ معینؒ و گنج شکر بھی ہیں جلوہ گر
کتنا بڑا کرم ہے یہ ربِ غفور کا

کوچہ میرے داتاؒ کا یہ جنت سے کم نہیں
گنبد ہے عین گنبدِ خضرہ حضور کا!!

بادہ کشوں کی عید ہے داتاؒ کے در پہ آج
کیا رنگ ہے چڑھا ہوا کیف و سرور کا

داتا امیرِ صابری خالی نہ جائے آج
دیتا ہے واسطہ یہ محمدؐ کے نور کا!

منقبت داتا صاحبؒ

فیض عالم میرا داتاؒ ہے زمانہ جانے
دینے والے کا کرم مانگنے والا جانے

میرے داتاؒ کی حقیقت کو کوئی کیا جانے
جانے تو بس میرا اجمیر کا خواجہؒ جانے

وہ کبھی خیال میں بھی لائے نہ جنت کا خیال
جو میرے داتاؒ کے دربار کا رتبہ جانے

یہ بڑی بات ہے تقدیر یہاں لائی ہے
آ گئے اب داتاؒ یا اب داتا کا منگتا جانے

کاسے امیدوں کے سب آج بھر جائیں گے
فیضِ عالم میرا عالم کی تمنا جانے ! !

بات اتنی ہے کہ منگتوں کی فقط بات رہے
بھیک دے یا نہ دے ہجویر کا دولہا جانے

بس وہی منزل مقصود پہ پہنچا ہے امیر
جو میرے داتاؒ کے میخانے کا رستہ جانے

منقبت داتا صاحبؒ

عرس داتاؒ کا ہے اجمیر سے خواجہؒ آئے
پاکپتن سے میرے چشت کے دولہا آئے

اپنے محبوب کی شادی کے لئے طیبہ سے
کملی اوڑھے ہوئے سلطانِ مدینہ آئے

کہتے ہیں اہلِ نظر حیدرؓ و صفدرؓ آئے !
غوث الاعظمؒ بھی ہیں بغداد سے واللہ آئے

رِند مینوش کئی مست و قلندر آئے
حُسنِ داتاؒ کا یہ سب دیکھنے جلوہ آئے

مانگ لو مانگنے والو ہے کھلا بابِ کرم
موج میں آج ہیں ہجویر کے داتا آئے

فیضِ عالم نے کیا فیض کا سکہ جاری
خالی جائے نہ جو دربار میں منگتا آئے

ہے عقیدہ میرا صورت میں فقیروں کی امیر
لاکھوں ابدال و قطب اولیاء اللہ آتے

منقبت داتا صاحبؒ

محتاج کسی کا ہوں نہ منگتا ہوں کسی کا
منگتا ہوں تو منگتا ہوں میں داتاؒ کی گلی کا

جو آگیا در پہ کبھی خالی نہیں جاتا!
دربار کھلا رہتا ہے سخیوں کے سخی کا

سنی حسینیؒ آپ کی ہے ذاتِ مقدس
یہ پھول ہے گلزارِ محمدؐ کی کلی کا!!

داتاؒ میرے بھر دیجئے امیدوں کا دامن
میں مانگتا ہوں صدقہ حسینؓ ابنِ علیؓ کا

جود و سخا کا منبع ہے داتا کی یہ چوکھٹ
کونین میں چرچا ہے سخاوت کے دھنی کا

یہ شان ہے مخدومؒ علی ہجویری کی یہ ہے
سایہ ہے میرے داتاؒ پہ مکی مدنی کا

داتا امیرؔ صابری پر نظرِ کرم ہو!!
دیوانہ ہے سرکار کا روزِ ازلی کا!!

منقبت داتا صاحبؒ

داتا ترے حضور میں کوئی کمی نہیں
وہ کون جس کی بگڑی یہاں پر بنی نہیں

ابدال و قطب غوث ہوا نہ ولی ہوا !
جس کو تمہاری مہرِ ولایت لگی نہیں

داتاؒ لقب حضور کا بتلا رہا ہے یہ
ایسا ولی نہیں کوئی ایسا سخی نہیں

منبعِ فیض عام ہے چوکھٹ حضور کی
جھولی کسی غریب کی خالی رہی نہیں

وہ اور ہوں گے جو کہ ہیں در در پہ جھک رہے
میں ہو گیا تمہارا مجھے کچھ کمی نہیں !

اس کی نماز عشق کا سجدہ نہیں قبول
جس کی جبین حضور کے در پر جھکی نہیں

میری امیرؔ صابری نسبت کا فیض ہے
یہ بات میں نے اپنی طرف سے کہی نہیں

منقبت داتا صاحبؒ

کرم داتاؒ کا فیضانِ علیؓ ہے
گلی داتاؒ کی جنت کی گلی ہے
میرے داتاؒ ہیں حسنیؒ و حسینیؒ
یہ گلزارِ محمدؐ کی کلی ہے !
میرے داتا کی چوکھٹ کا نہ پوچھو
یہ چوکھٹ سجدہ گاہِ ہر ولی ہے
میرے داتاؒ کی شادی کے براتی
کہیں گنج شکرؒ ہند الولیؒ ہے
جو ہیں اہلِ بصیرت وہ ہیں کہتے
علی ہجویریؒ ہمشکل علیؓ ہے
کہا جامیؒ نے خاک اس آستاں کی
پڑی آنکھوں میں جس کے وہ ولی ہے
امیر صابری پر بھی ہو نظر ہو ! !
لبوں پر دم ہے تن سے جاں چلی ہے

منقبت داتا صاحبؒ

کیا نور برستا ہے داتاؒ کے آستاں پر
معلوم ہو رہا ہے بیٹھے ہیں آسماں پر

لاکھوں ہی مشکلیں تھیں آساں ہو گئیں ہیں
داتا کا نام آیا جس دم میری زباں پر

دامن پسارے در پہ لاکھوں ولی کھڑے ہیں
رحمت برس رہی ہے داتاؒ کے آستاں پہ

داتا کو لاج ان کی داتا کو پاس اُن کا
داتاؒ کے ہو گئے ہیں جو آ گئے یہاں پر

اہل نظر ہیں کہتے کعبہ بنا ہوا ہے
ہجویرؒ کے دولہا نے رکھا قدم جہاں پر

حسینؑ کا تصدق آقا کبھی تو سن لو
جو کچھ گزر رہی ہے اس جانِ ناتواں پر

یہ امیرِ صابری کیوں غیروں کے در پہ جائے
سب راز تیرا افشاں ہے تیرے رازداں پر

منقبت داتا صاحبؒ

ظہورِ کبریا ہو تم میرے مخدومؒ ہجویری !
تمہاری شان کو سمجھے تو سمجھے خواجہ اجمیری

سخاوت کے دھنی ہیں بانٹتے دولت مدینے کی
کہیں پر خواجہ اجمیریؒ کہیں پر داتا ہجویریؒ

اگر حقِ عقیدت ہے تو پھیر دامن کو پھیلا دو
یہ چوکھٹ فیضِ عالم کی ہے کچھ ملتی نہیں دیری

میرے داتاؒ لگا دو ایک ٹھوکر پار ہو جائے
میرے ارمانوں کی کشتی ہے طوفانوں نے آگھیری

میرا یہ کاسۂ اُمید بھر دیجے کرم کیجے
ترے دربار میں داتاؒ یہی فریاد میری

دہائی ہے دہائی ہے دہائی پنجتنؒ کی ہے
میری تقدیر نے کیوں میری جانب سے نظر پھیری

اسیرِ صابر یکا کی بھی کبھی تو آپ سن لیں گے
فقیروں کی صدا ہوتی رہے دربار میں پھیری

منقبت داتا صاحبؒ

مشہور ہے عالم میں داتاؒ یہ تیری نگر
ہم کو ہے ناز تم پر تم کو ہے لاج ہمری

میں کیا کہوں وہ کیا ہیں پہنچے ہیں کہاں پردہ
جن کی تیری چوکھٹ پہ گزری ہے عمر ساگری

جو آپ کے کہلائیں جائیں تو کہاں جائیں
جز آپ کی نگری کے بھائے نہ کوئی نگری

مہمان نوازی کا داتا کی یہ عالم ہے
اجمیر سے آئے ہیں یہاں خواجہؒ پیا سنجری

ابدال و قطب آئے لاکھوں ہیں ولی آئے
ہیں پاکپتن سے بھی آئے ہیں گنج شکریؒ

یہ داتاؒ کے دیوانے نہ چھیڑ انہیں زاہد
ان سے اُلجھنا تیرا یہ تیری ہے کم نظری

اس امیر صابری کی بس یہ ہی تمنا ہے
پھر دیکھ لوں دکھلا دو کلیر کی مجھے نگری

منقبت داتا صاحبؒ

تمہارا آستاں ہے گنج گوہر بار یا داتاؒ
تمہیں ہو فیضِ عالم فیض کے مختار یا داتاؒ

تمہارے در سے منگتا خالی جائے غیر ممکن ہے
بڑا دربار ہے داتا بڑی سرکار ہے یا داتاؒ

نہ ہوں طالب میں جنت کا نہ جنت کی فضاؤں کا
مجھے کافی تمہارا سایۂ دیوار یا داتاؒ

جو جلوے طور پر دیکھے کلیم اللہ نے جا کر
نظر والوں نے دیکھے آپ کے دربار یا داتاؒ

خدا بھی ہو گیا اس کا خدائی بھی ہوئی اس کی
ہوا جو آپ کے میخانے کا میخوار یا داتاؒ

تمہارا سبز گنبد گنبدِ خضرہ کا نقشہ ہے
مزارِ پاک دیکھا مرکزِ انوار یا داتاؒ

امیرِ صابری بھی آپ کا ادنےٰ سا منگتا ہے
عطا کر دیجے اس کو دولتِ دیدار یا داتاؒ

منقبت داتا صاحبؒ

فیض عالم ہے نام داتاؒ کا
جو بھی کچھ ہے تمام داتاؒ کا

مانگنے والو جھولیاں بھر لو
فیض بٹتا ہے عام داتا کا

خواجہ ہند الوؒلی سے جا پوچھو
وہی سمجھے مقام داتا کا

میری مشکل میں میرے ہر دکھ میں
کام آیا ہے نام داتاؒ کا !

اب مقدر پہ بات ٹھہری !
آج جلوہ ہے عام داتاؒ کا

اس کی پوچھو نہ مستیوں کا مقام
جس کو حاصل ہے جام داتاؒ کا

کیا کہوں کیا وہ ہو گیا ہے امیر
ہو گیا جو غلام داتاؒ کا

منقبت داتا صاحبؒ

پلینے والے جو ہیں بھر بھر کے پیئے جاتے ہیں
آج داتاؒ میرے بن مانگے دیئے جاتے ہیں

نامِ نامی ہے تیرا نام وہ فیضِ عالم
نام لے لے کے یہ دیوانے جیئے جاتے ہیں

اللہ اللہ رے ہجویر کے ساقی کا کرم !
روز دیتے ہیں وہ ہم روز پیئے جاتے ہیں

ایسے سجدوں کو ہے معراجِ محبت حاصل
جو کہ سجدے تیری چوکھٹ پہ کیئے جاتے ہیں

ہو سخی ایسے سخی ابن سخی کا کیا کہنا !
فیض منگتوں پہ صبح و شام کیئے جاتے ہیں

میرے داتاؒ کا وہ دربار ہے جس میں لاکھوں
غوث و ابدال و قطب پل میں کیئے جاتے ہیں

پوچھتے کیا ہو امیران کے کرم کا مجھ سے
جو بھی مانگو میری سرکار دیئے جاتے ہیں

منقبت داتا صاحبؒ

شہنشاہِ عطا ہیں فیضؒ عالم
کرم کی انتہا ہیں فیض عالم
معین الدینؒ چشتی کہہ گئے ہیں
ظہورِ کبریا ہیں فیضِ عالم!
مجھے مشکل نہ ہے اب کوئی مشکل
میرے مشکلکشا ہیں فیضِ عالم
ہے حسنیؓ بھی حسینیؓ شان داتاؒ
یہ پنجتنؓ کی ضیا ہیں فیضِ عالم
گداؤں کو عطا کی ہے ولائیت
سمندر فیض کا ہیں فیضِ عالم
میری کشتی کو طوفانوں کا غم کیا
میرے جب ناخدا ہیں فیضِ عالم
امیرِ صابری ہجویریؒ کی دولہا
سراپا حق نما ہیں فیضِ عالمؒ

منقبت داتا صاحبؒ

تمام نور ہے کیا جلوہ یار داتاؒ کا
کہ ہو رہا ہے کرم بے شمار داتاؒ کا

نبیؐ علیؓ بھی ہیں زہرہؓ حسنؓ حسینؓ بھی ہیں
کیا آج مہماں ہے پروردگار داتاؒ کا

ہے عرس داتاؒ کا اور انتظام خواجہؒ کا
کھڑا ہے ہر ولی خدمت گزار داتاؒ کا

وہ فیض بخشا ہے عالم کو فیض عالم نے
کہ تاجدار بھی ہے خاکسار داتاؒ کا

نہ جانے کونسی منزل میں آج ڈوبا ہے
کسی کی سنتا نہیں بادہ خوار داتاؒ کا

سخاوتوں کے سمندر ہیں جوش پر آئے
کہ ہو رہا ہے کرم بار بار داتاؒ کا

امیرؔ صابری اس کو کمی رہی نہ کوئی
ہوا ہے جس پہ کرم ایک بار داتاؒ کا

منقبت داتا صاحبؒ

اللہ اللہ آپ کی سرکار داتا گنج بخشؒ
روضۂ عرشِ علیٰ دربار داتا گنج بخشؒ

کوچۂ مخدوم ہجویریؒ ہے فردوس بریں
اور ہے روضہ تربت مرکزِ انوار داتا گنج بخشؒ

نور کی چلمن اٹھا کر جلوہ دکھلا دو ذرا
ہے زمانہ طالبِ دیدار داتا گنج بخشؒ

کاسۂ امید کو بھر دیجئے آقا میرے
ہے تیرا دربار ہر بار داتا گنج بخشؒ

فاطمہؓ کے لال ہو حسینؓ کے دلبر ہو تم
نورِ چشم حیدرِ کرار داتا گنج بخشؒ

نہ طلب مجھ کو ہے جنت کی نہ تخت و تاج کی
مجھ کو کافی سایۂ دیوار داتا گنج بخشؒ

عرض کرتا ہے امیر صابری در پر کھڑا
بخش دو اب دولتِ دیدار داتا گنج بخش

منقبت داتا صاحبؒ

آج پردہ رخِ روشن سے اٹھا دو داتاؒ
جلوۂ حسنِ خداداد دکھا دو داتاؒ !

فیضِ عالم ہو دہ عالم کو نوازا تم نے
میری بھی بگڑی ہوئی بات بنا دو داتاؒ

اپنے بیمار کو اے رشکِ مسیحا میرے
چلتے چلتے ذرا ٹھوکر ہی لگا دو داتاؒ !

لاج والے ہو تمہیں لاج میری لاج رہے
بات اتنی ہے میری بات بنا دو داتاؒ

فیضِ عالم ہے لقب آپ کا پھر دیر ہے کیا
میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دو داتاؒ !

کیا کہوں کیا نہ کہوں کیسے کہوں کس سے کہوں
میں کہاں جاؤں مجھے تم ہی بتا دو داتاؒ

واسطہ خواجۂ اجمیرؒ کا دیتا ہے امیرؔ
اپنے میخانہ سے تھوڑی سی پلا دو داتاؒ

منقبت داتا صاحبؒ

چار سُو نور ہی نور ہے جلوہ گر کیا معطر فضا آج کی رات ہے
جلوے ہجویر والے کے ہیں جلوہ گر داتاؒ جلوہ نما آج کی رات ہے

آج کہتے ہیں جو کہ ہیں اہلِ نظر عرش والے بھی آئے ہوئے فرش پر
کملی والے نے سہرا بندھا آن کر داتا دولہا بنا آج کی رات ہے

فیضِ عالم کا ہے فیض عام ہو رہا ہے سخاوت کا لبریز جام ہو رہا
فیض وہ ہو رہا کہ تمام ہو رہا نہ کوئی خالی رہا آج کی رات ہے

پیش ہر آرزو ہر تمنا کرو تھام لو جالیاں داتاؒ داتا کرو
مانگنے والو دامن کشادہ کرو باب رحمت کھلا آج کی رات ہے

آپ کا آستاں عرشِ اعظم ہوا تاجداروں کا بھی سر یہاں خم ہوا
فیض عالم پہ قربان عالم ہوا کیا سمندر چڑھا آج کی رات ہے

میرے داتاؒ کے در کے جو منگتے ہوئے ان کی چوکھٹ پہ قربان صدقے ہوئے
ہیں فقیروں کے بھر پور کاسے ہوئے کیا کرم ہو رہا آج کی رات ہے

اے امیرِ حزیں تیری قسمت کہاں مل گیا ہے مقدس سے وہ آستاں
ان کے لطف و کرم کا کروں کیا بیاں ہو گئی انتہا آج کی رات ہے

منقبت داتا صاحبؒ

محمدؐ کے دلبر علیؓ کے ہو جانی ہو زہرہؓ کے نورِ نظر فیضِ عالمؒ
نہ محروم رہ جائے کوئی بھکاری سخاوت تمہارا ہے گھر فیضِ عالمؒ

بہائے کرم کے سمندر سخی نے کہا گنج بخش ان کو سبند الولی نے
سخاوت کے پانی کرم کے دھنی نے لٹائے ہیں لعل و گوہر فیضِ عالم

وہ آئے وہ آئے ہیں ہجویری وہ لہا اٹھا جا رہا ہے حجابوں کا پردہ
جو داتا کا جلوہ وہ خواجہؒ کا جلوہ جدھر دیکھو ہیں جلوہ گر فیضِ عالمؒ

کہیں غوث الاعظمؒ بھی جلوہ نما ہیں کہیں خواجہؒ سبند الولی بجدا ہیں
کہیں جلوہ گر زبدالانبیاؐ ہیں ہے محفل عجب رنگ پر فیضِ عالمؒ

ولی قطب و ابدال سب ہیں سوالی ہیں سب کہہ رہے ہیں مقامِ سخی کی جالی
فقیروں کا دامن نہ رہ جائے خالی ادھر بھی کرم کی نظر فیضِ عالم

قسم مجھ کو ہے ان کے نقشِ قدم کی ہے دربار تصویر بیت الحرم کی
تجلی دوام ہے ان کے لطف و کرم کی علیؓ کا جو در ہے وہ در فیضِ عالم

امیر آج چوکھٹ پہ حاضر ہوا ہے اور ہاتھوں میں کاسہ صدا کر رہا ہے
یہ دربار منبعِ جود و سخا ہے میں منگتا ہوں تم تاجور فیضِ عالم

منقبت داتا صاحبؒ

علی ہجویری دولہا آج کیا معلوم ہوتا ہے
کہ سر سے پاؤں تک نورِ خدا معلوم ہوتا ہے

نظر والے پکار اٹھے چلو اسے دیکھنے والو
کوئی اس سبز گنبد میں چھپا معلوم ہوتا ہے

ہزاروں مشکلوں کو کچھ نہیں مشکل سمجھتا ہوں
میرا داتاؒ مجھے مشکل کشا معلوم ہوتا ہے

کہیں پر داتا ہجویریؒ پر خواجہؒ اجمیری !
کہیں پر داتاؒ زبدۃ الانبیا معلوم ہوتا ہے

اے عشاق سنبھل جاؤ ذرا ہشیار ہو جاؤ
کہ پردہ حسن کا اٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے

نہیں کم حج کعبہ سے حوالی روضۂ داتاؒ
وہی منظر وہی نقشہ کھنچا معلوم ہوتا ہے

امیر صابری میں کیا کہوں کیا کیا نظر آیا
فقیروں کی اداؤں میں خدا معلوم ہوتا ہے

منقبت داتا صاحبؒ

عاشقو آج ہے داتاؒ سے ملاقات کی رات
مانگ لو مانگ لو ہے رحمت و برکات کی رات

غوث الاعظمؒ کہیں خواجہؒ ہیں کہیں گنج شکرؒ
خاص فیضان ہے اور خاص مقامات کی رات

ڈھونڈھتی پھرتی ہے منگتوں کو نگاہ داتاؒ
ہم غریبوں پہ ہے یہ کتنی عنایات کی رات

آج کی رات ہے وہ رات کہ سبحان اللہ
نور برسا رہی یہ نور کی برسات کی رات

تخت پر بیٹھا ہے ہجویر کا دولہا دیکھو
عید کا دن ہے یہ اور رات ہے شبرات کی رات

اک نظر پردہ رحیلمن ہے ادھر محبوب کے
حشر برپا نہ یہ کر دے میرے جذبات کی رات

واسطہ پنجتنؑ پاک کا دیتا ہے امیرؔ
بات اتنی ہے کہ رہ جائے میری بات کی رات

منقبت داتا صاحبؒ

فیضِ عالم کا بٹے فیض عجب آج کی رات
مل گیا جس نے کیا جو بھی طلب آج کی رات

جھولیاں آج فقیروں کی بھری جاتی ہیں
جوش پر آیا ہے داتاؒ کا لقب آج کی رات

جس کو دیکھا ہے وہ چوکھٹ پہ جھکا جاتا ہے
سر تا پا کیف میں ڈوبا ہے ادب آج کی رات

اس نے کونین کی دولت کا خزانہ پایا
آ گیا مانگنے کا جس کو بھی ڈھب آج کی رات

وہی دیکھے گا جسے آپ دکھائیں داتاؒ
جھومتا پھرتا ہے بے عین عرب آج کی رات

میرے مشرب میں ہے وہ کفر جو کچھ اور کہوں
کاش ہو جائے مدینے کا سبب آج کی رات

جلوہ گر تخت پہ ہجویر کا دولہا ہے امیر
جو بھی کہنا ہے وہ کہدیجئے سب آج کی رات

منقبت داتا صاحبؒ

سرکارِ فیض عالم کیا فیض آپ کا ہے
بابِ کرم پہ سارا عالم جھکا ہوا ہے

چوکھٹ حضور کی ہے جود و سخا کا منبع
ہر اک ولی یہاں پر کاسہ لئے کھڑا ہے

گنجِ گراں سے سب کی جھولی کو بھرنے والے
خالی نہ وہ گیا ہے جو در پہ آگیا ہے

کونین کے خزانے داتاؒ لٹا رہے ہیں
ایسا سخاوتوں کا دریا چڑھا ہوا ہے

ابدال و قطب لاکھوں دامن پسار بیٹھے
ہر بادشاہ بھی بن کر منگتا کھڑا ہوا ہے

ہند الولیؒ بھی آئے گنجِ شکرؒ بھی آئے
کیا کیسی ہستیوں کا ڈیرا لگا ہوا ہے

تو بھی امیرؔ اپنا دستِ طلب بڑھا دے
داتاؒ کے در پہ بٹتا فیضانِ مصطفےٰؐ ہے

منقبت داتا صاحبؒ

علی ہجویری کا دربار دیکھو!!
ہے تخت نشین میری سرکار دیکھو

خدا خود ہے بن کر خریدار آیا
سجا فیضِ عالم کا بازار دیکھو

پلاتے ہیں خود اپنے ہاتھوں سے داتاؒ
کرم ان کا دیکھو ذرا پیار دیکھو!

یہ دیوانہ چوکھٹ پہ دیتا صدا ہے
میں سو بار قربان تم اکبار دیکھو

مچی دھوم ہے فیضِ عالم ہو داتاؒ
عطا بخش ہو نہ خطاوار دیکھو

شہنشاہِ حُسنِ دو عالم ہو آقا
تڑپتے ہیں در پہ طلبگار دیکھو

امیر حزیں کچھ نہیں مانگتا ہے
فقط اک نظر میری سرکار دیکھو

منقبت داتا صاحبؒ

امید گاہِ عالم دربارِ فیضؒ عالم !
منگتے کھڑے ہیں در پر سرکارِ فیضِ عالمؒ

حُسنِ ازل کے جلوے ہیں بے نقاب ہوتے
کیا جگمگا رہے ہیں انوارِ فیضِ عالمؒ

کس چیز کی کمی ہے کس بات کی طلب ہے
ہیں گنج بخشؒ داتا مختارِ فیضِ عالمؒ !

بس اک جھلک ہی دیکھی نظریں پکار اٹھیں
دیدار ہے خدا کا دیدارِ فیضِ عالمؒ

سلطان الولیؒ نے دیکھے سلطان الولی نے سمجھے
جو کر گئے ہیں ظاہر اسرارِ فیضِ عالمؒ !!

جنت خرید لیجے مولا کی دید کیجے !
سب کچھ عطا ہے کرتا بازارِ فیضِ عالمؒ

بھر لو امیر دامن لطف و کرم سے ان کے
قسمت سے مل گیا ہے دربارِ فیضِ عالمؒ !

منقبت داتا صاحبؒ

تمہارا آستاں وہ آستاں ہے
کہ محتاجِ کرم سارا جہاں ہے

یہ گنبد گنبدِ خضرہ کا نقشہ
یہ کوچہ کوچۂ باغِ جناں ہے

فقیروں کے لئے یا فیضِ عالم
تمہیں کہدو ٹھکانا اور کہاں ہے

نہ آئے راس کیسے کیے ہیں سجدے
تمہارا آستاں پھر آستاں ہے

میری جھولی کو بھردو آج بھردو
مجھے اس بھیک پر داتا گماں ہے

میری نسبت کا کیا پوچھو کہوں کیا
میرا حسنِ عقیدت ترجماں ہے

امیرؔ صابری کی آج سُن لو !!
سراپا درد اس کی داستاں ہے

منقبت داتا صاحبؒ

یہ ہجویری دولہا کی شادی رچی ہے ہزاروں ولی بن کے مہمان آئے
فقیروں کی صورت میں اللہ اللہ شہنشاہ بھی پھیلائے داماں آئے
تجلی عجب جلوہ دکھلا رہی ہے ضیا عرش کی نور برسا رہی ہے
میرے داتا کی شان و عظمت تو دیکھو مدینے سے نیونگے سلطاں آئے
کہیں رونق افروز گنج شکر ہیں کہیں خواجہ اجمیر بھی جلوہ گر ہیں
جو اہلِ نظر ہیں وہی دیکھتے ہیں کہ بغداد سے شاہ جیلاں آئے
تمہیں واسطہ دوں میں مشکلکشاہ کا میری سن لو صدقہ شیرِ کربلا کا
میرے داتا ہو جائیں منگتوں کے پورے جو لیکر دلوں میں ہیں ارماں آئے
یہ ہجویری داتا بڑا ہی سخی ہے سخاوت کا بانی کرم کا دھنی ہے
بھرے جائیں گے آج منگتوں کے دامن کہ ہیں جوش میں بحرِ فیضان آئے
نگاہِ کرم میری سرکار کردو شرابِ محبت سے سرشار کردو
یہی آرزو ہے یہی ہے تمنا یہی سن کے حسرت و ارماں آئے
گداؤں کو تم نے نوازا ہے ایسا نہ خالی رہا ہے کسی کا بھی کاسہ
امیرِ حزیں پہ بھی نظرِ کرم ہو اسے بھی فقیری کی پہچان آئے

منقبت داتا صاحبؒ

تیرا دیوانہ جانے تم پہ مرنے کا مزا داتاؒ!
یہ وہ مرنا ہے جس مرنے میں حاصل ہے بقا داتاؒ

قضا جو ہیں نمازِ عشق کے سجدے ادا کر لوں
زہے قسمت جو مل جائے تمہارا نقشِ پا داتاؒ

گداؤں کو شہنشاہی فقیروں کو ولائیت دی
تمہارے فیض کا جاری رہا یہ سلسلہ داتاؒ

کسی در پر کسی چوکھٹ پہ پھر وہ جھک نہیں سکتا
جو سر سرکار کے قدموں میں آکر جھک گیا داتاؒ

اٹھا جب پردۂ نسبت تو بے پردہ نظر آیا
خدا بھی ہو گیا اس کا ہوا جو آپ کا داتاؒ

تمہارے در سے سائل کوئی بھی خالی نہیں جاتا
تمہارے آستانے کی یہ چوکھٹ پہ لکھا داتاؒ

امیر صابری درِ آپ کا کعبے کا کعبہ ہے
میرے حسنِ عقیدت کا یہ ٹھہرا فیصلہ داتاؒ

منقبت داتا صاحبؒ

رنگ پر ہے رنگِ محفل سب کے سب ہیں محوِ دید
آج میخانۂ داتا میں ہے دیوانوں کی عید
اللہ اللہ نور میں ڈوبی ہوئی ہے بزمِ پاک!
ہیں کہیں اجمیری خواجہؒ اور کہیں بابا فریدؒ
بھر دو بھر دو میرے داتا آج سب کی جھولیاں
صدقۂ حسینؓ پوری آج ہو سب کی امید
آپ کے کوچے میں مرنا ہے حیاتِ جاوداں
وہ کبھی مرتے نہیں جو ہوں محبت میں شہید
کوئی مانے یا نہ مانے یہ عقیدہ ہے میرا
فیضِ عالمؒ کی محبت ہے یہ جنت کی کلید
آپ چاہیں تو بدل دیں گردشِ تقدیر کو
آپ کے لطف و کرم سے کچھ نہیں داتا بعید!
جو بھی مانگا مل گیا ہے مجھ کو داتاؒ کی طفیل
ہے چمک اٹھا امیدِ صابری بختِ سعید

منقبت بصورت خمسہ

در شانِ مبارک جناب داتا صاحب مخدوم علی ہجویریؒ

یہ داتا کا دربارِ اطہر تو دیکھو   کہ ہے ذرہ ذرہ منور تو دیکھو
حقیقت کے پردہ جو سر تو دیکھو   یہ نورِ خدا کا ہے مظہر تو دیکھو
ہے کعبہ یا کعبے کا منظر تو دیکھو

کہیں غوث الاعظمؒ بھی جلوہ نما ہیں   کہیں خواجہ ہند الولیؒ بخدا ہیں
کہیں جلوہ گر زبدۃ الانبیاؒ ہیں   کہیں پر نظامؒ اور صابرؒ پیا ہیں
یہ نقشہ تصور میں لا کر تو دیکھو

کئی قطب و ابدال آئے ہوئے ہیں   فرشتوں نے ڈیرے لگائے ہوئے ہیں
ولی لاکھوں تشریف لائے ہوئے ہیں   فقیروں نے آسن جمائے ہوئے ہیں
رواں ہے کرم کا سمندر تو دیکھو

میں قرباں اے ہجویر والے   دو عالم کے مستوں نے ہیں ڈیرے ڈالے
انوکھا ہے میخانہ میکش نرالے   ملیں بادہ نوشوں کو بھر بھر کے پیالے
یہ فیضانِ عالم کا لنگر تو دیکھو

تجلی عجب جلوہ دکھلا رہی ہے　　ضیا عرس کی نور برسا رہی ہے
مقدر غریبوں کے چمکا رہی ہے　　مدینہ کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے
جبینِ عقیدت جھکا کر تو دیکھو

ہے داتا ہمارا ہمیں کیا کمی ہے　　سراپا سخی ہے سراپا سخی ہے
سخاوت کا بانی کرم کا دھنی ہے　　بنی جس کی بگڑی یہیں سے بنی ہے
مقامِ ولائیت کا رہبر تو دیکھو

شہنشاہ کھڑے ہیں گدا بن کے در پر　　نگاہیں لگیں سبز گنبد کے اوپر
لگی بھیڑ مستوں کی اللہ اکبر　　طواف حرم کر رہا ہوں برابر
امیرؔ آج اپنا مقدر تو دیکھو

چادر شریف داتا صاحبؒ

چڑھانے چلتے ہیں داتا حضورؒ کی چادر
رسولؐ پاک کے نور و ظہور کی چادر !

بشر کی تاب کیا قدسی اٹھا کے لائے ہیں
یہی ہے رحمتِ ربِ غفور کی چادر

یہ میرے داتاؒ کے میخانے کا تصرف ہے
ہے ڈوبی مستی میں کیف و سرور کی چادر

تجلیات کے مرکز سے یہ صدا آئے
یہی ردا ہے جو پنجتنؑ کے نور کی چادر

کہیں پہ خواجہؒ اجمیر ہیں فریدؒ کہیں
سراپا نور میں ڈوبی ہے نور کی چادر

تنی ہے سر پہ میرے رحمتِ خدا بن کر
یہ میرے آقا و مولا حضور کی چادر !

امیر صابری اہلِ نظر یہ کہتے ہیں !
ہے پیش نوری کے ہوتی ہے نور کی چادر

حاضری مبارک

میرے داتاؒ یہ میری حاضری منظور ہو جائے
طفیلِ پنجتنؓ جھولی میری بھرپور ہو جائے !
معینؒ الدین و قطبؒ الدین فریدالدؒیں کا صدقہ
کیں دول غوثؓ الورا واسطہ منظور ہو جائے

تجلیات کا مرکز تمہارا آستانہ ہے
تمہاری بزم میں جو آئے نورٌ و نور ہو جائے
ہے مشہورِ دو عالم فیض عالم آپ کی چوکھٹ
جو منگتا در پہ آئے فیض سے معمور ہو جائے

جدھر دیکھو ادھر چھائی سرور و کیف و مستی ہے
جو بادہ نوش آئے بن پیئے مخمور ہو جائے
پڑے جس پہ نظر اک ساقیٔ ہجویر کی واللہ
شرابِ معرفت کے وہ نشے میں چور ہو جائے

نہ جاؤں آج خالی آپ کے دربارِ عالی سے
امیرِ صابری کی یہ دعا منظور ہو جائے

منقبت داتا صاحبؒ

اللہ اللہ تمہارا در داتاؒ!
جس کے منگتے ہیں تاجور داتاؒ

بھیک دو یا نہ دو مگر داتاؒ
ایک نظرِ کرم ادھر داتاؒ

کہہ رہا ہے یہ میر احسن یقین
ہے خدا بھی ادھر جدھر داتاؒ

بادہ نوشوں کی عید ہو جائے
کھول دو میکدے کا در داتاؒ

ایسی مستی مجھے عطا کر دو
در سے اٹھوں نہ عمر بھر داتاؒ

آرزو ہے نزع کے عالم میں
میرا سر ہو تمہارا در داتاؒ

ہو امیرِ حزیں پہ اک نظر
در پہ حاضر ہے چشم تر داتاؒ

دُعا مبارک جو ۱۹۶۵ء ۷ ستمبر کو لکھی گئی

دعا مقبول ہو یا رب شہِ ابرارؐ کا صدقہ
وطن کی لاج رکھ لے احمدِ مختارؐ کا صدقہ

الٰہی خطۂ کشمیر کو آزاد کر دیجے !!
شہنشاہ ولایت حیدرِ کرارؓ کا صدقہ

جدھر دیکھیں ادھر اسلام کا پرچم نظر آئے
الٰہی کربلا کے قافلہ سالار کا صدقہ

الٰہی سرزمین پاک کی تو آبرو رکھنا !
جناب غوثؒ الاعظم فاطمیؓ دلدار کا صدقہ

مقابل حق کے باطل نہ کبھی ٹھہرا نہ ٹھہریگا
معین الدینؒ خواجہ سنجری سرکار کا صدقہ

طفیلِ خواجہ قطب الدینؒ فرید الدینؒ علاؤ الدینؒ
فتح اسلام یا رب ہو اس گلزار کا صدقہ

امیرؔ صابری لاہور پہ جو جو کرم دیکھا
حقیقت ہے یہ سب کچھ داتاؒ کے دربار کا صدقہ

منقبت حضرت میراں حسین زنجانیؒ چاہ میراں لاہور

حُسنِ ذاتِ کبریا کا آئینہ میراں حسینؒ!
ہے ضیائے حسنِ عکسِ مصطفیٰؐ میراں حسینؒ

لاڈلے ابنِ علیؑ کے گلشنِ زہرؑہ کے پھول
سر تا پا نورِ خدا ہیں با خدا میراں حسینؒ

منبعِ جود و سخا ہے آستانہ آپ کا
آپ ہیں حاجت روا مشکل کشا میراں حسینؒ

ہے فقط ابوالفضل کا جنیدیؒ فیض سے
جاری ہے سرچشمۂ جود و سخا میراں حسینؒ

چاہ میراں کیا ہے گویا گلشنِ زنجان ہے
آپ کی نظرِ کرم ہے پُر عطا میراں حسینؒ

لاکھ طوفانوں میں ہے یہ کشتیٔ عمرِ رواں
کیوں نہ ہو پار جس کے ناخدا میراں حسینؒ

اس امیرِ صابری کا بھر دو دامانِ طلب
ہے کھڑا چوکھٹ پہ دیتا ہے صدا میراں حسینؒ

منقبت حضرت سید عزیز الدین حسنی حسینی المعروف پیر مکی رح لاہور

میرے آقا و بادشاہ پیر مکی رح
ہے دربارِ حق بارگاہ پیر مکی رح

زمانے کی بگڑی بنی جارہی ہے
جدھر کو ہیں کرتے نگاہ پیر مکی رح

ذرا آج بابِ کرم کھول دیجے
ہیں منگتے کھڑے بے پناہ پیر مکی رح

قسم حق کی یہ آستانہ تمہارا!
فرشتوں کی ہے درسگاہ پیر مکی رح

اسے مل گئی دونوں عالم کی دولت
پڑی جس پہ ہے اک نگاہ پیر مکی رح

قسم حق کی ہے تاجِ شاہی سے بڑھ کر
مجھے آپ کی گردِ راہ پیر مکی رح

امیر آپ کے آستاں پر ہے حاضر
نگاہِ کرم ہو نگاہِ پیر مکی رح

منقبت حضرت خواجہ شیخ محمدؒ المعروف میاں میر صاحبؒ قادری لاہور

میں قربان اے پنجتنؑ کے دلارے یہ پردہ اٹھا دو میاں میر خواجہؒ
طلبگار ہے ایک جلوے کی دنیا دکھا دو دکھا دو میاں میر خواجہؒ

تمہیں واسطہ ہے شہ کربلا کا تمہیں واسطہ دوں میں شیر خدا کاؓ
زمانے کی بگڑی بنائی ہے تم نے میری بھی بنا دو میاں میر خواجہؒ

تم بغداد والے کے نور نظر ہو اور فاطمہ زہراؓ کے لخت جگر ہو
تم ایسے سخی ہو کہ ابن سخی ہو مقدر جگا دو میاں میر خواجہؒ

ہیں منگتے کھڑے در پہ دامن پسارے کہاں جائیں بیچارے قسمت کے مارے
سوا تیرے در کے کہاں ہے ٹھکانہ یہ تم ہی بتا دو میاں میر خواجہؒ

دعا مانگتا ہے یہ سارا زمانہ سلامت رہے آپ کا بادہ خانہ
یہ مینوش چوکھٹ پہ دیتا صدا ہے نظر سے پلا دو میاں میر خواجہؒ

کہیں پر نظامیؒ کہیں صابری ہیں کہیں نقشبندی کہیں قادری ہیں
یہ کہتے پکڑ کر کے روضے کی جالی جھلک اک دکھا دو میاں میر خواجہؒ

امیر حزیں در پہ حاضر ہوا جو کہنا تھا سرکار کو کہہ دیا
اب اپنی نگاہ کرم کا تصدق جو چاہو بنا دو میاں میر خواجہؒ

حضرت بابا شاہ جمال صاحب قادری اچھرہ لاہور

شہرہ مچا ہے فیض کا کیا شاہ جمال کا
لطف و کرم کمال ہے اس باکمال کا

دربارِ قادری ہے یہ سرکارِ قادری
منبع ہے جاری فیض کا پنجتن کے لال

چشم زدن میں چاہیں تو دنیا بدل دیں وہ
چرچا ہے عرش و فرش پہ اُنکے جلال کا

چوکھٹ پہ ان کی جو بھی سوالی ہے آگیا
بھرپور کاسہ کردیا ان کے سوال کا

اک ضربِ ہو لگائی کیا غرقِ دم بدم
معجز نما ہے ہر قدم ان کی دھمال کا

ہر اولیا کے در پہ جو بٹتا ہے فیضِ عام
صدقہ یہ بٹ رہا ہے محمدؐ کی آل کا

جو ہے امیر صابری دلیوں کا عرس پاک
وہ خاص دن ہے ان کا خدا کے وصال کا

منقبت حضرت بابا شاہ گدا صاحبؒ لاہور

اللہ اللہ آپ کی وہ شان بابا شاہ گداؒ
نقشِ حُبِّ مصطفےٰ عنوان بابا شاہ گداؒ

چار سُو پھیلی ہوئی خوشبو جنابِ اَبُو تُرابؓ
جلوہ شیرِ خدا پہچان بابا شاہ گداؒ

آپ کا دربار ہے واللہ دربارِ علیؓ
رات دن بٹتا رہے فیضان بابا شاہ گداؒ

حاضری کے واسطے آتے ہیں قدسی عرش سے
غوث و ابدال قطب مہمان بابا شاہ گداؒ

قادری۔ ستّاری شیرازی بھی حسینی بھی آپ
حیدری فرمان ہے فرمان بابا شاہ گداؒ

ہو میرے حسنِ عقیدت کا یہ نذرانہ قبول
دین و ایمان جان و دل قربان بابا شاہ گداؒ

حاضری میں ہے آمیرِ صابری در پہ کھڑا
بھر دو امید دل کا اب دامان بابا شاہ گداؒ

منقبت حضرت شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری

خزانۂ پنجتن کے والی کیا شان شاہِ ابوالمعالی
میرا بھی بھر دیجے کاسہ خالی کیا شان شاہِ ابوالمعالی

علیؓ کے دلبر زہرہؓ کے جانی ہو غوث الاعظمؒ کی تم نشانی
تمہاری نسبت ہے بے مثالی کیا شان شاہ ابوالمعالیؒ

یہ آستانہ وہ آستانہ کہ فیض پاتا ہے کل زمانہ !
جو آیا در پر گیا نہ خالی کیا شان شاہ ابوالمعالیؒ

کرم کے دریا بہا دیئے ہیں جو کام بگڑے بنا دیئے ہیں
تمہاری شانِ کرم نرالی کیا شان شاہِ ابوالمعالیؒ

تمہارا در غوث پاکؓ کا در ہے بہہ رہا فیض کا سمندر
جسے بھی دیکھا تیرا سوالی کیا شان شاہِ ابوالمعالیؒ

تجلی ایسی دکھا رہی ہے کہ سب کو بے خود بنا رہی ہے
تمہارے روضے کی نوری جالی کیا شان شاہِ ابوالمعالیؒ

امیر در پر صدا ہے کرتا کہاں پہ جائے تمہارا منگتا
سخاوتوں کا یہ گھر ہے عالی کیا شان شاہِ ابوالمعالیؒ

سلام مُبارک

حضرت خواجہ فضل شاہ چشتی صابری کلیامی کلیام شریف راولپنڈی

مَیں قربان کلیام والے سلام !
اے حافظؒ کی آنکھوں کے پالے سلام

طفیلِ فریدؒ اور صابر پیا
پلا صابری مے کے پیالے سلام

معینؒ و قطبؒ کا مَیں دوں واسطہ
بُرا ہوں بھلا ہوں نبھالے سلام

منور کیا خطہ کلیام کا ! !
نگاہِ صابری کے اُجالے سلام

پھنسی میری کشتی ہے طوفان میں
سنبھالے تو تو ہی سنبھالے سلام

حضور آپ کا زُہد معجز نما
اے صابرؒ کے عاشق نرالے سلام

امیرِ حزیں کا ہو مقبول آج !
اے صابری گلشن کے لالے سلام

منقبت خواجہ فضل شاہ

زہے قسمت ہوئی ہے حاضری کلیام والے کی
سراپا نور ہے جلوہ گری کلیرؒ والے کی!

خزانہ خواجگانِ چشت کا اس در پہ بٹتا ہے
یہ نسبت رنگ لائی صابری کلیرؒ والے کی

سلاطینِ جہاں کو کب نگاہوں میں بٹھاتے ہیں
ہوئی حاصل ہے جن کو چاکری کلیرؒ والے کی

وہ ہستی کو پلٹ ڈالے مقدر کو بدل ڈالے
پڑے جس پر نگاہ اک سرسری کلیرؒ والے کی

نگاہوں سے ملیں ہیں جب نگاہیں اللہ والوں کی
دلوں میں کر گئی گھر دلبری کلیام والے کی

جو منگتا آگیا در پر کبھی خالی نہیں جاتا!
عجب ہے شانِ بندہ پروری کلیام والے کی

امیر صابری صابرؒ پیا کا یہ تصرف
یہ بستی عین بستی کلیری کلیام والے کی

منقبت حضرت فضل شاہؒ

جنت کی فضا دیتی ہیں کلیام کی گلیاں
ہر دکھ کی دوا دیتی ہیں کلیام کی گلیاں

بابا فریدالدینؒ اور صابر کا تصدق
جو مانگو دلا دیتی ہیں کلیام کی گلیاں

زاہد تجھے کعبے میں نظر آتا ہے جو کچھ
آ دیکھ دکھا دیتی ہیں کلیام کی گلیاں

جنت کے طلبگار ذرا دیکھ لو آ کر
جنت کو بھلا دیتی ہیں کلیام کی گلیاں

حافظؒ کی نگاہوں کا کرم ہے یہ فضلؒ پر
اللہ سے ملا دیتی ہیں کلیام کی گلیاں

گرداب میں کشتی ہے تو صدقے سے فضلؒ کے
ساحل پہ لگا دیتی ہیں کلیام کی گلیاں

ہے سب امیر صابری صابرؒ پیا کا فیض
بگڑی کو بنا دیتی ہیں کلیام کی گلیاں

منقبت حضرت خواجہ فضل شاہ کلیامیؒ

اے حافظؒ کے جانی یا خواجہ فضلؒ شاہ
فریدؒی نشانی یا خواجہ فضلؒ شاہ

فقیروں کا دامن نہ رہ جائے خالی !
سخاوت کے بانی یا خواجہ فضلؒ شاہ

معینؒ و قطبؒ آئے باباؒ و صابرؒ
عجب میہمانی یا خواجہ فضل شاہؒ

لٹاتی ہے فیضانِ صابرؒ تمہارے
کرم کی روانی یا خواجہ فضل شاہؒ

ہُوا وجد گنبد کو یہ ہے کرامت
زمانے نے مانی یا خواجہ فضل شاہؒ

کرم کیجے حافظ کے صدقے سے سُن لو
جو میری کہانی یا خواجہ فضل شاہؒ

امیرِ حزیں کو بلایا ہے در پر
بڑی مہربانی یا خواجہ فضل شاہؒ

نذرانۂ عقیدت ڈالی مبارک کلیام شریف

چلی ہے یہ حُسنِ عقیدت کی ڈالی
فضل شاہؒ کی نظرِ عنایت کی ڈالی

یہ مخدوم صابرؒ کا لطف و کرم ہے
یہ حافظ کی پُر کیف نکہت کی ڈالی

فضلؒ شاہ نے اس کی بدل ڈالی قسمت
نظر جس پہ صابرؒ کی نسبت کی ڈالی

یہ سب خواجۂ خواجگان کا کرم ہے
یہ چشت نگر کی ہے دولت کی ڈالی

عقیدت کے پھولوں سے ہے یہ معطر
یہ گلزار کلیر کی جنت کی ڈالی!!

فرشتوں نے سر پر اٹھائی ہوئی ہے
شریعت طریقت حقیقت کی ڈالی

امیرِ حزیں رقص میں آسماں ہے
جو گاتی ہے نغمۂ نسبت کی ڈالی

منقبت حضرت خواجہ فضل شاہ رح

میں قرباں میرے بادشاہ یا فضل شاہ رح
عطا ہو کرم کی نگاہ یا فضل شاہ رح

جہاں پوری ہوتی تمنائے عالم !!
وہ ہے آپ کی بارگاہ یا فضل شاہ رح

مجھے تاج شاہی سے ہے لاکھ بڑھ کر
یہ جو ہے آپ کی گردِ راہ یا فضل شاہ رح

بدل ڈالے ہستی جو چشم زدن میں !
وہ ہے آپ کی اک نگاہ یا فضل شاہ رح

سلامت رہے آپ کا آستانہ
دو عالم کی امید گاہ یا فضل شاہ رح

جہاں ہوتے بے پردہ جلوے خدا کے
وہ ہے آپ کی جلوہ گاہ یا فضل شاہ رح

امیرِ حزیں کچھ نہیں مانگتا ہے
فقط اک کرم کی نگاہ فضل شاہ رح

منقبت حضرت خواجہ افضل شاہ کلیامی

یا خواجہ افضل شاہؒ فضل کے سخی ہو فضل مانگنے در پہ دلوانے آئے
اے حافظؒ کے دلبر اے عاشقِ صابرؒ بہت دور سے تیرے مستانے آئے

صدا دے رہی ہے یہ بادہ پرستی پکار اٹھی ہے تیرے مستوں کی مستی
نظر سے پلا دے اے کلیام والے حرم چھوڑ کر تیرے میخانے آئے

ذرا رخ سے یا خواجہ پردہ اٹھا دو یہ حسن خدا داد اپنا دکھا دو
اے شمعِ جلوہ مخدومؒ صابر ہیں جلنے کو تجھ پہ یہ پروانے آئے

میری بھی تو سن لیجئے اب خدارا تمہیں واسطہ دول میں صابرؒ پیا کا
تمہارے ہی در پر تمہارے کرم سے ہم بگڑے مقدر بدلوانے آئے

نہ کوئی سہارا نہ تنکے کا یارا بھنور میں ہے کشتی نہ ملتا کنارہ
مقدر میں کچھ پیچ ایسے پڑے ہیں تمہارے کرم سے نکلوانے آئے

تمہارے ہی در پہ وہ مئے بٹ رہی ہے جو ساقی وکلیر سے تم کو ملی ہے
اُسی مئے کی تلچھٹ سے بھر دیجئے خواجہ جو لیکر کے میخوار پیمانے آئے

تمہارا وہ پُر کیف ہے آستانہ جہاں فیض پاتا ہے سارا زمانہ
امیر حزیں بادشاہوں کو دیکھا گدا بن کے دامن کو پھیلانے آئے

منقبت حضرت خواجہ فضل شاہ کلیامیؒ

حافظؒ کے لال آپ کی وہ شان ہے عالی کلیام کے والی
دیکھا جسے وہی تمہارے در کا سوالی ! کلیام کے والی

گنج شکرؒ کا واسطہ صابرؒ کا واسطہ بھر دیجئے کاسہ
آیا ہوں لے کر آج میں امید دل کی ڈالی کلیام کے والی

جود و سخا کا منبع تمہاری ہے بارگاہ یا خواجہ فضل شاہؒ
جائے نہ کوئی آپ کے دربار سے خالی کلیام کے والی

مشہور دو عالم تمہارا زہد و عبادت یہ صابری نسبت
روضہ بھی رقص کرتا ہے کیا شانِ جلالی کلیام کے والی

خواجہ تمہارے فیض کی کیا دھوم مچی ہے دنیا ہی جھکی ہے
جس پہ نظر ڈالی ہے وہ قسمت بدل ڈالی کلیام کے والی

دامن کو میرے گوہر مقصود سے بھر دو جو چاہو وہ کر دو
فیضان انوکھا تمہاری شان نرالی کلیام کے والی

سُن لو امیرِ صابری کی یا میرے خواجہؒ مخدومؒ کا صدقہ
آقا میرے مولا میرے تم ہو میرے والی کلیام کے والی

منقبت خواجہ فضل شاہ کلیامی

میخانۂ کلیر ہے میخانہ فضل شاہ کا
دیوانۂ صابر ہے دیوانہ فضل شاہ کا

حسن فریدؒ کی ہے کلیر میں شمع روشن
پروانۂ صابر ہے پروانہ فضل شاہ کی

مستی و کیف میں وہ رہتا ہے سدا ڈوبا
مستانۂ صابر ہے مستانہ فضل شاہ کا

مخدوم کے صدقے سے ہر مست کو ملتا ہے
پیمانۂ صابر ہے پیمانہ فضل شاہ کا

بھر بھر کے پیو مستو ہے عید شرابوں کی
خمخانۂ صابر ہے خمخانہ فضل شاہ کا

دل اور جگر جاں بھی ایمان بھی حاضر ہیں
نذرانۂ صابر ہے نذرانہ فضل شاہ کا

یہ صابری نسبت کا دیکھا امیر جلوہ
دیوانۂ صابر ہے دیوانہ فضل شاہ کا

منقبت خواجہ فضل شاہ کلیامیؒ

کلیام کا کیا دلکش منظر آتا ہے
دربار فضل شاہؒ کا کلیر آتا ہے

کلیام کی یہ بستی کلیر کی یہ بستی ہے
جلوہ میرے صابرؒ کا گھر گھر نظر آتا ہے

یہ فیضِ فریدیؒ ہے یہ صابری نسبت ہے
اب در مجھے صابرؒ کا یہ در نظر آتا ہے

کلیام کا یہ خطہ مخدومؒ کے صدقے سے
اجمیر و پاکپتن کلیر نظر آتا ہے

کلیام کی بستی کے ہر ذرے میں مستی ہے
میخانہ فضل شاہؒ کا کوثر نظر آتا ہے

اللہ کا یہ جلوہ ہے کھیل نہیں زاہد
کہتے ہیں نظر والے مرکز نظر آتا ہے

جو کچھ امیر دیکھا نسبت کا تصدق ہے
نسبت کا تو ہر ذرہ گوہر نظر آتا ہے

منقبت خواجہ فضل شاہ کلیامیؒ

فضل شاہؒ کا بے حد فضل ہو رہا ہے
یہ در ہے سخی کا عمل ہو رہا ہے

نہ منگتا کوئی آج جائے گا خالی !
کہ فیض و کرم بر محل ہو رہا ہے

یہاں پر حکومت ہے صابرؒ پیا کی
جو کچھ ہو رہا ہے اٹل ہو رہا ہے

علی احمدؒ صابر کے کلیر کا جلوہ
اے دل سوئے کلیام ﷺ ہو رہا ہے

مرادوں کے دامن بھرے جا رہے ہیں
کہ مشکل کا ہر عقدہ حل ہو رہا ہے

امیرِ حزیں تو ہے جن کا انہیں کا
نہ گھبرا کرم آج کل ہو رہا ہے

جسے سجدۂ عشق عشاق کہتے
وہ سجدہ یہاں سر کے بل ہو رہا ہے

منقبت حضرت بلال رضؓ عاشقِ رسولؐ

حبش کو چھوڑ مدینے میں جب بلالؓ آیا
اندھیری شب سے چمکتا ہُوا ہلال آیا

سیاہ تھا رنگ مگر سینہ نور سے روشن
نبیؐ کے عشق میں ڈوبا وہ بال بال آیا

بلالؓ حشر میں جب آئیگا وہ غل ہوگا
اٹھو اٹھو کہ محمدؐ کا وہ بلالؓ آیا

اذانِ پڑھنے لگے جب بلالؓ بعد نبیؐ
تو دم نکل گیا آقا کا جب خیال آیا

رسولِ پاکؐ کے دیوانوں میں اویسؓ ہُوا
بلال حبشی غلاموں میں بے مثال آیا

خدا گواہ ہے کہ توحید کے سمندر سے
درِ نبیؐ پہ چمکتا ہُوا یہ لال آیا!

امیرِ صابری آیا کہیں نظر نہ تجھے
نظر جو عشقِ بلالی میں ہے کمال آیا

منقبت حضرت داتا صاحبؒ

دربار ہے داتا کا یہ کیا نور اُگلے نور
داتا کا کرم نور فقیروں کی صدا نور

جو نور مدینے میں ہُوا جلوہ نما ہے
وہ نور ہے جس نور سے داتا کو ملا نور

کیا پنجتنؓ پاک کی پھیلی ہے تجلی
روضے کی ضیا نور ہے کوچے کی فضا نور

ہندالولیؒ اجمیر کے خواجہؒ نے کہا ہے
یہ مظہر ذاتِ خدا ہے نورِ خدا نور

پُر نور ہوئی جاتی ہے یہ بزمِ عقیدت
داتاؒ کی جھلک نور ہے خواجہ کی ادا نور

دامن بھرے جاتے ہیں مرادوں کے ہزاروں
چوکھٹ میرے داتاؒ کی ہے منبعِ عطا نور

آئی آسیر صابری دربارِ نبیؐ سے
سرتاپا نظر آتی ہے یہ بادِ صبا نور

منقبت حضرت میراں بھیکؒ

آن پڑی ہوں آپ کے دوارن یا بھیک میراںؒ یا بھیک میراں
کرپا کرو مورا بھر دیجے دامن یا بھیک میراںؒ یا بھیک میراں

سن لو فریدالدینؒ کا صدقہ صابر علاؤالدینؒ کا صدقہ
عرض کرتا ہے دکھن پاپن یا بھیک میراںؒ یا بھیک میراں

داؤدؒ خواجہ کے راج دلارے شاہ مالی کی آنکھ کے تارے
کیجے دیا مو پہ دیجے درسن یا بھیک میراںؒ یا بھیک میراں

ڈھونڈت ڈھونڈت نگری نگری سدھ بدھ بسری موری سگری
باؤری ہووت تمرے کارن یا بھیک میراںؒ یا بھیک میراں

دیر و حرم سب چھوٹ گئے ہیں اپنے پرائے روٹھ گئے ہیں!
اب تو بنی میں تمری پجارن یا بھیک میراںؒ یا بھیک میراں

نیا بھنور میں آن پھنسی ہے تورے کرم کی آس لگی ہے
مانگے نخجر کی بھیک بھکارن یا بھیک میراںؒ یا بھیک میراں

ونیہ احمیر صابری آدت شاہ مالیؒ کا صدقہ مانگت
خدا بخشؒ پیا کی صابری دلہن یا بھیک میراںؒ یا بھیک میراں

منقبت حضرت محمد طاہر بندگی قبرستان میانی لاہور

تمہارا آستاں ہے منبعِ فیض رساں طاہرؒ
کہ محتاجِ کرم ہے آپ کا سارا جہاں طاہرؒ

تمہارے در سے سائل کوئی بھی خالی نہیں جاتا
کرم کا بہہ رہا ہے ایک بحرِ بیکراں طاہرؒ

تجلیات کا مرکز تمہارا آستانہ ہے
سراپا نور ہے واللہ تمہارا آستاں طاہرؒ

نظر والے یہ کہتے ہیں فضا جنت کی دیتی ہیں
تمہارے روضۂ پُرنور کی یہ جالیاں طاہرؒ

یہ نسبت نقشبندی فیض صابر قادری بھی ہے
تمہارے در پہ جھکتا دیکھتا ہوں آسماں طاہرؒ

سکونِ قلب ہوتا ہے جو آجاتا ہے چوکھٹ پر
تمہاری پاک محفل عین بزمِ قدسیاں طاہرؒ

امیرِ صابری حسنِ عقیدت کا تقاضہ ہے
قسم حق کی تمہارا کوچہ ہے نور فشاں طاہرؒ

شجرہ عالیہ چشتیہ صابریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداوندا توئی معبود عالم — خداوندا توئی مقصود عالم
توئی خلاق مخلوق تو اشیاء — توئی رزاق مرزوق تو احیاء
ز رحمت یک نگاہِ سوئی ماکن — حجابِ خویش دور از روئی ماکن
دلم را کن ز سوزِ عشق بریاں — ز آبِ اشک چشمم دار جریاں
بہر دم ربِ ارنی میکند دل — ز زخمِ لن ترانی نیست بیدل
ز عشقِ خود گرم کن سینہ ما — بروں کن حرص و حسد کینہ ما
بشکرِ خود زبانم را شکر دہ — بذکرِ خود دل ما را ظفر دہ
مرا منظور کن در نظرِ پیراں — خدایا در پئے ایشاں بمیراں
ز نصرت طالع یارب چہ نازم — کہ نامِ خواجگاں را شرح سازم

طفیلِ آں محمد شاہ حسینم | منور از جمالت کن دو عینم
خداوندا بحق شاہ محمد | دلم را نور دہ از حُبِّ احمد
بآں سید معین الدین شاہ ام | بملک جاوداں بنما تو راہ ام
خداوندا بحقِ پیر حافظ ! | زمکرِ نفس و شیطان باش حافظ !
خداوندا بحق سید اعظم | شرابِ بیخودی نوشاں بہر دم
خداوندا بحق سیدِ صالم | زآفاتِ دو عالم دار صالم
بحقِ قطب سید بیک میراں | خدایا دار جملۂ فقیراں
بحق شاہ شاہاں بو المعالی ! | خدایا دہ جمالِ لایزالی !
خداوندا بحق شیخ داؤد | مرا در ذات مطلق ساز نابود
خداوندا بحق شیخ صادق | براہِ خویشتن مارا دار صادق
بحق بوسعید ابن نورم !! | بروز و شب بدہ باخود حضورم
بحق آں نظام الدین بلخی | دہانم ساز شیریں وقت تلخی
بحقِ آں جلال الدین محمود | خدایا خاتمہ ما ساز محمود
بحقِ قطب عالم عبد القدوس | بعشقِ خود مدامم دار محبوس
بحق آں محمد عارفِ حق | خدایا کن حجابِ از دہی ماشق

خداوندا بحق عارف احمد — طلب کن دلم از نور بیحد
بحق شیخ عبدالحق مخدوم — نسازی از جمال خویش محروم
بحق آں جلال الدین پیرم — خداوندا بکن روشن ضمیرم
خداوندا بحق شمس دینم — بسوئے عمل صالح دہ یقینم
بحق آں علاء الدین صابر — خدایا دار در ہر حال صابر
بحق آں فرید الدین مسعود — نگہداری زقید ابلیس مردود
بحق خواجہ قطب الحق والدین — رسانی در مقام قرب و تمکین
بآں خواجہ معین الدین الٰہی — بدہ شوق جمال خود کماہی
خداوندا بحق خواجہ عثمان — دلم معمور کن از نور عرفان
بآں حاجی شریف خواجۂ ما — بردیم باب وصل خویش بکشا
خداوندا بحق خواجہ مودود ! — بریں مسکین مکن ابواب مسدود
بحق خواجہ یوسف ناصر الدین — دلم را صاف کن از کبر و از کین
خداوندا بحق بو محمد — مشرف کن بدیدار محمد
خداوندا بحق خواجہ احمد — برایں بیچارۂ فرما رحمت خود
خداوندا بآں اسحاق شامی — بسلک خواجگاں داری ملامی

خداوندا بحقِ علم مشاد   بوصلِ خویش مارا ساز دل شاد

بحقِ آں ہبیرہ خواجۂ بصر   خداوندا اماں دہ در دمِ حشر

بحقِ آں حذیفہ خواجۂ مرعش   خلاصی دہ از دستِ نفس سرکش

بحقِ خواجہ ابراہیم ادہم !   غمِ خود مونسِ ما ساز ہر دم !

بفضلِ آں فضیلِ پیر زیبا   مکن محتاج در دنیا و عقبےٰ !

خداوندا بحقِ عبد الواحد !   نگہداری مرا از شر حاسد

خداوندا بحقِ حسن بصری   بدل کن از سرم اوصاف بشری

خداوندا بحقِ شاہ مرداں   تمامی دشمناں را ردِ گرداں

بحقِ آں محمد صاحبِ تاج   مکن جز ذات سوئے غیر محتاج

رساں یارب بے عددِ کل ذرہ   صلوٰۃ از ما برحمت الفِ مرہ

خداوندا بحقِ خواجگانم !   بگرداں از گروہِ تائبانم !

بحقِ خواجگاں را اہلِ چشتم   بہ بخشی جملۂ کردار زشتم

ہمہ ایں خواجگاں را در جنابت   شفیع آوردہ ام باصد نیازت

جز ایں اسماء دیگر حیلت نہ دیدم   بدرگاہت ہمیں وصلت گزیدم

تمامی حاجتِ مارا بر آری   بسلکِ خواجگاں مارا بداری

بسر کن عمر در ایں خاندانم ! حشر کن در صف ایں خواجگانم
رجا دارد ز الطافِ تو احقر سگِ ایں خواجگاں خوانی بمحشر
قبول از من الٰہی ایں مناجات بکن مفتوح ابواب سعادات
ہر آنکو خواندہ ایں شجرہ شب و روز خدایا کن بعشقِ خود دل افروز

خداوندا مصنف شجرہ را بخش
نویسندہ و ہم خواندہ را بخش

تاریخ اشاعت جمادی الاول ۱۳۹۳ھ
جون ۱۹۷۳ء

پبلشر امیر بخش امیر صابری
صفحات ۲۷۳
تعداد ۱۰۰۰
کاتب محمد اقبال نورانی قادری نقشبندی
پریس لاہور آرٹ پریس ۱۵- انار کلی لاہور

فہرست اعراس حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

معہ تواریخ و سال وصال

نام بزرگان	اعراس ماہ و سن وصال	جائے قیام
۱ حضرت سیدنا خواجہ حسن بصریؒ	۴ محرم ۱۱۰ھ جمعہ	بصرہ قریب شہر
۲ حضرت سیدنا شیخ فریدالدین گنج شکرؒ	۵ محرم ۶۶۴ھ دوشنبہ	پاکپٹن شریف
۳ حضرت سیدنا خواجہ علو ممشادؒ	۱۴ محرم ۲۹۹ھ	دینور شریف
۴ حضرت سیدنا شیخ محمد صادق گنگوہیؒ	۱۸ محرم ۱۰۹۵ھ از نماز صبح	گنگوہ شریف ضلع سہارنپور
۵ حضرت سیدنا عبدالواحد ابن زیدؒ	۲۷ صفر ۱۷۰ھ	قبرستان کعبہ قریب شہر
۶ حضرت سیدنا عارف احمدؒ	۱۷ صفر ۸۹۱ھ دوشنبہ	ردولی شریف لکھنؤ

۷	حضرت سیدنا شاہ ابوالمعالیؒ	۱۸ ربیع الاوّل ۱۱۰۰ھ جمعہ	ضلع سہارنپور پٹنہ
۸	حضرت سرورِ دو عالم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ھ دوشنبہ	مدینہ منورہ
۹	حضرت مخدوم شیخ جلال الدین رح کبیر الاولیا	۱۳ ربیع الاول ۷۶۵ھ پنجشنبہ	پانی پت ضلع کرنال
۱۰	حضرت مخدوم علی احمد علاؤالدین صابر رح	۱۳ ربیع اوّل ۶۹۰ھ	سہارنپور کلیر شریف
۱۱	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح	۱۴ ربیع الاوّل ۵۳۴ھ	دہلی مہرولی شریف
۱۲	حضرت خواجہ جمال الدین فضیل ابن عیاض رح	۱۳ ربیع الاوّل ۲۸۷ھ	مکہ معظمہ جنت المعالی
۱۳	حضرت سید محمد اعظم پیر دستگیر رح	۱۹ ربیع الاول ۱۲۲۷ھ	روپڑ ضلع انبالہ

۱۴ حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی رح	یکم ربیع الثانی ۱۰۴۹ھ	گنگوہ شریف سہارنپور
۱۵ حضرت سیدنا خواجہ ابو اسحاق رح شامی	۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ	شہر عکہ ملک شام
۱۶ حضرت سید ادہم بلخی رح	۲۳ جمادی الثانی ۱۲۸ھ دوشنبہ	کوہ شام
۱۷ حضرت سیدنا خواجہ ابو احمد چشتی رح	غرہ جمادی الثانی	چشت شریف
۱۸ حضرت خواجہ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی	۱۰ جمادی الثانی ۷۹۸ھ	پانی پت ضلع کرنال
۱۹ حضرت شیخ عبد الحق صاحب توشہ رح	۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ھ	رودلی شریف لکھنو
۲۰ حضرت عبد القدوس گنگوہی رح	۲۲-۲۳ جمادی الثانی ۹۴۵ھ	گنگوہ شریف سہارنپور

۲۱	حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح	یکم رجب ۵۲۷ھ بروز جمعہ	چشت شریف خاص
۲۲	حضرت سیدنا خواجہ حاجی شریف رح	۱۰ رجب ۵۶۰ھ	شہر زندان
۲۳	حضرت ناصر الدین ابو یوسف حسینی رح	۴ رجب ۵۴۹ھ	چشت شریف
۲۴	حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہند الولی رح	۶ رجب ۶۳۳ھ دوشنبہ	اجمیر شریف
۲۵	حضرت پیر دستگیر شیخ نظام الدین رح بلخی	۷ رجب ۱۰۴۶ھ دوشنبہ	بلخ
۲۶	حضرت خواجہ ابو محمد محترم چشتی رح	غرہ رجب ۴۱۱ھ	چشت شریف
۲۷	حضرت شیخ محمد عارف رح	۱۴ شعبان ۸۹۸ھ دوشنبہ	رودلی شریف لکھنو

۲۸	حضرت شیخ داؤد گنگوہی رح	۱۲ شعبان ۱۰۵۵ھ	گنگوہ ضلع سہارنپور
۲۹	شاہ ولایت حضرت علی مشکلکشا کرم اللہ وجہہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	نجف شریف
۳۰	حضرت سید شاہ میراں بھیک رح	۵ رمضان ۱۱۳۱ھ	قصبہ کہڑام پٹیالہ
۳۱	حضرت سید محمد سالم روپڑی رح	۱۰ رمضان ۱۱۷۵ھ	روپڑ ضلع انبالہ
۳۲	حضرت حافظ موسیٰ صاحب مانک پوری رح	۱۴ رمضان ۱۲۴۷ھ	مانک پور ضلع انبالہ
۳۳	حضرت ابو ہبیرۃ البصری رح	۷ شوال ۲۸۷ھ	شہر بصرہ
۳۴	حضرت سیدنا ابو حذیفتہ المرعشی رح	۷ شوال ۲۷۶ھ	شہر مرعش
۳۵	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح	۵ شوال ۶۱۷ھ	مکہ معظمہ متصل حویلی شریف مکہ

۲۶	حضرت سید شاہ معین الدین حسینی المعروف شاہ خاموش رح	۴ ذی القعدہ ۱۲۸۸ھ دو شنبہ علیہ نماز ظہر	حیدرآباد دکن اسٹیشن ریلوے خانقاہ شریف عقب مکہ مسجد
۲۷	حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رح	۲۵ ذی الحجہ ۹۸۹ھ	تھانیسر ضلع انبالہ
۲۸	حضرت سید محمد حسین شاہ رح پیشوا امام حیدرآبادی خاموشی	یکم رمضان ۱۳۵۷ھ	باغ گل بیگم میانی صاحب لاہور

قطب عالم بر شاخ شجرۂ پنجتنی
در وطن آنکہ پسندید غریب الوطنی
نام آں قطب زماں شاہ معین الدین بود
ہست از گوہر سادات حسینی حسنی
سال تاریخ وفات شہ عالی درجات
گفت ہاتف شہ خاموش چراغ دکنی
۱۲۸۸ھ

کیا کہوں کیا دیکھا اُن کا روئے تاباں دیکھ کر
بن گئے تصویر ہم تصویرِ جاناں دیکھ کر

اختر صابری